آنکھ
اور
اردو شاعری
مرتبہ ڈاکٹر عبدالمعز شمس

آنکھ

اور

اردو شاعری

مرتب

ڈاکٹر عبدالمعز شمس

HaSnain Sialvi

Aankh Aur Urdu Shairi

by

DR ABDUL MOIZ SHAMS

ایڈیشن	:	2018
قیمت	:	₹ 400
تعداد	:	500
صفحات	:	392
مطبع	:	ایچ ایس آفسیٹ، دہلی
ناشر	:	ایوپروز اکیڈمی، علی گڑھ

ISBN : 978-93-84876-25-8

تقسیم کار:

- ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ
- مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، ممبئی
- ادبی مرکز، جامع مسجد، گورکھپور
- الرحمان بک فاؤنڈیشن، سری نگر

اپنے عزیز اور مشفق بھائی

شفیق الرحمٰن

کے نام

باب دوم : شعری محاسن

باب سوم : آنکھ نور اللغات کے ذخائر میں

آنکھیں تا عمر رہیں بند ترے کوچے میں
حال لکھنے نہ دیا دل کی گرفتاری کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

برگ درختان سبز درنگہہ ہوشیار
ہر ورقے دفتر یست معرفت کردگار

ایک درخت میں کروڑوں پتے ہوتے ہیں۔ چشم بینا ہر پتے میں قدرت خداوندی کا مشاہدہ کرتی ہے۔ یہ عقیدہ بھی ہے اور سائنسی دنیا کی حقیقت بھی۔ سائنس وہی کر رہی ہے جو روحانیت کے درس میں پوشیدہ ہے۔ اس وقت اور آئندہ تمام زمانوں میں سائنس کا صرف اور صرف یہی عمل ہے کہ خالق کائنات کے ایک ایک حرف ایک ایک دنیا کی بازیافت کی جائے۔

اردو زبان۔ ادب اور شاعری بھی خدا کی ایسی رحمت اور نعمت ہے جو بزرگوں صوفیوں اور اللہ کے فقیروں کی دعاؤں، ارمانوں اور مجاہدوں کے ذریعہ دنیا کے نصیب میں آئی۔ اور گاؤں گاؤں دیہات دیہات تقسیم کی گئی۔ شہروں کی عمارتوں کے اندر اور دیہاتوں کے کچے مکانوں کے اندر بیٹھے ہوئے۔ سری کا قلم ہاتھوں میں لئے اردو کے ایک ایک لفظ میں لوگ وہ کائنات پوشیدہ کر کے چلے گئے جو اللہ نے اپنے نیک بندوں کے دلوں میں چھپائے تھے۔ اردو زبان شعر و ادب انسانیت کے پیش بہا نعمتوں کا امین بن گیا۔ کسی ادیب نے نہیں، کسی شاعر نے نہیں ایک میڈیکل سائنس کے طالب علم نے ایک ڈاکٹر نے اردو کے ایک لفظ آنکھ کا جلوہ وہ دکھایا ہے جو اللہ کی قدرت کے راز داں شاعروں نے اس زبان میں بکھیر کر رکھ گئے ہیں۔

عزیزم ڈاکٹر معز مبارکباد اور اعزاز کے مستحق ہیں انہوں نے ایک چھوٹا سا خزانہ اکٹھا کر کے ہماری رہبری کے لئے پیش کر دیا۔ کوئی نہیں جانتا اللہ کس سے کام لیں گے۔ انسان کی نبض پر ہاتھ رکھ کر اس کے مرض کی تشخیص کرنے والا ایک ڈاکٹر زبان و ادب کا بھی راز داں بن گیا، اس نے

اپنے پیشہ کی مصروفیت میں منہمک ہونے کے باوصف ادب وشعر کے دریا کا شناور ہونے کا بھی ثبوت دے دیا۔

ادب وشعر کے دعویدار ہونے والے ہم لوگ جو کام نہیں کر سکتے وہ دور بینی اور راز شناسی اور تحقیق وجستجو کا کام برادرم عبدالمعز نے کر دیا۔ وہ ماہر امراض چشم ہونے کے ساتھ ساتھ معنویت چشم کے بھی رمز شناس بن گئے۔

کرم ہے اس کا جسے چاہے سرفراز کرے

کلیم احمد عاجز

11.10.2016

حرفے چند

پروفیسر احمد سجاد-ڈی لٹ
(سابق ڈین ہیومینٹز، رانچی یونیورسٹی)

ماہر چشم ڈاکٹر عبد المعز شمس کی تازہ مرتبہ کتاب ''آنکھ اور اردو شاعری'' کو میں اردو میں ایک انوکھی کتاب اس لیے سمجھتا ہوں کہ موصوف نے اس میں اپنی پیشہ ورانہ مہارت کو ادبی دیدہ وری میں تبدیل کر کے ایک انوکھا کارنامہ انجام دیا ہے۔

کسی نے سچ کہا ہے کہ یوں تو ہر انسانی عضو قدرت کا ایک کرشمہ ہے، لیکن آنکھیں تو انمول خزانہ ہیں۔ آنکھوں کا ایک کمال یہ بھی ہے کہ آنکھ سے آنکھ ملتے ہی ''من کی بات کو لاتی ڈھونڈ نکال''۔ شاید اسی لیے ''مفکر نے انہیں روح کا دروازہ'' کہا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب قانونی دستاویزات پر مہر کے ساتھ دستخط ہوا کرتے تھے، آگے چل کر انگلیوں کے نشانات لیے جانے لگے۔ اب آنکھوں کی پتلیوں کے نقش لینے کا سلسلہ چل پڑا ہے۔

ڈاکٹر عبد المعز شمس کی اس ''دیدہ وری'' میں ایسا لگتا ہے کہ کسی تیر نیم کش کی خلش کو جگر مراد آبادی کی طرح انہیں بھی جھیلنا پڑا ہے، ورنہ ایسی دل کش تصنیف کا منظر عام پر آنا آسان نہ تھا۔

آنکھوں میں بس کے دل میں سما کر چلے گئے
خوابیدہ زندگی تھی، جگا کر چلے گئے

لگتا ہے معاملہ اس سے بھی آگے کا تھا:

ذرا سی دیر کو آئے تھے خواب آنکھوں میں
پھر اس کے بعد مسلسل عذاب آنکھوں میں

چنانچہ راقم الحروف کی طرح اس کتاب کے دیگر قارئین بھی مصنف کی شب بیداری، کو مومن ہی کی طرح تاڑ جائیں گے کہ۔

آنکھ نہ لگنے سے، شب، احباب نے
آنکھ کے لگ جانے کا چرچا کیا

معز جواباً مومنؔ ہی کے اس شعر کو پیش کر دیں تو چہ میگوئیاں کرنے والے کی زبان بند ہو سکتی ہے:

آنکھ لگتے ہی ناصح! کچھ نظر نہیں آتا
گر یقیں نہیں حضرت! آپ بھی لگا دیکھیں

عبد المعز کو راقم چونکہ پچھلے پچاس برس قبل ان کی طالب علمی کے زمانے سے بخوبی جانتا ہے اس لیے مڈیکل تعلیم ہی کے دوران ادب وشاعری سے ان کا والہانہ لگاؤ، ان کا ذوق جمال، ادبی مزاج، علم کے ساتھ محنت وعمل کے خوگر اور ہر خدمت خلق کے کام کو اخلاص وایثار کے ساتھ پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا جذبہ ہمیشہ توجہ کش رہا۔ مگر مومنؔ کی اس ''پیشین گوئی'' کے برعکس ڈاکٹر عبد المعز نے اپنی بصارت ہی نہیں بصیرت کو بھی محفوظ رکھا اور اپنی سلامتی طبع نیز فکر رسا سے آنکھوں کے نیل گگن میں ڈوب کے وہ درنایاب نکال لائے کہ پڑھنے والوں کی آنکھیں روشن ہو جائیں۔

اس میں شک نہیں کہ آنکھوں سے متعلق اردو شاعری بیشتر اسی طرح کی حسن ظاہری کی والا وشیدا رہی ہے۔ جسے اقبال نے 'نادانی' سے موسوم کیا ہے۔

میری آنکھوں کو لبھالیتا ہے حسن ظاہری
کم نہیں کچھ تیری نادانی سے نادانی میری

ایسے نادانوں اور غافلوں کو اقبال دیدۂ عبرت سے کام لینے اور دل بینا کے لیے دعا کرنے کی تلقین کرتے ہیں اس لیے کہ۔

ملک ہاتھوں سے گیا ملت کی آنکھیں کھل گئیں
حق ترا چشمے عطا کر دست غافل در نگر

دل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور، دل کا نور نہیں

شاعر مشرق نے اپنے مخصوص انداز میں مسلسل نوجوانوں کو انقلابی پیغام دیا ہے کہ مستقبل قریب میں دنیا بڑے بڑے انقلابات سے دوچار ہو کر "کیا سے کیا ہو جانے والی ہے"۔ لہٰذا

کھول آنکھ، زمیں دیکھ، فلک دیکھ، فضا دیکھ
مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

مگر اس انقلابی ماحول میں آنکھ کا تارا بننے والے جوان کی خاصیت اس طرح بتائی ہے۔

وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا
شباب جس کا ہے بے داغ اور ضرب ہے کاری

اور اصغر گونڈوی کا یہ نعرۂ قلندرانہ دیکھیے۔

بند ہو آنکھ ہے منظر قدرت کا حجاب
لاؤ اک شاہد مستور کو عریاں کردیں

اسی طرح میر، سودا، نظیر، غالب، شاد، فیض، مجاز، شہریار، اختر شیرانی، ناصر کاظمی، علی سردار جعفری (تمہاری آنکھیں) پروین شاکر (وہ آنکھیں کیسی ہیں۔) وغیرہ کے درجنوں اشعار مختلف عنوانات کے تحت پیش ہوئے جن کے سرسری مطالعہ سے بھی ہر شاعر کی انفرادیت اور اس کی مخصوص پہچان نمایاں ہو جاتی ہے۔ اگر غور کریں تو غیر شعوری طور پر ڈاکٹر معز نے نامور اردو شعرا کے مجموعہ ہائے کلام سے درجنوں اشعار نقل کر کے تقابلی مطالعہ کا قیمتی مواد فراہم کر دیا ہے۔ اس طرح کے مطالعہ کی خوبی یہ ہے کہ پھیلے ہوئے موضوعات و مسائل کے بجائے ایک مخصوص انسانی عضو (آنکھ) پر ہر شاعر کے فکر و فن کی گہرائی و گیرائی اور انفرادیت کو جانچنے اور پرکھنے کے وقت ارتکاز و استحضار کے حصول میں ناقد کو جو سہولت و وضاحت نصیب ہے وہ کسی دوسرے طریقے سے اس قدر ممکن نہیں۔ یوں بحیثیت مجموعی اردو شاعری کے فکر و فن میں تنوع اور کائناتی وسعت پذیری اور تہداری کا اندازہ لگانا بھی سہل تر ہو جائے گا۔ شوکت واسطی کی نظم "آنکھیں" کا محض ایک شعر ملاحظہ ہو۔

مقدمہ

انسانوں پر خالق کونین کی اتنی نعمتیں ہیں کہ انکا شمار ناممکن ہے۔اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے
وَاِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (اگر تم اللہ کی نعمتیں شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے)۔
ان ساری نعمتوں میں سب سے اہم نعمت آنکھ ہے۔یہی نعمت انسان کو کائنات کی رنگینیوں اور اسکی بوقلمونیوں کا مشاہدہ کراتی ہے،اور اسی نعمت کے ذریعہ وہ خدا کے جلووں کو اس کی کائنات کے مختلف مظاہر میں دیکھتا ہے۔وہ آسمان وزمین کے عجائبات میں خدا کے وجود کا مشاہدہ کرتا ہے۔گر چہ خدا کو براہ راست ان آنکھوں سے نہیں دیکھ پاتا مگر جب خدا کی قدرت کے نظاروں کو مخلوقات کے گونا گوں رنگوں میں دیکھتا ہے تو بے ساختہ پکار اٹھتا ہے۔

گلشن میں پھروں کہ روئے دشت وصحرا دیکھوں
یا دامن کہسار و ابر و دریا دیکھوں
ہر جا تری قدرت کے ہیں لاکھوں جلوے
حیراں ہوں کہ ان آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں

انسانوں کو اگر آنکھ جیسی عظیم الشان نعمت میسر نہ ہو تو پوری کائنات اس کے لیے حسرت و یاس کے سوا کچھ بھی نہیں۔

خدائے بزرگ و برتر نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا۔انسانی جسم کے اعضاء کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جن انعامات واکرامات سے نوازا ہے ان میں بہترین تحفہ دو آنکھیں ہیں۔یہ آنکھیں مشاہدہ کرتی ہیں۔دعوت فکر دیتی ہیں اور دلوں پر اثر کرتی ہیں۔انسانی جسم کا یہ واحد عضو ہے جس نے انسانی معاشرے میں ہر دور میں صاحب فکر حضرات کو دعوت مشاہدہ دی ہے۔

کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

عام طور پر آنکھوں کا کام صرف دیکھنا ہے لیکن اس کے بے شمار حیرت انگیز کاموں میں سے چند پر ہی غور کرلیں جیسے ٹھہری ہوئی اشیاء پر نظر مرتکز کرنا، چلتی پھرتی اشیاء کے ساتھ زاویے بدلنا، رنگوں کا امتیاز، طول وعرض، بلندی وپستی اور گہرائی کا صحیح انداز، تیز اور کم روشنی کے مطابق بصری صلاحیتوں کا استعمال وغیرہ۔ آنکھیں یہ تمام افعال کسی ایک مقررہ وقت میں انجام نہیں دیتی ہیں بلکہ دن اور رات کے مختلف لمحات میں ضرورت کے مطابق مسلسل اور بتدریج یہ تمام افعال انجام پاتے ہیں۔

شاعر وادیب آنکھوں کی خوبصورتی، اس کی صناعی، اس کی کشش، اس کی جاذبیت کو اپنی شاعری اور ادب میں استعمال کر کے اپنی شاعری کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔ کبھی آنکھیں جھیل میں کھلتا کنول، کبھی ساغر، کبھی شمع، کبھی نیل گگن اور نہ جانے کتنے استعارات استعمال ہوئے ہیں۔ میرے خیال میں ایسے کم شاعر ہوں گے جنھوں نے اپنی شاعری میں آنکھوں، اس کی خوبصورتی، اس کی خصوصیات اور اس کے عمل سے متعلق شعر نہ کہے ہوں، محاورے استعمال نہ کیے ہوں۔

جب ایک انسان دوسرے انسان سے مخاطب ہوتا ہے تو سب سے پہلے اس کی نظر آنکھوں سے ٹکراتی ہے اور آنکھیں ہی گویا ہوتی ہیں۔

آنکھ ملے جب آنکھ سے، آنکھیں کریں کمال
آنکھ ہی فن کی بات کو لاتی ڈھونڈ ھ نکال

(بھگوان داس)

لب کچھ کہیں اس سے حقیقت نہیں کھلتی
انسان کے سچ جھوٹ کی پہچان ہے آنکھیں

انسان کا موڈ اس کی آنکھیں ظاہر کرتی ہیں۔ اس کی اندرونی کیفیات اس کی آنکھوں سے عیاں ہوتی ہے۔

اک مفکر نے انہیں روح کا دروازہ کہا
واقعی حال سنا دیتی ہیں ساری آنکھیں

(زبیدہ صدیقی)

انسان کی خوشیاں، اس کے غم، پشیمانی، شرمندگی، گزارش، طلب، درد، تکلیف وغیرہ وغیرہ۔ آپ کو حیرت ہوگی کہ اس فن میں مہارت رکھنے والے ہزار موڈ اپنی آنکھوں سے ظاہر کر سکتے ہیں اور شاید یہی وجہ ہے کہ ان گنت استعارے، ضرب الامثال اور محاورے جسم انسانی کے اس عجیب الخلقت عضو سے منسوب ہیں۔

قرآن مجید کا آپ مطالعہ فرمائیں تو آنکھوں سے متعلق مفہوم اکثر مقام پر استعاروں میں بیان ہوئے ہیں ۔ جیسے آنکھوں پر سے پردہ بصارت اچک لیا جانا، نگاہیں پھیرنا، آنکھوں ہی آنکھوں میں دیکھنا، آنکھوں پر مُہر لگنا، آنکھیں پتھرا جانا، نظریں بچانا، حق شناسی کے اثر سے آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جانا، آنکھوں کی ٹھنڈک وغیرہ مفاہیم قرآنی آیات میں بھرے پڑے ہیں۔

میں نہ شاعر ہوں نہ ادیب، نہ نقاد نہ صحافی۔ میں ایک ادب نواز گلچیں اور باغبان ہوں جس نے گلستان شعر و ادب سے خوبصورت خوش رنگ، خوشبودار، نرم و نازک شعری تخلیقات کے گل و بوٹے یکجا کیے ہیں۔ نثر و نظم، اشعار و محاورے، تشبیہات و استعارات، ضرب الامثال اور کہاوتیں صدفی صد تخلیق کار کی ملکیت ہیں۔ میں نے بس اسے سلیقے سے سجا کر گلدستہ کی شکل میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ پسند و ناپسند کا فیصلہ قارئین پر ہے۔

آنکھ کے امراض اور ان کا علاج میرا پیشہ ہے اور یہی ذریعۂ معاش۔ تقریباً چالیس برس سے اسی پیشے سے جڑا ہوں اور دنیا بھر کے تقریباً دو درجن ممالک میں معالج کی حیثیت سے آمد و رفت رہی ہے۔ لاکھوں بیمار، کمزور، مضمحل، خستہ حال، گندی اور بھدی آنکھیں دیکھی ہیں، پرکھی ہیں اور ان کا معالج رہا ہوں۔ آنکھوں کے ظاہری و باطنی امراض کو اپنی آنکھوں اور مختلف آلہ جات سے آنکھوں کے باہر اور اندر بھی جھانک کر دیکھا ہے۔ دوران علاج و معالجہ نہ صرف بیمار بلکہ خوبصورت، مسحور کن، دلکش، ہوش رُبا آنکھیں بھی دیکھنے کو ملی ہیں جو میرے ادبی شعور اور شعری ذوق کو مہمیز کرتی رہی ہیں۔ انھیں کا پرتو مختلف شعرا کے اشعار میں تلاش کرتے کرتے آنکھوں سے متعلق اتنے اشعار کا ذخیرہ جمع ہو گیا، جسے ایک مخصوص ترتیب کے ساتھ حاضر خدمت کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ ان شعرا کی کسوٹی پر پرکھنے کے مواقع فراہم کراتا رہا ہے۔ انسانی جسم کے حسین ترین عضو کو بھلا معالج کیسے نظر انداز کر سکتا ہے۔

معالج صرف بیماریوں اور بیماروں کا مداوا نہیں کرتا ہے بلکہ معالج کا حساس دل خوبصورتی کو خوبصورت ہی دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے۔

جن خوبصورت اور دلکش آنکھوں کا ذکر دنیائے شعر و ادب میں ہوا ہے اور شعراء نے جس حسیات و تخیلات، ولولوں اور امنگوں اور تجربات زندگی کو ایک تعمیری شکل اور عمل کی صورت میں پیش کیا ہے وہ ایک معالج بخوبی سمجھ سکتا ہے۔

آنکھوں کو دیکھ کر اکثر احساس ہوا:

تیری آنکھ میں وہ تصویر نظر آئی مجھے
دیکھ کر جس کو ہوئی خود سے شناسائی

کبھی شرمیلی آنکھیں دیکھیں تو حضرت امیر مینائی یاد آگئے:

کہہ رہی ہے حشر میں وہ آنکھ شرمائی ہوئی
ہائے کیسی اُس بھری محفل میں رسوائی ہوئی

کبھی بھیگی آنکھیں دیکھ کر ذکیہ غزل کا یہ شعر پڑھنے کا جی چاہا:

آنکھیں تری بھیگی تھیں مجھے یاد ہے اتنا
اندر جو گھٹا ہے وہ برسنے نہیں پاتی

کبھی کھوئی کھوئی آنکھیں دیکھ کر پروین شاکر یاد آئیں:

کچھ کھوئی کھوئی آنکھیں بھی موجوں کے ساتھ تھیں
شاید انھیں بہا کے کوئی خواب لے گیا

اور سُرخ آنکھیں دیکھ کر جرأت یاد آئے:

وہ سوزوں سے بھرلاتا تھا اشک سُرخ آنکھوں میں
اگر ہم جی کی بے چینی سے آہ سرد بھرتے تھے

غرض آنکھ اور اس کی رعنائیاں، اس کا حسن، اس کے جلوے اور ناز و انداز آپ کو اس مرتب شدہ کتاب میں مل جائیں گے۔ لیکن اگر آپ ایک ماہر امراض چشم سے آنکھ کا تعارف حاصل کرنا چاہیں گے تو وہ بالکل الگ ہے۔

آنکھ محض بصارت کا ایک آلہ اور حسی اعصاب کا عضو آخر نہیں بلکہ یہ دو کنچے جو ہمارے چہرے کی ہڈیوں کے دو طاقوں میں خالق نے سجا کر دنیائے رنگ و بو میں ہمیں بھیجا ہے وہ ماحول کے عکس کو جو روشنی کے امتزاج پر مشتمل ہوتا ہے عصبی تحریکات میں بدلتا ہے اور یہ عصبی اشارات عصب بصری اور مجمع نور سے گذر کر دماغ کے بصری قشر تک پہنچاتا ہے، جس سے ہمیں چیزوں کا ادراک ہوتا ہے اور ہم کسی شئے کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ بصارت کا فعل ایک انتہائی پیچیدہ نظام کے تحت ہوتا ہے اور اسی نظام کے تحت ہمیں مختلف احساسات جیسے نوری احساس (Light Sense)، احساس ہیئت (Form Sense)، احساس تضاد (Contrast Sense)، احساس لون (Colour Sense) حرکی احساس (Movement Sense) کا ادراک ہوتا ہے۔

مگر یہ آنکھوں کا ہی کمال ہے کہ:

آنکھیں جو کچھ دیکھ رہی ہیں اس سے دھوکا کھائیں کیا
دل تو عاجز دیکھ رہا ہے حد نظر سے آگے بھی

اور

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی

یہ ضخیم کتاب جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے ظاہر ہے چند دنوں اور چند ماہ میں مرتب نہیں ہوئی ہے بلکہ اس کے ترتیب میں سالہا سال صرف ہوئے ہیں۔

میں شکر گذار ہوں اپنے والدین اور ان کی تربیت کا کہ انھوں نے مادری زبان ''اردو'' کے لیے شوق و ذوق دلایا۔ آج کی طرح ہمارے بچپن میں نہ فیس بک تھا، نہ واٹس اپ، نہ انسٹا گرام اور نہ انٹرنیٹ نا ہی گوگل سرچ انجن تھا بلکہ ہمارے عہد طفلی میں تفریح طبع اور ادبی ذوق پیدا کرانے کے لیے تعلیمی تاش، بیت بازی اور مقامی مشاعرے ہی سہارا ہوتے تھے۔ بیت بازی کے لیے نہ کتابیں تھیں اور نہ ہی نوٹ بک۔ اشعار ازبر کریں یا اُسے نوٹ بک میں نوٹ کریں۔

اس طرح کے ذوق رکھنے والے زیادہ سے زیادہ اشعار اکٹھا کرلیا کرتے تھے۔ میں بھی جنون کی حد تک اس پر عمل کرتا تھا۔ اس کے علاوہ مشاعروں میں بچپن سے شریک ہوتا اور نامور

شعرا کے عمدہ کلام کو نوٹ کر لیا کرتا تھا۔

جب میں طبیب بن گیا اور آنکھوں کا معالج ہو گیا تو میرے اس ذوق نے ایک سمت اختیار کر لی۔ چونکہ آنکھ انسانی جسم کا مرکزی حصہ ہے۔ آنکھ کی افادیت صرف دیکھنے کی حد تک ہی نہیں بلکہ اس سے آگے بھی اس کے متنوع اور رنگا رنگ کردار ہیں۔

اب میں نے آنکھوں پر اشعار جمع کرنا شروع کر دیا۔ جب دوستوں سے ذکر کیا تو اکثر احباب نے اشعار کا ہدیہ بھی پیش کرنا شروع کر دیا جس میں سب سے زیادہ ہدیہ عزیز دوست سعید الحسن صدیقی نے مرحمت فرمائے اور ہمت افزائی فرمائی۔

میرے مشفق بھائی عزیزم شفیق الرحمٰن نے تو اس قدر حوصلہ افزائی فرمائی کہ تمام پاکستانی شعراء کے کلیات، مجموعات خرید کر میرے پاس کراچی سے بھجوائے اور پیش رفت دریافت کرتے رہے۔

میری شریک حیات غزالہ ماہ افروز کے ساتھ ہماری نسبتی بہن شائستہ اشرفی نے اشعار یکجا کرنے اور ترتیب دینے میں انتھک محنت کی جن کا میں صمیم قلب سے شکر گذار ہوں۔

''آنکھ اور اردو شاعری'' کو ہم نے تین ابواب میں منقسم کیا ہے۔

پہلا باب	آنکھ	شعری موضوع
دوسرا باب	آنکھ	شعری محاسن
تیسرا باب	آنکھ	نور اللغات کے ذخیرے میں

''آنکھ - شعری موضوع'' میں تمہید کے بعد حمد باری تعالیٰ، نعتیں، نظمیں، غزلیات، رباعیات، دوہے اور گیت نیز لفظ ''آنکھ'' سے شروع ہونے والے اشعار یکجا کیے گئے ہیں۔

''آنکھ شعری محاسن'' میں تمہید کے بعد آنکھ اور اشعار، محاورات، تشبیہات اور استعارات، ضرب الامثال یکجا کیے گئے ہیں اور ان سے متعلق منتخب اشعار شامل کیے گئے ہیں۔

تیسرے باب میں نور اللغات مؤلفہ مولوی نور الحسن نیّر کاکوروی مرحوم مطبوعہ جنرل پبلشنگ ہاؤس کراچی، جولائی ۱۹۵۷ء سے آنکھ سے متعلق تفصیلی اوراق شامل کیے گئے ہیں۔ نور اللغات

اردو زبان کی سب سے پہلی اور جامع لغت ہے جس میں اردو الفاظ کے صحیح معنی، محاورات، ضرب الامثال کے صحیح استعمال، الفاظ کے صحیح تلفظ، برمحل اشعار، مختلف النوع الفاظ کی تذکیر و تانیث اور الفاظ کے صحیح املا وغیرہ کی وجہ سے یہ مستند لغت مانی جاتی ہے۔

اپنی اس کاوش میں چند ایسی شخصیات کا ذکر بھی کرنا چاہوں گا جنھوں نے کم و بیش بیس برسوں سے ہو رہی کاوش کو نہ صرف سراہا بلکہ ہمت افزائی بھی کرتے رہے اور طباعت میں دلچسپی لیتے رہے۔

تیسرے باب کا اضافہ مادر درس گاہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے نامور استاد پروفیسر مسعود احمد صاحب (بنے بھائی) کے مشورے اور نور اللغات کے تحفہ سے ہو سکا ہے۔

پٹنہ یونیورسٹی کے استاد جناب محمد یوسف خورشیدی صاحب مرحوم نے ہمت افزائی کی اور مشورہ دیا کہ قاری طیب صاحبؒ کے آنکھوں سے متعلق تاثرات کو شامل کیا جائے۔

پروفیسر کلیم احمد عاجز صاحب مرحوم سے جب بھی ملاقات ہوتی پوچھتے کہ کہاں تک یہ کتاب پہنچی۔ ابتدائی دور میں مکہ مکرمہ جب بھی تشریف لاے تو مسودہ دیکھتے اور بیش بہا مشورے سے نوازتے۔ جاوید انوار الحسن صاحب نے جو مکہ مکرمہ کے قیام میں ہمارے مربّی رہے اپنی لائبریری میں موجود ''کلیات میر تقی میر'' کی مکمل جلد حوالہ کیا تاکہ میں میرؔ کے کلام کا انتخاب کر سکوں۔

مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران ہمارے عزیز دوست شاہین نظر، ڈاکٹر عابد معز، شاہ شمس الدین عثمانی تبریز صاحب بھی ہمارے اس مہم میں ہمت افزائی فرماتے رہے۔

چھٹیوں میں علی گڑھ آتا تو پروفیسر ابوالکلام قاسمی، پروفیسر شہریار مرحوم، پروفیسر مہتاب حیدر نقوی، پروفیسر صغیر افراہیم اور عزیزم ڈاکٹر خالد سیف اللہ نے کئی بار مسودہ کا معائنہ کیا اور مشورے کے ساتھ ہمت افزائی کی۔

میں شکر گذار ہوں اپنے شاگرد عزیز ڈاکٹر محمد اسلم کا جنھوں نے اپنی بیش بہا صلاحیت کے ساتھ پروف ریڈنگ کی اور بعض اشعار کی تصحیح کی۔

ادھر کئی سال سے ہمارے دوست ڈاکٹر شارق عقیل ہر محفل میں میری اس کتاب کا ضرور ذکر کرتے رہے ہیں بلکہ اپنے امریکہ کے سفر میں بھی چرچہ کرتے رہے۔ اکثر لوگ اس انتخاب کو

پی۔ایچ۔ڈی کی تھیسس بھی گردانتے۔ بہرحال اس وقت یہ ضخیم تدوین آپ کے ہاتھ میں ہے آپ ہی منصف ہیں۔

اس کتاب کے دیدہ ذیب سرورق کے خالق ہمارے ہردلعزیز دوست ڈاکٹر ریحان انصاری معروف ڈیزائنر، خطاط اور رسّام ہیں، میں ان کا تہہ دل سے شکر گذار ہوں۔

تبرکاً آخر میں حضرت مولانا قاری طیبؒ صاحب کے آنکھوں سے متعلق تاثرات قلم بند کرنا چاہوں گا:

آنکھ قائم ہے تو لذت رنگ و صورت
نہ رہے باقی تو موعود ہے جنت کا ثواب

ہو کھلی آنکھ تو اس سے ہے ظہور عیاں
اور ہو بند تو ہے زیر نظر عالم خواب

آنکھ کھل جائے تو بھرپور ہے بجلی دل پر
نیم وا ہو تو بھری اس میں ہے مستی شراب

آنکھ نیچی ہو تو ہے نور حیا کا چشمہ
اور اُٹھ جائے تو ہے نار فروزاں عقاب

آنکھ پھر جائے تو ہے نور حیا کا چشمہ
اور بھر آئے تو ہے بارش رحمت کا سحاب

آنکھ ترچھی ہو تو پھٹ جائے فضا پیش
اور سیدھی ہو تو سیدھا ہے جہان اسباب

آنکھ اگر امن پسند ہے تو ہے دل بھی آزار
آنکھ لڑ جائے تو پھر دل ہے گرفتار عذاب

آگئی آنکھ تو کہتے ہیں کہ بیمار ہوئی
اور نہ آئی تو سمجھتے ہیں صحیح و صواب

چشم حق بیں ہو تو نافع دین و دنیا
چشم بد ہیں تو دارین کا خسران و عذاب

آنکھیں دو ہیں تو وہ ہیں کاشف الالوان جہاں
چار ہو جائیں تو ہیں سیر محبت کا لقاب

ڈاکٹر عبدالمعز شمس

۱۳ ستمبر ۲۰۱۸

باب اول

آنکھ

شعری موضوع

آنکھ۔شعری موضوع

اپنے رسم الخط کی وجہ سے بہت سے لوگ ایسا سمجھتے ہیں کہ اردو ایک غیر ملکی زبان ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ساخت کے اعتبار سے اردو ایک کلی طور پر ہندوستانی زبان ہے۔ اس کا ذخیرہ الفاظ، قواعد اور آوازیں مختلف زبانوں سے مستعار لی گئی ہیں۔ اس میں بہت سے اسماء بھی باہر سے آئے ہیں۔ اصوات میں بھی مقامی وغیر مقامی زبانوں سے استفادہ کیا گیا ہے لیکن ان سب کا مایہ خمیر اس طرح تیار ہوا کہ یہ زبان رفتہ رفتہ خود مختار اور تاریخی حیثیت قائم کر گئی۔ اس کی داخلی خوبی یہ ہے کہ یہ زبان شگفتہ اور لچکدار ہے اور فصاحت و بلاغت میں بھی اس کا انداز منفرد ہے۔

آج کی اردو دراصل اس بولی کی ہی ترقی یافتہ شکل ہے جسے دہلی کے گردونواح میں صدیوں سے بولا جاتا تھا اور اسے ہی خسرو اور اس کے بعد کے عہد میں ہندی کا نام دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے تمام افعال اور تمام حروف اور غالب حصہ اسما کا ہندی سے ماخوذ ہے لیکن اردو شاعری کی بنا فارسی پر ہے جو عربی سے مستفاد ہے۔

بقول رام بابو سکسینہ ''زبان اردو کی صرف ونحو، محاورات اور کثرت سے ہندی الفاظ کا استعمال ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کی ابتدا ہندی سے ہوئی اور یہ محض اتفاق تھا کہ وہ ہندوستان کی زبان عام بن گئی جس کی وجہ یہ ہوئی کہ دہلی جو اس زبان کا ابتدائی مرکز تھا مسلمان حملہ آوروں اور بادشاہوں کی جائے ورود اور ان کا دارالسلطنت بنا ہوا تھا۔''

یہاں رام بابو سکسینہ کی اس بات سے کوئی غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ اردو کو آج کی ہندی سے کوئی مناسبت ہے اور اگر ہے تو وہ یہی ہے کہ دونوں کی ایک ساتھ ہی پرورش و پرداخت ہوئی

ہے۔ انھوں نے اس بحث کے آخر میں خود ہی واضح کر دیا ہے کہ زمانۂ حال کی اعلیٰ ہندی اردو سے پیدا ہیں، یا اس طرح کہ فارسی الفاظ نکال کر ان کی جگہ سنسکرت لفظ رکھ دیے گئے۔

اردو میں ہزاروں لفظ سنسکرت، پراکرت اور بھاشا کے داخل ہیں۔ باوجود اس کے شاذ و نادر ہی ایسے الفاظ نکلیں گے جو اپنی اصل شکل وصورت پر قائم ہوں۔ مثلاً:

گھر۔ گرِہ

گھڑا۔ گھٹ

اُجلا۔ اُجّل

آدھا۔ اَردّھ

اندھیرا۔ اندھکار

آنکھ۔ اکّھی

آگے۔ اگر

انگلی۔ اگرد وغیرہ

اس طرح پراکرت اور بھاشا کے صدہا الفاظ اپنی اصل کے خلاف اردو زبان میں مستعمل ہیں۔ زمانے کا اقتضا یہ ہے کہ یہ الفاظ ہمیشہ بولے جائیں۔ اور اگر بولے نہ جائیں گے تو تحریروں میں ضرور مستعمل رہیں گے۔ شاید نثر میں بعض الفاظ کی ضرورت نہ پڑے لیکن شعر میں ان کی ضرورت ہمیشہ رہے گی۔

لفظ ''آنکھ'' کا استعمال اردو زبان کے شعرا نے ابتدائی دور سے کیا ہے اور بھرپور کیا ہے جب کہ اس کا متبادل چشم (فارسی) اور نین (ہندی) بھی ہے۔ لیکن آنکھ کے استعمال نے اردو شاعری کو چار چاند لگا دیا۔ ملاحظہ فرمائیے چند ایسے اشعار جس میں 'آنکھ' اور 'چشم' دونوں کا استعمال ہوا ہے۔

ایک دن نین جھروکے کی طرف میں گزرو
مردم چشم ہے محتاج مری آنکھوں میں — سراج اورنگ آبادی

****

قسم ہے چشم گلابی کی تیری اے گل رو
کہ یاں کھینچے ہے پڑانت گلاب آنکھوں میں نظیر اکبرآبادی

آنکھوں سے تری ہم کو ہے چشم کہ اب ہووے
جو فتنہ کہ دنیا میں برپا نہ ہوا تھا میرؔ

آنکھوں تلے سر سے کی وہ چشم مست ٹک تو
جاتا دکھائی دیوے رنج و خمار عاشق میرؔ

آنکھیں جو ہوں تو عین ہے مقصود ہر جگہ
بالذات ہے جہاں میں وہ موجود ہر جگہ میرؔ

آنکھوں کی تیری عین کیا سب نے دیدنی
تو سب سے ٹک پھیر لے آنکھوں کو یار دیکھ میرؔ

آنکھیں بھی ہیں کہ روز ازل سے ہیں کور چشم
کیسے بشر ہیں وہ جو مجھے مانتے نہیں شادؔ

آنکھوں ہی میں کٹ گئی شب ہجر
رونے سے نہ آئی چشم تر باز حسرت موہانی

آنکھیں بھر آتی ہیں اکثر پچھلی شب کو اے فراق
وہ خماریں چشم ساقی وہ بھرے ساغر کہاں فراق گورکھپوری

آنکھ کے پیہم اشارے بلاتی ہے مجھے
ایک پر اسرار عشرت کا خزانہ ہے وہ چشم دل نشیں منیر نیازی

آنکھوں سے میری، کون مرے خواب لے گیا
چشم صدف سے گوہر نایاب لے گیا پروین شاکر

چشم عالم سے تو ہستی رہی مستور تیری
اور عالم کو تیری آنکھ نے عریاں دیکھا اقبالؔ

ڈھونڈھتی ہیں جس کو آنکھیں وہ تماشا چاہیے
چشم باطن جن سے کھل جائے وہ جلوا چاہیے اقبالؔ

حمد

(محسن احسان)

اے خدا دونوں جہانوں کو سجایا تو نے
ذرۂ خاک کو انسان بنایا تو نے

آسمانوں کو ستاروں کی ردا پہنائی
ماہ و انجم کے چراغوں کو جلایا تو نے

تو نے دریاؤں کو موجوں کی روانی بخشی
اور موجوں کو بلاخیز بنایا تو نے

تو نے اک بیج کو دی ناز و نمو کی قوت
اور زمینوں سے درختوں کو اُگایا تو نے

تو نے پھولوں کو عطا پیرہن رنگ کیا
اور خوشبوؤں سے رنگوں کو بسایا تو نے

بحر کی تہہ میں بھی تخلیق کیا عالم کو
ماورائے فلک گلزار لگایا تو نے

تو نے بینائی کی نعمت سے نوازا سب کو
ساری دنیا کو دو آنکھوں سے دکھایا تو نے

میں ترا شکر، ترا شکر ادا کرتا ہوں
میرے چہرے پہ ان آنکھوں کو سجایا تو نے

نعت

(شاعر لکھنوی)

در نبی پر پہنچ کے خود کو مثال کرتی ہیں میری آنکھیں
کمال رحمت کو دیکھتی ہیں، کمال کرتی ہیں میری آنکھیں

سلام کہتی ہیں خامشی میں درود پڑھتی ہیں آنسوؤں میں
بڑے سلیقے سے کوشش عرض حال کرتی ہیں میری آنکھیں

وہ روضۂ پاک سامنے ہے تو اشک جاری ہیں یوں مسلسل
کہ جیسے اب تک نہ دیکھنے کا ملال کرتی ہیں میری آنکھیں

نہ جاگنے میں جو دیکھ پائیں تو خواب میں دیکھتی ہیں اُن کو
خوشا مقدر کہ ہجر کو بھی وصال کرتی ہیں میری آنکھیں

حرم میں جس وقت گونجتی ہیں بہر نفس کیفیت اذاں کی
تو لے میں اشکوں کے جشن یاد بلال کرتی ہیں میری آنکھیں

نبی کے دیدار کا تو صدیوں میں جا کے ملتا ہے ایک لمحہ
اس ایک لمحے میں عمر بھر کے سوال کرتی ہیں میری آنکھیں

ہے روضہ مصطفےٰ مقابل تو اشک ہیں درمیان میں حائل
بقدر دیدار دیکھنا بھی محال کرتی ہیں میری آنکھیں

جہاں کے ذرے بھی ہیں ستارے اس آستانے پہ کب چلو گے
زبان گریہ میں مجھ سے شاعر، سوال کرتی ہیں میری آنکھیں

نعت

(محسن علوی)

ہو مدح رسالتؐ مجھ جیسے مجذوب کی پاگل آنکھوں سے
کیسے میں وہ سارے شعر لکھوں بہتے ہیں جو پل پل آنکھوں سے

کیسے ہو بیاں وہ حالت دل جو جذب جنوں بن کر ٹپکے
کس طرح سے اس کو نظم کروں برسے ہے جو بادل آنکھوں سے

یارب ہو عطا دیدار نبیؐ اک ساعت ایسی آجائے
دیکھوں انہیںؐ اک پل نظروں سے چوموں انہیںؐ اک پل آنکھوں سے

میں جاؤں مدینے کو لوگو میرا بھی بلاوا آیا ہے
جس دن یہ مجھے پیغام ملا برپا ہوئی ہلچل آنکھوں سے

اس در کی زیارت پر یارو آنسو یہ مرے رکتے ہی نہیں
جب تک یہ نظر سیراب نہ ہو بہتے ہیں مسلسل آنکھوں سے

ایمان رسالت کی میں تو کچھ ایسے شہادت دیتا ہوں
ایمان مجمل نظروں سے ایمان مفصل آنکھوں سے

ہو گنبد خضرا نظروں میں محراب و منبر کیا کہنا
پھر پڑھ کے درود اُن پر محسن ہو نعت مکمل آنکھوں سے

نعت

(محسن علوی)

چلا ہے دل پھر سوئے مدینہ اٹھی ہیں پھر ایک بار آنکھیں
قرار پانے کو در سے اُن کے ہوئیں مری بیقرار آنکھیں

میں کس طرح اپنے دل کی حالت کا ذکر چھیڑوں میں کیا بتاؤں
اٹد رہے ہیں پلک پہ آنسو ہوئی ہیں پھر اشکبار آنکھیں

برس پڑا آنسوؤں کا بادل قلوب کو کرگیا ہے جل تھل
حرم میں کعبے کے پاس آکر اُٹھیں جو دیوانہ وار آنکھیں

ہر اک طرف مغفرت کی خاطر ہو اک جگہ آنسوؤں میں بہہ کر
سنا رہی ہیں خدا کے آگے ہزار قصے ہزار آنکھیں

قلوب میں بے حسی ہے شاید نگہ پہ میرے پڑے ہوئے ہیں
خدا کی وحدانیت کو جن پر نہ کرسکیں آشکار آنکھیں

کرم ذرا ان کے حال پر ہو انہیں بھی ہے حاضری کی حسرت
کرم کی ہیں منتظر جہاں میں طلب لئے بے شمار آنکھیں

سرور سے دل میں نور کردیں نشے سے وحدت کے چور کردیں
ہر ایک ظلمت سے دور ہو کر ملیں وہ پروردگار آنکھیں

ہوا جو جذبات میں طلاطم تو بہہ گئے آنسوؤں میں سب غم
بنے ہیں خود اشک دل کا مرہم بہیں جو زار و قطار آنکھیں

میں ذکر معراج کیا کروں گا نگہ کی معراج اور کیا ہو
خدا کا خود نور لیکے پلٹیں حضورؐ کی شاندار آنکھیں

جو اپنی اُمت سے اُن کی الفت کا حال سوچو تو رو پڑو گے
ہماری گمراہیوں پہ اُن کی چھلک پڑیں بار بار آنکھیں

مجھے بھی دیدار کی ہے حسرت مگر وہ تاب نظر کہاں ہے
جو تم نے دیکھی ہو ان کی صورت تو مجھ کو دیدو ادھار آنکھیں

جو ان کا دیدار ہو تو یوں ہو بقدر ہوش و حواس دیکھوں
میں جب کبھی حاضری کو پہنچوں تو توڑلیں سب حصار آنکھیں

گرے تھے کیا اشک بن کے موتی یہ کس نے دامن میں لے لئے ہیں
یہ کون پلکوں کو پوچھتا ہے ذرا تو ہوں اس سے چار آنکھیں

کسی کی آمد پہ جشن ایسا کبھی ہوا ہے نہ اور ہوگا
طیور نغمہ سرا ہوئے ہیں کھلیں گلوں کی ہزار آنکھیں

میں کس طرح حشر میں بتاؤں حضورؐ کا سامنا کرونگا
جو دل میں اس کا خیال آیا تو ہوگئیں جوئے بار آنکھیں

عطا کیا جس کسی کو یارب سکون و وجدان کا خزانہ
تو در سے خود رنگ و نور دے کر عطا ہوئیں یادگار آنکھیں

خدا ہی کا ذکر دھڑکنیں ہوں درود پڑھنے کو کب کھلیں یہ
نگہ کے آگے رہے وہ سنت بنیں عبادت گزار آنکھیں

نہ کوئی ارماں نہ کوئی حسرت نہ رہ گئی آنسوؤں میں قدرت
خدایا ہوجائے ایسی قسمت نہ ہوں یہ غم کا شکار آنکھیں

ابھی تو لب پر شکایتیں ہیں یہ رنج و غم کی حکایتیں ہیں
نہ کر سکوں گا گلہ کسی کا جو ہو گئیں ان سے چار آنکھیں

ملے نظر ایک پل کو ان سے وہ لمحہ دل کا قرار ٹھہرے
رہیں گی تازندگی ہمیشہ وہ ذہن و دل پر سوار آنکھیں

ہر اک طرف جبل نور بن کر ہر اک سطر کوہ طور بن کر
رہیں گی قرآن کی شکل میں حضورؐ کی برقرار آنکھیں

نگہ کے آگے رہیں ہمیشہ اصول ان کے بیان ان کے
یہ دل تو ہردم یہ چاہتا ہے مگر یہ غفلت شعار آنکھیں

نہ جانے کس بات کی طلب ہے نہ جانے کیوں مضطرب ہوں اتنا
نظر اُٹھا کر جو دیکھ لیتی ہیں سوئے در بار بار آنکھیں

یہ حشر میں واسطے شفاعت ہر اک طرف ڈھونڈھتی ہیں کس کو
اُدھر وہ رحمت بھری نگاہیں اِدھر مری شرمسار آنکھیں

جو ایک لمحے کو زندگی میں مجھے بھی دیدار گر ہو محسنؔ
تو عشق کے آنسوؤں میں بہہ کر انہی پر کروں نثار آنکھیں

نظم

تمھاری آنکھیں

(علی سردار جعفری)

تمھاری آنکھیں
حسین، شفاف، مسکراتی، جوان آنکھیں
لرزتی پلکوں کی چلمنوں میں
شہابی چہرے پہ ابرووں کی کماں کے نیچے

تمھاری آنکھیں
وہ جن کی نظروں کے ٹھنڈے سایے میں میری اُلفت
مری جوانی کی رات پروان چڑھ رہی تھی

تمھاری آنکھیں
اندھیری راتوں میں جو ستاروں کی روشنی سے
فضائے زنداں میں جھانکتی ہیں
میں لکھ رہا ہوں

تمھاری آنکھیں
سفید کاغذ پر اپنی پلکوں سے چل رہی ہیں

میں پڑھ رہا ہوں

تمھاری آنکھیں
ہر ایک سطر کی بھوؤں کے نیچے لرز رہی ہیں
میں سو رہا ہوں

تمھاری آنکھیں
تمھاری پلکیں کہانیاں سی سنا رہی ہیں
میں دوستوں اور ساتھیوں میں گھرا ہوا ہوں
مسرتوں کے گلاب ہر سمت کھل رہے ہیں

تمھاری آنکھوں
کے پھول گویا مہک رہے ہیں
مجھے گرفتار کر کے جب جیل لا رہے تھے پولیس والے
تم اپنے بستر سے اپنے دل کے
ادھورے خوابوں کو لے کے بیدار ہو گئی تھیں
تمھاری پلکوں سے نینداب بھی ٹپک رہی تھی
مگر نگاہوں میں نفرتوں کے عظیم شعلے بھڑک اٹھے تھے

تمھاری آنکھیں
حقارتوں کے جہنموں کو جگا رہی تھیں
نظام ظلم و ستم پہ بجلی گرا رہی تھیں
مری محبت نے اپنی جنت کا حُسن دیکھا
تمھاری آنکھوں پہ میری نظروں کے پیار برسے
مری امیدوں، مری تمناؤں نے صدا دی

یہ نفرتوں کی عظیم مشعل جلائے رکھنا
کہ یہ محبت کے دل کا شعلہ ہے، جس کی رنگین روشنی میں
ہمارے خوابوں کے راستے جگمگا رہے ہیں

تمھاری آنکھیں
جو میرے سینے میں تیرتی ہیں
کنول کی کلیاں جو میرے دل میں کھلی ہوئی ہیں
انہیں سے دو اور آنکھیں بیدار ہو گئی ہیں
وہ ننھے ننھے چمکتے ہیروں کی ننھی کنیاں
جو میری آنکھوں کا نور لے کر تمھارے آنچل سے جھانکتی ہیں
پھر اور آنکھیں، پھر اور آنکھیں، پھر اور آنکھیں
یہ سلسلہ تا ابد رہے گا
زمانے کی گود میں ستاروں کے حُسن کی ندیاں بہینگی
وہ سب تمھاری
وہ سب ہماری ہی آنکھیں ہونگی
ہماری آنکھیں کہ جن سے شعلے برس رہے ہیں
مگر وہ کل کا حسین دن دیکھو کتنا نزدیک آ گیا ہے
ہماری آنکھوں سے جب بہاریں چھلک پڑیں گی

آنکھیں

(علی سردار جعفری)

وہ مری دوست وہ ہمدرد وہ غم خوار آنکھیں
ایک معصوم محبت کی گنہگار آنکھیں

شوخ و شاداب و حسیں، سادہ و پُرکار آنکھیں
مست و سرشار و جواں، بیخود و ہشیار آنکھیں

ترچھی نظروں میں وہ الجھی ہوئی سورج کی کرن
اپنے دزدیدہ اشاروں میں گرفتار آنکھیں

خمِ ابرو مژگاں کے خنک سائے میں
آتش افروز، جنوں خیز، شرربار آنکھیں

کیفیت دل کی سُناتی ہوئی ایک ایک نگاہ
بے زباں ہو کے بھی وہ مائل گفتار آنکھیں

موسم گل میں وہ اڑتے ہوئے بھنوروں کی طرح
غنچۂ دل پہ وہ کرتی ہوئی یلغار آنکھیں

کبھی چھلکی ہوئی شربت کے کٹوروں کی طرح
اور کبھی زہر میں ڈوبی ہوئی تلوار آنکھیں

کبھی ٹھہری ہوئی یخ بستہ غموں کی جھیلیں
کبھی سہما ہوا، سمٹا ہوا اک پیار آنکھیں

کبھی جھکتے ہوئے بادل کبھی گرتی بجلی
کبھی اٹھتی ہوئی آمادہ پیکار آنکھیں

نوک ابرو میں کبھی تلخی انکار لئے
کبھی کھولے ہوئے شیرینی اقرار آنکھیں

آنچ میں اپنی جوانی کی سُلگتی چتون
شبنم اشک میں دھوئی ہوئی گلنار آنکھیں

حسن کے چاند سے مکھڑے پہ چمکتے تارے
ہائے آنکھیں وہ حریفِ لب و رخسار آنکھیں

عشوۂ و غمزۂ و انداز و ادا پر نازاں
اپنے پندار جوانی کی پرستار آنکھیں

روح کو روگ محبت کا لگا دیتی ہیں
ہمت دل جو عطا کرتی ہیں بیمار آنکھیں

صحن زنداں میں ہے پھر رات کے تاروں کا ہجوم
شمع کی طرح فروزاں سر دیوار آنکھیں

آنکھیں

(شوکت واسطی)

نرگسی آنکھوں میں کھنچ آئی ہے روحِ میکدہ
ان میں ہر مے کا ہیولیٰ ان میں ہر خم کا مزہ
ان پہ کیفیت مسلط، ان پر متولی نشہ

رنگ جیسے آسماں کی جھیل کا نیلا نکھار
روپ جیسے رات کے ماتھے پہ تاروں کی قطار
آب جیسے جگنوؤں کی مبہم و شفاف ڈار

ان میں شعلے کی لپک، ان میں پتنگے کا سرور
ان میں تتلی کی تڑپ، ان میں گُلِ تازہ کا نور
ان میں شبنم کی فراوانی، شراروں کا نور

ان میں جھومر کی تجلی، ان میں کنگن کا جمال
بجلیوں کا بے محابا رم، کرن کی مست چال
سخت حیرانی میں شہلا، سخت وحشت میں غزال

آئینہ جیسے کہیں ہو اور حیرانی یہاں
خواب دیکھا ہو کسی نے اور پریشانی یہاں
دشت میں سودائی ہو، وحشت کی ارزانی یہاں

ان کی گہرائی میں، نامعلوم فتنوں کا ہجوم
ان کی گیرائی میں افسانوں کا غل گیتوں کی دھوم
ان کی نرمی میں نسیم اور ان کی گرمی میں سموم

ایک دل کے واسطے، ایک دل کے حق میں تیر
موت ان کی ایلچی ہے، زندگی ان کی سفیر
قہر میں اپنی مثال اور مہر میں اپنی نظیر

وہ آنکھیں کیسی ہیں؟

(پروین شاکر)

وہ آنکھیں کیسی آنکھیں ہیں
جنہیں اب تم چاہا کرتے ہو!
تم کہتے تھے
میری آنکھیں، اتنی اچھی، اتنی سچی ہیں
اس حُسن اور سچائی کے سوا، دنیا میں کوئی چیز نہیں
کیا اُن آنکھوں کو دیکھ کے بھی
تم فیضؔ کا مصرعہ پڑھتے ہو؟

تم کہتے تھے
مری آنکھوں کی نیلاہٹ اتنی گہری ہے
''مری روح اگر اک بار اُتر جائے تو اس کی پور پور نیلم ہو جائے''
مجھے اتنا بتاؤ
آج تمہاری روح کا رنگ پیراہن کیا ہے
کیا وہ آنکھیں بھی سمندر ہیں؟

یہ کالی بھوری آنکھیں
جن کو دیکھ کے تم کہتے تھے

''یوں لگتا ہے شام نے رات کے ہونٹ پہ اپنے ہونٹ رکھے ہیں''
کیا اُن آنکھوں کے رنگ میں بھی یوں دونوں وقت ملا کرتے ہیں؟
کیا سورج ڈوبنے کا لمحہ، اُن آنکھوں میں بھی ٹھہر گیا
یا وہاں فقط مہتاب ترشتے رہتے ہیں؟

مری پلکیں
جن کو دیکھ کے تم کہتے تھے
ان کی چھاؤں تمہارے جسم پہ اپنی شبنم پھیلا دے
تو گزرتے خواب کے موسم لوٹ آئیں
کیا وہ پلکیں بھی ایسی ہیں
جنہیں دیکھ کے نیند آ جاتی ہو؟

تم کہتے تھے مری آنکھیں یونہی اچھی ہیں
''ہاں کاجل کا دھندلائی ہوئی تحریر بھی ہو۔ تو
بات، بہت دلکش ہو گی!''
وہ آنکھیں بھی سنگھار تو کرتی ہوں گی
کیا اُن کا کاجل خود ہی مٹ جاتا ہے؟

کبھی یہ بھی ہوا
کسی لمحے تم سے روٹھ کے وہ آنکھیں رو دیں
اور تم نے اپنے ہاتھ سے اُن کے آنسو خشک کیے
پھر جھک کر اُن کو چوم لیا
(کیا اُن کو بھی!!)

کتنی انمول خزانہ ہیں ہماری آنکھیں

(ڈاکٹر زبیدہ صدیقی)

دل کو دیتی ہیں سہارا وہ نشیلی آنکھیں
روح بیتاب کا نغمہ ہیں سریلی آنکھیں

یوں تو ہر عضو ہے قدرت کا کرشمہ لیکن
کتنا انمول خزانہ ہیں ہماری آنکھیں

دیکھتے کس طرح؟ رنگینی و رعنائی کو
ہم کو ملتی نہ اگر اتنی یہ پیاری آنکھیں

آپ کچھ اور بڑھاتی ہیں حسین چہروں کی
جانے کیا چیز ہیں؟ پُرسحر، غزالی آنکھیں

دل کے صحرا میں کئی پھول کھلا دیتی ہیں
یونہی انجانے میں جادو بھری، پیاری آنکھیں

ہائے وہ بات، جو ہونٹوں سے ادا ہو نہ سکے
کتنی آسانی سے پا جاتی ہیں ہنستی آنکھیں

موسم گل کی کوئی بھیگی ہوئی چاندنی رات
یوں نظر آتی ہیں بدمست شرابی آنکھیں

کتنی تسکین دل زار کو پہنچاتی ہیں
مسکراتی ہوئی ہنستی ہوئی گاتی آنکھیں

تم سے کیا پوچھتی ہیں؟ سوچو اے دولت والو
کسی فاقہ زدہ انسان کی سوالی آنکھیں

اک مفکر نے انہیں روح کا دروازہ کہا
واقعی حال سنا دیتی ہیں، ساری آنکھیں

کتنی پُرسحر ہیں زہتی ذرا دیکھو تو انہیں
نرگس شہلا کی مخمور نشیلی آنکھیں

دوہے

(بھگوان داس اعجاز)

بات کہاں سے ہو شروع پوچھوں ان کا نام
آنکھ ملا کر آنکھ سے، کرتا روز سلام

آج انہیں نزدیک سے، جا دیکھا بھرپور
نیند آنکھ سے روٹھ کر، نکل گئی ہے دور

کروں اشارہ آنکھ کا، کہہ دوں من کا حال
بہت دیر تک دل ہی دل، بنتا رہتا جال

یہ دل تجھ کو چاہتا، لکھ کے لایا ساتھ
رقعہ چکر کاٹتا، دائیں بائیں ہاتھ

دھیرج دھر دھر مر مٹے، بیتے کتنے سال
ادھروں تک آیا نہیں، من کا ایک سوال

آنکھ ملے جب آنکھ سے، آنکھیں کریں کمال
آنکھ ہی من کی بات کو، لاتی ڈھونڈ نکال

گئے جو ان کے سامنے، آنکھ میں آنسو داب
گھر آئے تو آگیا، آنکھوں میں سیلاب

کیسے کرتا آپ سے، اپنے جی کی بات
پہرے میری آنکھ پر، لگے رہے دن رات

سمجھ دار کھاتے نہیں کبھی کسی سے مات
چہرے کی بھاشا پڑھو، کرو آنکھ سے بات

آنکھ نے دل سے بات کی، دل نے کہا کہ ٹھیک
جس نے رکھا حوصلہ، وہ آیا نزدیک

غزل

(سراج اورنگ آبادی)

اشک خونیں ہے شفق آج مری آنکھوں میں
سانحہ پھولی ہے ترے باج میری آنکھوں میں

ایک دن نین جھروکے کی طرف سیں گزرو
مردم چشم ہے محتاج مری آنکھوں میں

بیٹھ کر تخت مرصع یہ مری پتلی کے
ہے مبارک جو کرو راج مری آنکھوں میں

باغ میں نرگس حیراں نے تجھے دیکھ کہی
تیری آنکھوں سی کہاں لاج مری آنکھوں میں

دل کے صحرا میں کئی پھول کھلا دیتی ہیں
یونہی انجانے میں جادو بھری، پیاری آنکھیں

ہائے وہ بات جو ہونٹوں سے ادا ہو نہ سکے
کتنی آسانی سے پا جاتی ہیں ہنستی آنکھیں

آج کی رات عجب رات مبارک ہے سراؔج
اس کی صورت کوں ہے معراج مری آنکھوں میں

غزل

(نظیر اکبرآبادی)

نہ دن کو چین نہ راتوں کو خواب آنکھوں میں
بھر آرہا ہے ترے غم سے آب آنکھوں میں

جدھر وہ دیکھے اُدھر صف کی صف اُلٹ دے ہے
بھری ہے شوخ کے ایسی شراب آنکھوں میں

تھما نہ اشک نہ نیند آئی نا پلک جھپکی
بسا ہے جب سے وہ خانہ خراب آنکھوں میں

تمہارے ہم تو قدیمی غلام بندے ہیں
تمہیں نہ چاہئے ہم سے حجاب آنکھوں میں

قسم ہے چشم گلابی کی تیری اے گل رو
کہ یاں کھینچے ہے پڑا نت گلاب آنکھوں میں

خدا کی شان جنہیں بات بھی نہ آتی تھی
وہ اب کرے ہیں سوال و جواب آنکھوں میں

شتابی آن کے محبوبو، پگڑیاں رنگ لو
نظیر لایا ہے بھر کر شہاب آنکھوں میں

غزل

علامہ ظہیر احسن شوق نیموی

آنکھوں کا تارا ہے یا وہ مہ جبیں آنکھوں میں ہے
مردمک ہے یا کوئی پردہ نشیں آنکھوں میں ہے

واعظوں کی کیا سنوں میں اک حسین آنکھوں میں ہے
حور کیا بھائے وہ شکل نازنیں آنکھوں میں ہے

رنگ لائے گی مقرر ایک دن یہ مے کشی
آج کچھ سُرخی سی تیری سُرگیں آنکھوں میں ہے

سچ کہو کیا محفل اغیار میں شب کی بسر
آج کیسا خمار اے نازنیں آنکھوں میں ہے

کیوں گراتے ہو نظر سے عاشق جانباز کو
کچھ مروت بھی تمہاری سُرگیں آنکھوں میں ہے

آرزو بن کر کہیں ہے وہ کہیں نور نگاہ
جلوہ فرما وہ کہیں ہے دل میں کہیں آنکھوں میں ہے

ہیں زمانے سے نرالی حسن کی نیر نگیاں
شوخیاں غمزے میں غمزہ سُرمگیں آنکھوں میں ہے

دیکھ اے اشکِ رواں اتنا رہے تجھ کو خیال
مثل سرمہ خاک کوئے یار انہیں آنکھوں میں ہے

بند آنکھیں دیکھ کر حیرت ہے کیوں احباب کو
کھل کے کہتا ہوں کوئی پردہ نشیں آنکھوں میں ہے

دل لبھالیتے ہو دم بھر میں نگاہ ناز سے
واہ کیا جادو تمہاری سُرمگیں آنکھوں میں ہے

ہو نہ ہو تم نے چرایا ہے کسی بیکس کا دل
یہ حیا یہ شرم آخر کیا یونہی آنکھوں میں ہے

قتل کرنا پھر جلادینا نگاہ ناز سے
سحر یا اعجاز جو کہیئے انہیں آنکھوں میں ہے

بڑھ گئی ہے یار کی مشق تصور آج کل
کچھ دنوں سے خانہ دل کا مکیں آنکھوں میں ہے

مرد جان چشم تم مژگاں کی چلمن ڈال دو
دیکھتے ہو آج ایک پردہ نشیں آنکھوں میں ہے

صدقے اپنے خواب کے چھپتا تھا جو سائے بھی
آج بے پردہ وہی پردہ نشیں آنکھوں میں ہے

کہتے ہیں کس ناز سے باہیں گلے میں ڈالکر
کیوں جی میری حسرت دیدار انہیں آنکھوں میں ہے

کیوں دم آخر نہ الجھے رشتہ تار نفس
گیسوؤں کا پیچ وقت واپسیں آنکھوں میں ہے

عمر بھر روئے مگر رونا نہ اپنا کم ہوا
نوح کا طوفان گویا تہ نشیں آنکھوں میں ہے

کوئے جاناں سے اوٹھا کر آسماں لایا کہاں
وہ گلی پیش نظر ہے وہ زمیں آنکھوں میں ہے

دیکھ کر محفل میں مجھکو سر جھکا لیتے ہیں آپ
ساتھ شوخی کے حیا بھی سُرگیں آنکھوں میں ہے

کیا کروں کیونکر نہ میں دیوانہ بن جاؤں ترا
سحر باتوں میں فسوں اے نازنین آنکھوں میں ہے

ہے مرے صحرائے دل کا ایک ذرہ آفتاب
نقطہ شک سے بھی کم چرخ بریں آنکھوں میں ہے

لا مکاں سمجھوں انہیں اے شوقؔ یا عرش بریں
جلوہ ٔ نور خدا میری انہیں آنکھوں میں ہے

غزل

(حسرت موہانی)

اب وہ فرماتے ہیں کب میں نے دکھائی آنکھیں
آپ نے مفت میں رو رو کے سجائی آنکھیں

مضطرب ہم بھی رہے رات تڑپ کر کاٹی
دل بھی بے چین رہا ان کی جو آئیں آنکھیں

حُسن مغرب میں ہمیں سا عدوگیسو کے سوا
اور بھی کچھ نظر آیا تو وہ بھائیں آنکھیں

رات مجھ ملزم پابوس کو از راہ کرم
سر زنش کچھ بھی نہ کی خود وہ لجائی آنکھیں

داغ لگ جائے گا دامان وفا میں حسرت
تم نے دیکھو جو کہیں اور لگائیں آنکھیں

غزل

(حسرت موہانی)

روگ دل کو لگا گئیں آنکھیں
اک تماشا دکھا گئیں آنکھیں

مل کے ان کی نگاہ جادو سے
دل کو حیراں بنا گئیں آنکھیں

مجھ کو دکھلا کے راہ کوچۂ یار
کس غضب میں پھنسا گئیں آنکھیں

اس نے دیکھا تھا کس نظر سے مجھے
دل میں گویا سما گئیں آنکھیں

محفل یار میں بہ ذوق نگاہ
لطف کیا کیا اُٹھا گئیں آنکھیں

حال سنتے وہ کیا مرا حسرتؔ
وہ تو کہیئے سنا گئیں آنکھیں

غزل

(بشیر بدر)

دِل میں اک تصویر چھپی تھی آن بسی ہے آنکھوں میں
شاید ہم نے آج غزل سی بات لکھی ہے آنکھوں میں

جیسے ایک ہریجن لڑکی مندر کے دروازے پر
شام دیوں کی تھال سجائے جھانک رہی ہے آنکھوں میں

اس رومال کو کام میں لاؤ اپنی پلکیں صاف کرو
میلا میلا چاند نہیں ہے دھول جمی ہے آنکھوں میں

بڑھتا جا یہ منظرنامہ زرد عظیم پہاڑوں کا
دھوپ کھلی پلکوں کے اوپر برف جمی ہے آنکھوں میں

میں نے اک ناول لکھا ہے آنے والی صبح کے نام
کتنی راتوں کا جاگا ہوں، نیند بھری ہے آنکھوں میں

غزل

(ناصر کاظمی)

جب تلک دم رہا ہے آنکھوں میں
ایک عالم رہا ہے آنکھوں میں

گریہ پیہم رہا ہے آنکھوں میں
رات بھر نم رہا ہے آنکھوں میں

اس گُلِ تر کی یاد میں تا صُبح
رقصِ شبنم رہا ہے آنکھوں میں

صبحِ رخصت ابھی نہیں بھولی
وہ سماں بس رہا ہے آنکھوں میں

دل میں اک عمر جس نے شور کیا
وہ بہت کم رہا ہے آنکھوں میں

کبھی دیکھی تھی اس کی ایک جھلک
رنگ سا جم رہا ہے آنکھوں میں

غزل

(خاور احمد)

خواہشیں جاگ اٹھیں آنکھوں میں
نیند آتی ہی نہیں آنکھوں میں

اِک دریچے میں جلا ایک چراغ
اور دو شمعیں جلیں آنکھوں میں

دن گزرتے گئے لیکن راتیں
ٹھہرتی ٹھہر گئیں آنکھوں میں

شہر سارا تو لہو رنگ نہیں
زخم آیا ہے کہیں آنکھوں میں

خاورؔ اب نیند کی خواہش کے سوا
ایک بھی خواب نہیں آنکھوں میں

غزل

(خاور احمد)

اُسی نے آج سرِ راہ پھیر لیں نظریں
تمام خواب ہمارے تھے جس کی آنکھوں میں

اُسی کے قہر کی اک لہر دل کو لے ڈوبی
قرار جاں کے کنارے تھے جس کی آنکھوں میں

ہمیں وہ بار بھی گزری شبوں میں چھوڑ گیا
نئے دنوں کے اشارے تھے جس کی آنکھوں میں

وہ ایک فرد کو دل میں پناہ دے نہ سکا
محبتوں کے ادارے تھے جس کی آنکھوں میں

ہم ایک لمحہ بھی اس کی گلی میں رک نہ سکے
کبھی زمانہ گزارے تھے جس کی آنکھوں میں

غزل

(بدر نظیری)

جانے آکر بسا کیسا خواب آنکھ میں
تیرتے ہیں ہزاروں سراب آنکھ میں

خوشبوؤں نے بھی لب سی لئے ناگہاں
سوکھی ٹہنی پہ ہے اک گلاب آنکھ میں

روتے روتے مجھے نیند آئی تو پھر
کھل گئی درد کی اک کتاب آنکھ میں

کچھ سوالات اُگتے ہی گم ہو گئے
اس طرح اس نے لکھا جواب آنکھ میں

تارے مژگاں پہ جب جھلملانے لگے
جلنے بجھنے لگا ماہتاب آنکھ میں

میری چھت پر گرے جب پرندوں کے پر
مجھ پہ اترا عجب اک عذاب آنکھ میں

غزل

(افتخار عارف)

ذرا سی دیر کو آئے تھے خواب آنکھوں میں
پھر اس کے بعد مسلسل عذاب آنکھوں میں

وہ جس کے نام کی نسبت سے روشنی تھا وجود
کھٹک رہا ہے وہی آفتاب آنکھوں میں

جنہیں متاعِ دل و جاں سمجھ رہے تھے ہم
وہ آئینے بھی ہوئے بے حجاب آنکھوں میں

عجب طرح کا ہے موسم کہ خاک اڑتی ہے
وہ دن بھی تھے کہ کھلے تھے گلاب آنکھوں میں

مرے غزال تری وحشتوں کی خیر کہ ہے
یہ الجھنیں تری بے انتساب آنکھوں میں

جواز کیا ہے میرے کم سخن بتا تو سہی
بنامِ خوش نگہی ہر جواب آنکھوں میں

غزل

(خاور احمد)

دل ہے سجادہ نشیں آنکھوں میں
کوئی جچتا ہی نہیں آنکھوں میں

دن گزرتے گئے لیکن راتیں
ٹھیرتی ٹھیر گئیں آنکھوں میں

آسماں کچھ بھی کرے رہتی ہے
کوئی جاناں کی زمیں آنکھوں میں

اس دریچے میں جلا ایک چراغ
اور دو شمعیں جلیں آنکھوں میں

شہر سارا تو لہو رنگ نہیں
زخم آیا ہے کہیں آنکھوں میں

غزل

(اقبال)

دل کی بربادی میں شامل تھی رضا آنکھوں کی
اس کی پاداش میں کام آئی ضیا آنکھوں کی

آنکھ ماحول سے جب ترک تعلق کر لے
غور کیجئے تو وہ ہوتی ہے انا آنکھوں کی

زیر لب موج تبسم نہ عروسانہ لباس
حسن معصوم کی پہچان حیا آنکھوں کی

حال دل لفظوں کا محتاج ہے یہ کس نے کہا
کوئی سمجھے تو یہ آنسو ہیں صدا آنکھوں کی

ہم کو لے ڈوبے گا یہ ظاہر و باطن کا تضاد
روح کا کرب جدا، راہ جُدا آنکھوں کی

گوہر اشک کو ارزاں نہیں کرتے یہ لوگ
قدر پہچانتے ہیں اہل وفا آنکھوں کی

آنکھ والوں نے اُڑایا ہے اندھیروں کا مذاق
روشنی چھین نہ لے ان سے خدا آنکھوں کی

اس کو کیا کہتے ہیں اقبالؔ میں کس سے پوچھوں
حُسن خود داد طلب اور خطا آنکھوں کی

غزل

(عرفان صدیقی)

کھیل سب آنکھوں کا ہے سارا ہنر آنکھوں کا ہے
پھر بھی دنیا میں خسارہ سر بہ سر آنکھوں کا ہے

ہم نہ دیکھیں گے تو یہ منظر بدل جائیں گے کیا
دیکھنے ٹھہرا تو کیا نفع و ضرر آنکھوں کا ہے

سوچنا کیا ہے ابھی کار نظر کا ماحصل
ہم تو یوں خوش ہیں کہ آغاز سفر آنکھوں کا ہے

رفتہ رفتہ سارے چہرے درمیاں سے ہٹ گئے
ایک رشتہ آج بھی باقی مگر آنکھوں کا ہے

راستہ کیا کیا چراغوں کی طرح تکتے تھے لوگ
سلسلہ آنکھوں میں تا حدِ نظر آنکھوں کا ہے

تھک چکے دونوں تماشا گاہ عالم دیکھ کر
آؤ سو جائیں کہ ان آنکھوں میں گھر آنکھوں کا ہے

غزل

(پروفیسر محمد طٰہٰ خاں)

تا سحر کتنے سہانے خواب آنکھوں میں رہے
آپ ساری رات ان بیتاب آنکھوں میں رہے

دل سمندر تھا کہ سب کچھ مسکرا کر پی گیا
کیسے کیسے درد کے سیلاب آنکھوں میں رہے

آپ نے چھو لی مرے دل کے سمندر کی زمین
ورنہ رہنے کو کئی احباب آنکھوں میں رہے

وقت رخصت کپکپاتے ہونٹ کچھ بولے مگر
گفتگو کے سیکڑوں ابواب آنکھوں میں رہے

کھل گیا طٰہٰ تمھاری پارسائی کا بھرم
مے کشی چھوڑی مگر غرقاب آنکھوں میں رہے

غزل

(میر نیازی)

جگمگ جگمگ کرتی آنکھیں
ہنستی باتیں کرتی آنکھیں

شاید تجھ کو ڈھونڈ رہی ہیں
چاروں جانب تکتی آنکھیں

اصل میں یہ بے خوف بہت ہیں
ظاہر میں یہ ڈرتی آنکھیں

پل میں خوشی سے بھر جاتی ہیں
پل میں آہیں بھرتی آنکھیں

یار منیرؔ چلو پھر دیکھیں
روز اک وعدہ کرتی آنکھیں

غزل

(ڈاکٹر حنیف ترین)

زمانے بھر سے نرالی آنکھیں
وہ اک حسینہ کی کالی آنکھیں

نہ جانے کیوں اجنبی ہیں اب تک
وہ روز کی دیکھی بھالی آنکھیں

کسی پہ بجلی گرے انہیں کیا
ہیں کس قدر لاأبالی آنکھیں

شہابی عارض گھنیری پلکیں
گلاب سے لب غزالی آنکھیں

اُدھر کسی کی جھکی نگاہیں
ادھر ہماری سوالی آنکھیں

مرے سبو میں ہی کیا دھرا ہے
اگر تمہاری ہیں خالی آنکھیں

حنیفؔ اب اپنے پاس کیا ہے
ہے سینہ ویران خالی آنکھیں

غزل

ناصر شکیب

درد میں ڈوبی ہوئی سوچ رہی ہیں آنکھیں
کس کی فرقت میں سمندر سے ملی ہیں آنکھیں

کررہا ہے وہ خیالات میں تجسیم اسے
خالی بستر پہ بھی کچھ دیکھ رہی ہیں آنکھیں

بے خبر ہو نہ کوئی ایسا زمانے میں کہیں
ایک دہلیز پہ مدت سے رکھی ہیں آنکھیں

آئینہ بھی ہے وہی اور چہرہ بھی وہی
پھر بھی حیرت سے مجھے دیکھ رہی ہیں آنکھیں

اب نظر ہی نہیں آتا ہے بجز کچھ اپنے
کیسی ہے گرد کہ جس میں یہ اٹی ہیں آنکھیں

اب انہیں ڈھونڈ نہ دنیا کے مناظر میں کہیں
دل کے دریا میں کہیں ڈوب گئی ہیں آنکھیں

اس کی آنکھوں ہی سے اب دیکھ رہا ہوں دنیا
میری آنکھوں ہی میں اب اس کی بسی ہیں آنکھیں

کوئی صورت ہی نہیں اس سے مفر کی ناصرؔ
ایسی نگراں میری ہستی کی ہوئی ہیں آنکھیں

غزل

(قیصر صدیقی)

نغمات کی موجیں ہیں یہ گاتی ہوئی آنکھیں
جادو مری آنکھوں پہ چلاتی ہوئی آنکھیں

جاگی ہوئی آنکھوں کو سلاتی ہوئی آنکھیں
سوئی ہوئی قسمت کو جگاتی ہوئی آنکھیں

یہ جس کو بھی چاہیں اسے حسرت زدہ کر دیں
آئینے کو آئینہ دکھائی ہوئی آنکھیں

مہلت ہی نہیں ملتی کہ میں ہوش میں آؤں
کیا چیز ہیں یہ ہوش اُڑاتی ہوئی آنکھیں

آنکھوں پہ جو ایمان نہیں لائے تھے اب تک
کلمہ انھیں آنکھوں کا پڑھاتی ہوئی آنکھیں

پھولوں کی طرح نظروں کو مہکائے ہوئے ہیں
ہر آنکھ میں ایک شمع جلاتی ہوئی آنکھیں

جذبات کے سینے میں اُترتی ہوئی نظریں
احساس کی آنکھیں میں سماتی ہوئی آنکھیں

(پنہاں)

خواب روتی رہیں آنکھیں میری
راکھ ہوتی رہیں آنکھیں میری

رہ گیا دل کا بھی دروازہ کھلا
اور سوتی رہیں آنکھیں میری

ریت میں پھول کھلانے کے لئے
دشت بوتی رہیں آنکھیں میری

کشتی جاں میں جو طوفان سے بچا
وہ ڈبوتی رہیں آنکھیں میری

وہ جو دامن پہ کہیں تھا بھی نہیں
داغ دھوتی رہی آنکھیں میری

غزل

گلاب آنکھیں شراب آنکھیں
یہی تو ہیں لاجواب آنکھیں

انہیں میں الفت انہیں میں نفرت
سوال آنکھیں عذاب آنکھیں

کبھی نظر میں بلا کی شوخی
کبھی سراپا حجاب آنکھیں

کبھی چھپاتی ہیں زال دل کے
کبھی ہیں دل کی کتاب آنکھیں

کسی نے دیکھیں تو جھیل جیسی
کسی نے پائی شراب آنکھیں

وہ آئے تو لوگ مجھ سے بولے
حضور آنکھیں جناب آنکھیں

عجب تھا یہ گفتگو کا عالم
سوال کوئی جواب آنکھیں

یہ مست مست بے مثال آنکھیں
نشے سے ہر دم نڈھال آنکھیں

اٹھیں تو ہوش و حواس چھینیں
گریں تو کردیں کمال آنکھیں

کوئی ہے ان کے کراہ کا طالب
کسی کا شوق و صال آنکھیں

ہیں جینے کا ایک بہانہ یارو
یہ روح پرور جمال آنکھیں

شراب رب نے حرام کردی
مگر کیوں رکھی حلال آنکھیں

ہزاروں ان سے قتل ہوئے ہیں
اللہ کے بندے سنبھال آنکھیں

رباعیات

(فراق گورکھپوری)

بھولی ہوئی زندگی کی دنیا ہے کہ آنکھ
دوشیزۂ بہار کا فسانہ ہے کہ آنکھ
ٹھنڈک، خوشبو، چمک، لطافت، نرمی
گلزار ارم کا پہلا تڑکا ہے کہ آنکھ

تاروں کو بھی لوریاں سناتی ہوئی آنکھ
جادو شب تار کا جگاتی ہوئی آنکھ
جب تازگی سانس لے رہی ہو دم صبح
دوشیزہ کنول سی مسکراتی ہوئی آنکھ

جھلکاتی ہیں پریم کی گلابی آنکھیں
صد میکدہ در بغل شرابی آنکھیں
ہر شام چراغ سمتان جمال
ہر صبح چمن چمن گلابی آنکھیں

راتوں کی جوانیاں نشیلی آنکھیں
خنجر کی روانیاں کٹیلی آنکھیں
سنگیت کی سرحدوں پہ کھلنے والے
پھولوں کی کہانیاں رسیلی آنکھیں

لفظ "آنکھ" سے شروع ہونے والے اشعار

آنکھوں سے تری ہم کو ہے چشم کہ اب ہووے
جو فتنہ کہ دنیا میں برپا نہ ہوا تھا — میر تقی میر

آنکھوں نے رازداری محبت کی خوب کی
آنسو جو آتے آتے رہے تو لہو بہا — میر تقی میر

آنکھوں میں جی مرا ہے ادھر یار دیکھنا
عاشق کا اپنے آخری دیدار دیکھنا — میر تقی میر

آنکھیں چرائیو نہ ٹک ابر بہار سے
میری طرف بھی دیدۂ خوں بار دیکھنا — میر تقی میر

آنکھوں میں آن رہا جی جو نکلتا ہی نہیں
دل میں میرے ہے گرہ حسرت دیدار ہنوز — میر تقی میر

آنکھیں جو روتے روتے جاتی رہیں بجا ہے
انصاف کر کے کوئی دیکھے ستم کہاں ہیں — میر تقی میر

آنکھیں جو کھل رہی ہیں مرنے کے بعد میرے
حسرت یہ تھی کہ اُس کو میں اک نگاہ دیکھوں — میر تقی میر

آنکھیں تو تُو نے دی ہیں اے جُرم بخش عالم
کیا تیری رحمت آگے اپنا گناہ دیکھوں
میر تقی میر

آنکھیں لڑا لڑا کر کب تک لگا رکھیں گے
اس پردے ہی میں خوباں ہم کو سُلا رکھیں گے
میر تقی میر

آنکھوں میں دلبروں کی مطلق نہیں مروّت
یہ پاس آشنائی منظور کیا رکھیں گے
میر تقی میر

آنکھ اس کی نہیں آئینے کے سامنے ہوتی
حیرت زدہ ہوں یار کی میں شرم و حیا کا
میر تقی میر

آنکھ اُس سے نہیں اٹھنے کی صاحب نظروں کی
جس خاک پہ ہوگا اثر اُس کی کفِ پا کا
میر تقی میر

آنکھ کے لڑ کے تری آشوب سا برپا ہوا
زُلف کے درہم ہوئے اِک جمع برہم ہوگیا
میر تقی میر

آنکھیں برنگِ نقش قدم ہو گئیں سفید
پھر اور کوئی اُس کا کرے انتظار کیا
میر تقی میر

آنکھیں کفک سے اس کی لگا کر خاک برابر ہم بھی ہوئے
مہندی کے رنگ اُن پاؤں نے تو بہتوں کو پامال کیا
میر تقی میر

آنکھیں برنگ نقش قدم ہو گئیں سفید
نامے کے انتظار میں قاصد بھلا پھرا — میر تقی میر

آنکھیں گئیں پھر تجھ بن کیا کیا نہ عزیزوں کی
پر تو نے مروّت سے تک اُن کو نہ جا دیکھا — میر تقی میر

آنکھ کچھ اپنی بھی اس کے سامنے سوتی نہیں
جس نے وہ خون خوار سچ دیکھی دہل کر رہ گیا — میر تقی میر

آنکھ آئینہ رو چھپاتے ہیں
دل کو لے کر مکر گئے شاید — میر تقی میر

آنکھیں لگی رہیں گی برسوں وہیں سبھوں کی
ہوگا قدم کا تیرے جس جا نشاں زمیں پر — میر تقی میر

آنکھ اس کی اس طرح سے نہیں پڑتی ٹک ادھر
اب خوب دیکھتے ہیں تو چتون کا ڈھب ہے اور — میر تقی میر

آنکھیں مجنوں کی زلف و رُخ یار سے لگیں
وے دیکھتے نہیں سحر و شام کی طرف — میر تقی میر

آنکھوں تلے سے سرکی وہ چشم مست ٹک تو
جاتا دکھائی دیوے رنج و خار عاشق
میر تقی میر

آنکھیں تمام خلق کی رہتی ہیں اس کی اور
مطلق کسو کو حال پہ میرے نظر نہیں
میر تقی میر

آنکھوں سے ہوئی خانہ خرابی دل اے کاش!
کرلیتے تبھی بند ہم اِن دونوں دروں کو
میر تقی میر

آنکھوں میں مری عالم سارا سیاہ ہے اب
مجھ کو بغیر اُس کے آتا نہیں نظر کچھ
میر تقی میر

آنکھیں غبار لائیں مرے انتظار میں
دیکھوں تو گرد کب اٹھے اُس رہ گذار کی
میر تقی میر

آنکھ اُٹھا کر ٹک جو دیکھا گھر کے گھر بٹھلا دیئے
اِک نگہ میں سینکڑوں کی خانہ ویرانی ہوئی
میر تقی میر

آنکھوں ہی میں رہے ہو دل سے نہیں گئے ہو
حیران ہوں یہ شوخی آئی تمہیں کہاں سے
میر تقی میر

آنکھ کو ہر ایک کی دوڑے ہے کفک پر تیرے
پاؤں سے لگ کے تیرے مہندی کو کچھ بھاگ لگے — میر تقی میر

آنکھیں ہماری دیکھیں لوگوں نے اشک افشاں
اب چاہ کا کسو کے پردہ رہا نہیں ہے — میر تقی میر

آنکھیں نہیں یاں کھلتیں ایدھر کو نظر بھی ہے
سُدھ اپنی نہیں ہم کو کچھ تم کو خبر بھی ہے — میر تقی میر

آنکھ پڑتی تھی تمھارے منھ پہ جب تک چین تھا
کیا کیا تم نے کہ مجھ بے تاب سے پردہ کیا — میر تقی میر

آنکھیں دوڑیں خلق جا اُدھر گری
اٹھ گیا پردہ کہاں اُودھم ہوا — میر تقی میر

آنکھیں ہماری مند چلیں ہیں جس بغیر یاں
وہ دیکھتا بھی تک نہیں آہ اس طرف ہنوز — میر تقی میر

آنکھیں ملا کے اس سے تک دیکھو حال دل کا
دی انکھڑیاں جیوں کو اپنی تو ملتیاں ہیں — میر تقی میر

آنکھیں ہمارے پاؤں تلے کیوں نہ وہ ملیں
ہم بھی تو میسر تشنۂ طرز نگاہ ہیں
میر تقی میر

آنکھیں سفید ہو چلی ہیں راہ دیکھتے
یا رب انھوں کا ہوگا اِدھر بھی گزر کبھو
میر تقی میر

آنکھوں کے آگے رونے سے میرے محیط ہے
ابرو سے جا کہے کوئی پانی پیو تو آؤ
میر تقی میر

آنکھوں کا جھڑ برسنے سے ہتھیا کے کم نہیں
پل مارتے ہی پیش نظر ہاتھی کا ڈباؤ
میر تقی میر

آنکھ اُس مُنھ پہ کس طرح کھولوں
جوں پلک جل رہی ہے میری نگاہ
میر تقی میر

آنکھیں جو ہوں تو عین ہے مقصود ہر جگہ
بالذّات ہے جہاں میں وہ موجود ہر جگہ
میر تقی میر

آنکھوں کی کچھ حیا بھی سو موند لیں ادھر سے
پردہ جو رہ گیا تھا وہ بھی اٹھا دیا ہے
میر تقی میر

آنکھوں سے راہ عشق کی ہم جوں نگہ گئے
آخر کو روتے روتے پریشاں ہو بہ گئے
میر تقی میر

آنکھیں ہی لگی جاتی ہیں اس جاذبہ کو میرؔ
آتی ہے بہت دیر جو اُس منھ پر نظر آئے
میر تقی میر

آنکھیں مری کھلتیں تو اُس چہرے ہی پر پڑتیں
کیا ہوتا یکایک وہ سر پر مرے آجاتا
میر تقی میر

آنکھیں لگی رہتی ہیں اکثر چاک قفس سے اسیروں کی
جھونکا باد بہاری کا گل برگ کوئی یاں لادے گا
میر تقی میر

آنکھوں کی دیکھا دیکھی ہرگز دل کو اُس سے نہ لگنا تھا
جیسی سزا پہنچا دے کوئی اب اُس کے قابل ہے دل
میر تقی میر

آنکھیں بھر آئیں، جی رندھا، کہیے سو کیا، چپکے سے تھے
جی چاہتا مطلق نہ تھا، ناچار ہم رخصت ہوئے
میر تقی میر

آنکھیں مل کر کھولیں اُن نے عالم میں آشوب اٹھا
بال کھلے دکھلائی دیا سو ہر کوئی سودائی ہے
میر تقی میر

آنکھوں کی خونتابہ فشانی دیکھیں میرؔ کہاں تک یہ
زرد ہمارے رخساروں پر ہر دم خون بہا جاوے
میر تقی میر

آنکھوں کی یہ مردم داری دل کو کسو دلبر سے ہے
طرز نگہ طراری ساری میرؔ تمہیں پہچانا ہے
میر تقی میر

آنکھیں اُس کی لال ہوئیں ہیں اور چلے جاتے ہیں سر
رات کو دارو پی سویا تھا اُس کا صبح خمار ہے آج
میر تقی میر

آنکھ گئے اک مدّت گزری پائے عشق جو بیچ میں ہے
ملتے ہیں معشوق اگر تو ملتے ہیں شرمائے ہنوز
میر تقی میر

آنکھیں سفید دل بھی جلا انتظار میں
کیا کچھ نہ ہم بھی دیکھ چکے، ہجر یار میں
میر تقی میر

آنکھیں ملا کبھو، تو کب تک کیا کروں میں
دُنبالہ گردی تیری اے آہوئے رمیدہ
میر تقی میر

آنکھیں ہی بجھ رہی ہیں اہل نظر کی یکسر
جلتے ہوئے زمیں پر رکھ پاؤں دیدہ دیدہ
میر تقی میر

آنکھوں کی تیری عین کیا سب نے دیدنی
تو سب سے ٹک پھیر لے آنکھوں کو یار دیکھ
میر تقی میر

آنکھیں اُدھر سے موند لیں ہیں اب تو شرط ہے
پھر دیکھیو نہ میری طرف ایک بار دیکھ
میر تقی میر

آنکھوں میں آشنا تھے مگر دیکھا تھا کہیں
نو گل کل ایک دیکھا ہے میں نے صبا کے ہاتھ
میر تقی میر

آنکھوں کی طرف کوشش کی درپردہ نظر ہے
کچھ یار کے آنے کی مگر گرم خبر ہے
میر تقی میر

آنکھوں میں ہم کسو کی نہ آئے جہان میں
از بسکہ میرؔ عشق سے خشک و حقیر تھے
میر تقی میر

آنکھ مستی میں کسو پر نہیں پڑتی اُس کی
یہ بھی اس سادہ و پُر کار کی ہشیاری ہے
میر تقی میر

آنکھیں مری لگو ہیں بے جا نہیں لگیں ہیں
دیکھا ہے جن نے اُس کو اُس نے مجھے سراہا
میر تقی میر

آنکھیں جو کھولیں سوتے سے تو حال کے کہنے مجھ کو کہا
ساری رات کہانی کہی ہے تو بھی اٹھ کر سوئے ٹک
میر تقی میر

آنکھ لگی ہے جب سے اُس سے آنکھ لگی زنہار نہیں
نیند آتی ہے دل جمعی میں سو تو دل کو قرار نہیں　　میر تقی میر

آنکھیں غصے میں ہو گئی ہیں لال
سر کو چھاتی پہ رکھ کے خواب کرو　　میر تقی میر

آنکھ کھلتے ہی گھر گئے وے تو
ہم ستم دیدہ خانماں سے گئے　　میر تقی میر

آنکھیں فلک کی لاکھوں تب جھبتیاں ہی دیکھیں
مانند برق خاطف تیغ اُن نے جب نکالی　　میر تقی میر

آنکھیں تو پتھرا گئیں تکتے ہوئے اُس کی راہ
شام و سحر انتظار دیکھیے کب تک رہے　　میر تقی میر

آنکھ ملاتا نہیں اِن دنوں وہ شوخ تک
بے مزہ ہے ہم سے یار دیکھیے کب تک رہے　　میر تقی میر

آنکھیں پتھرائیں چھاتی پتھر ہے
وہ ہی جانے جو انتظار کرے　　میر تقی میر

آنکھوں میں آ کے دل سے نہ ٹھہرا تو ایک دم
جاتا ہے کوئی دید کے ایسے مکان سے — میر تقی میر

73

آنکھوں کے سامنے میں مت جا صنم وگرنہ
عشرت اٹھے گی یکسر غم کافور ہوگیا — سراج اورنگ آبادی

آنکھیں مری سفید ہیں رونے میں رنگ زرد
کاکل سیاہ، سبز قبا، سرخ رنگ سہوت — سراج اورنگ آبادی

آنکھوں میں بے خبر کے ہے ہر چند جائے صبح
تجھ رخ کے سامنے ہے مکرر صفائے صبح — سراج اورنگ آبادی

آنکھ اوٹھاتے ہی مرے ہاتھ میں مجکوں لے گئے
خوب اوستاد ہو تم جان کے لے جانے میں — سراج اورنگ آبادی

آنکھوں کے صدف میں قطرۂ اشک
کیا گوہر بے بہا ہوا ہے — سراج اورنگ آبادی

آنکھ کی کچھ عبادتیں قلب کی کچھ پرستشیں
تیرے جمال کے نثار، حُسن کے پیرہن میں — آرزو سہارنپوری

آنکھوں ہی آنکھوں میں وہ راز و نیاز حسن و عشق
مذہب فطرت کی پاکیزہ شریعت کے مزے
آرزو سہارنپوری

آنکھیں نہ کھلیں تھیں جب دریا بھی تھا قطرہ بھی
جب آنکھ کھلی دیکھا، قطرہ ہے نہ دریا ہے
آرزو سہارنپوری

آنکھوں کو اشکبار کیا ہائے کیا کیا
ان کو بھی بے قرار کیا ہائے کیا کیا
آرزو سہارنپوری

آنکھوں کو تحیر ہے، نظروں کو تواجد ہے
اے عشق ترے کل کا ہر جزو پریشاں ہے
آرزو سہارنپوری

آنکھ کھلتے ہی رموز حُسن حیرت کھل گئے
آئینہ تھا خود جسے آئینہ گر سمجھا تھا میں
آرزو سہارنپوری

آنکھ نے پایا بقدر ظرف احساس جمال
پتلیوں کو سطحِ ارضِ دل کی گہرائی ملی
آرزو سہارنپوری

آنکھیں تو آنسوؤں سے کبھو تر نہیں ہوئیں
ٹک تو ہی اے جبیں عرق انفعال کر
خواجہ میر درد

آنکھیں اس بزم میں سینکی ہیں جنہوں نے ٹک بھی
شمع کی طرح گریباں لیے تر جاتے ہیں — خواجہ میر درد

آنکھوں کی راہ ہر دم اب خون ہی رواں ہے
جو کچھ ہے مرے دل میں منہ پر مرے عیاں ہے — خواجہ میر درد

آنکھیں تیری یوں نشے سے جاتی ہیں چڑھی
جو کشتی چڑھاؤ پہ کبھی جاتی ہو — خواجہ میر درد

آنکھیں دیدار طلب، گور سے آئی ہیں نکل
دستہ نرگس کا نہیں میرے سرہانے رکھا — خواجہ میر درد

آنکھوں کی رہبری نے کہوں کیا میں دل کے ساتھ
کوچے کی اس کی راہ بتانے نے کیا کیا — سودا

آنکھوں سے جب کہ آنسو گلرنگ ہو کے نکلا
سینے سے میرے نالۂ دلسنگ ہو کے نکلا — سودا

آنکھیں تو ایسی خلق نہ ہوئیں نہ ہوئیں گی
پر چاہیئے کہ ان میں مروت ہو سو نہیں — سودا

آنکھ سے جو کہ گرا اشک اٹھانا معلوم
میں وہ افتادہ نہیں ہوں کہ سنبھل جاؤں گا
سودا

آنکھوں کی اس کی مژگاں یوں دل پہ مل رہی ہیں
گڑھ پر صفِ سپہ کو جوں قصد ہو یورش کا
سودا

آنکھوں سے اشک جتنا آنا تھا شب نہ آیا
زخم جگر نے یارو پانی مگر چرایا
سودا

آنکھ لگتے ہی ناصح! کچھ نظر نہیں آتا
گر یقیں نہیں حضرت! آپ بھی لگا دیکھیں
حکیم مومن خاں مومن

آنکھ اس کی پھر گئی تھی دل اپنا بھی پھر گیا تھا
یہ اور انقلاب ہوا، انقلاب میں
حکیم مومن خاں مومن

آنکھ نہ لگنے سے، شب، احباب نے
آنکھ کے لگ جانے کا چرچا کیا
حکیم مومن خاں مومن

آنکھ عاشق کی کوئی پھرتی ہے؟ اے وعدہ خلاف
دیکھ لے میں مرتے مرتے سوئے در دیکھا کیا
حکیم مومن خاں مومن

آنکھیں جو ڈھونڈتی تھیں، نگہ ہائے التفات
گم ہونا دل کا، وہ مری نظروں سے پا گیا
حکیم مومن خاں مومن

آنکھیں نہ بدلیں شوخ نظر کیوں کہ اب کہ میں
مفتونِ لطف نرگس فتاں نہیں رہا
حکیم مومن خاں مومن

آنکھوں سے حیا ٹپکے ہے، انداز تو دیکھو
ہے بوالہوسوں پر بھی ستم، ناز تو دیکھو
حکیم مومن خاں مومن

آنکھ میں اشک بھی آہی جائے
خون دل، رنگ دکھا ہی جائے
حکیم مومن خاں مومن

آنکھوں کو بند کر کے وہیں کھولدے گر آئے
یوسف کسی کے محو تماشا کے خواب میں
حکیم مومن خاں مومن

آنکھوں آنکھوں میں ہمیں اس بت بے درد نے آہ
تیغ سے ناز کے، خنجر سے ادا کے مارا
بہادر شاہ ظفر

آنکھ چاہت کی ظفرؔ کوئی بھلا چھپتی ہے.
اُس سے شرماتے تھے ہم، ہم سے وہ شرماتا تھا
بہادر شاہ ظفر

آنکھوں سے ہے دیدۂ گریاں نے دکھایا
کانوں سے سُنا کرتے تھے طوفاں کی حقیقت
بہادر شاہ ظفر

آنکھیں سُرمہ سے ہیں آلودہ تری پُوچھ ان سے
کس کے ماتم نے کیا ہے یہ سیہ پوش تمہیں
بہادر شاہ ظفر

آنکھوں میں روتے روتے نم بھی نہیں ہے اب تو
تھے موج زن جو پہلے طوفان وہ کہاں ہیں
بہادر شاہ ظفر

آنکھ سے اشک صفت مجھ کو گرا کر نہ سنبھال
میں نہیں وہ کہ سنبھالے سے سنبھل بھی نہ سکوں
ذوق

آنکھ سے آنکھ ہے لڑتی مجھے ڈر ہے دل کا
کہیں یہ جائے نہ اس جنگ و جدل میں مارا
ذوق

آنکھیں مری، تلووں سے وہ مل جائے تو اچھا
ہے حسرت پابوس نکل جائے تو اچھا
ذوق

آنکھوں میں ہے دم تیرے بیمار محبت کی
دکھلا دے، کہیں صورت، کیا دیر لگائی ہے
ذوق

آنکھ اپنی اس کے اب یہ عجب گھر پکڑ گئی
یوں عنکبوت برگ گل تر میں گھر کرے — ذوق

آنکھیں دیدار طلب، گور سے آئی ہیں نکل
دستہ نرگس کا نہیں میرے سرہانے رکھا — ذوق

آنکھ سے اشکال دیکھ، کان سے آواز سن
کہہ کے پشیماں نہ ہوں مطلب چون و چرا — شاد عظیم آبادی

آنکھیں روئی ہوئی آواز ہے بھرائی ہوئی، باتیں گھبرائی ہوئی
اس سے تو اور کسی بھید کا ملتا ہے پتا، شاؔد قسمیں تو نہ کھا — شاد عظیم آبادی

آنکھیں مل دیدۂ عبرت سے خرابات کو دیکھ
اک زمانہ تھا اس اجڑے ہوئے ویرانے کا — شاد عظیم آبادی

آنکھوں میں آکے خون دل اپنے ٹپک پڑا
کافی ذرا سی ٹھیس تھی ساغر چھلک پڑا — شاد عظیم آبادی

آنکھیں ہوں اپنے بس میں تو حاصل ہے آج بھی
کچھ کل پہ منحصر نہیں دیدار آپ کا — شاد عظیم آبادی

آنکھیں تاعمر رہیں بند ترے کوچے میں
حال لکھنے نہ دیا دل کی گرفتاری کا
شاد عظیم آبادی

آنکھ والے تو بہت گزرے ہیں دنیا میں مگر
شاؔد کس نے خط تقدیر کا مطلب سمجھا
شاد عظیم آبادی

آنکھیں لگی ہیں در سے تڑپتی ہے تن میں روح
دلکش ہے وصل دوست سے بھی انتظار دوست
شاد عظیم آبادی

آنکھیں خود شرم سے نیچی ہیں اٹھائیں کیا سر
اپنے اعمال بھی ہیں ختم بداعمالیوں پر
شاد عظیم آبادی

آنکھیں بھی ہیں کہ روز ازل سے ہیں کور چشم
کیسے بشر ہیں وہ، جو مجھے مانتے نہیں
شاد عظیم آبادی

آنکھیں کہاں سے لائیں ہم ایسی کہ دیکھ لیں
باتیں ہیں کون کون سی کس کس حسین میں
شاد عظیم آبادی

آنکھیں جو کھول دی ہیں تری موت نے تو کیا
پردے ابھی بہت ہیں، بہت سے حجاب ہیں
شاد عظیم آبادی

آنکھوں سے سدھاری بینائی، سننے سے معطل گوش ہوئے
جب ہوش تھے تب مدہوش رہے، جب ہوش نہیں تب ہوش ہوئے
شاد عظیم آبادی

آنکھوں میں تیری بزم تماشا لئے ہوئے
جنت میں بھی ہوں جنت دنیا لئے ہوئے
اصغر گونڈوی

آنکھ تیری صفت آئینہ حیران ہے کیا
نور آگاہی سے روشن تیری پہچان ہے کیا
علامہ اقبال

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی
علامہ اقبال

آنکھ میری اور کے غم میں سرشک آباد ہو
امتیاز ملّت و آئیں سے دل آزاد ہو
علامہ اقبال

آنکھ وقف دید تھی لب مائل گفتار تھا
دل نہ تھا میرا سراپا ذوق استفسار تھا
علامہ اقبال

آنکھوں سے ہیں ہماری غائب ہزاروں انجم
داخل ہیں وہ بھی لیکن اپنی برادری میں
علامہ اقبال

آنکھ تو مانوس ہے تیرے درودیوار سے
اجنبیت ہے مگر پیدا مری رفتار سے
علامہ اقبال

آنکھ کو بیدار کردے وعدۂ دیدار سے
زندہ کردے دل کو سوزِ جوہر گفتار سے
علامہ اقبال

آنکھ پر ہوتا ہے جب یہ سرِّ مجبوری عیاں
مشک ہو جاتا ہے دل میں اشک کا سیل رواں
علامہ اقبال

آنکھوں میں مری صبح قیامت گئی جھمک
سینے سے اس پری کے جو پردہ الٹ گیا
نظیر اکبرآبادی

آنکھیں تمھاری کیا پھریں اس وقت 'مری جان'
سچ پوچھئے تو مجھ سے زمانہ اُلٹ گیا
نظیر اکبرآبادی

آنکھ مستی کی بھری، شوخ نگاہیں چنچل
قہر کاجل کی کھنچاوٹ، مسّی و پان پری
نظیر اکبرآبادی

آنکھیں لڑا کے اس نے ہنس کر نگہ کی ایسی
جو لے گیا دل آخر خونخوار ہنستے ہنستے
نظیر اکبرآبادی

آنکھ اٹھا دیکھئے اور دیکھ کے ہنس بھی دیجئے
اپنے کاجل کی زکوٰۃ اور مسّی و پان کی خیر — نظیر اکبرآبادی

آنکھ جو آئینہ رہ جاتی ہے پریوں کی کھلی
جب نظر آتی ہے مکھڑے کی صفائی تیری — نظیر اکبرآبادی

آنکھیں ہوں تو وہ کون سا ذرہ ہے جو اے دوست
خود اپنی جگہ انجمن ناز نہیں ہے — جگر مرادآبادی

آنکھ تک دل سے نہ آئے نہ زباں تک پہنچے
بات جس کی ہے اسی آفت جاں تک پہنچے — جگر مرادآبادی

آنکھیں تمام شہید عشق و جمال ہیں
سینہ تمام گنج شہیداں ہے آج کل — جگر مرادآبادی

آنکھیں بنی ہوئی ہیں میخانۂ تصور
اِک مست آرہا ہے، اِک مست جارہا ہے — جگر مرادآبادی

آنکھیں تو کھول، سر تو اٹھا، دیکھ تو ذرا
کب سے جگر وہ چاند سا چہرہ نڈھال ہے — جگر مرادآبادی

آنکھوں میں نمی سی ہے، چُپ چُپ سے وہ بیٹھے ہیں
نازک سی نگاہوں میں نازک سا فسانہ ہے
جگر مرادآبادی

آنکھ جو دیکھتی ہے، دیکھتی ہے
دل کہ راز و نیاز کیا جانے
جگر مرادآبادی

آنکھوں کی نیند، دل کی خلش کا نہیں علاج
بستر سے آہ کر کے اٹھا کیجئے گا آپ
جگر مرادآبادی

آنکھ کہہ دے جسے وہ عشق کی روداد نہیں
دل سے آجائے جو لب تک، مری فریاد نہیں
جگر مرادآبادی

آنکھ غافل ہے کہ ہے تشنۂ دیدار ہنوز
دل ہے آگاہ، کہ تو خود ہے تیری یاد نہیں
جگر مرادآبادی

آنکھوں کے سامنے اب منزل رہی نہ راہیں
جلووں نے تیرے مل کر سب لوٹ لی نگاہیں
جگر مرادآبادی

آنکھوں کا تھا قصور، نہ دل کا قصور تھا
آیا جو میرے سامنے، میرا غرور تھا
جگر مرادآبادی

آنکھوں میں اس طرح سے ترا شوق دید تھا
گویا مری نظر میں دلِ نااُمید تھا — جگر مرادآبادی

آنکھوں سے جان جایئے فرقت کا ماجرا
اشکوں سے پوچھ لیجئے جو دل کا حال ہے — جگر مرادآبادی

آنکھوں میں نور، جسم میں بن کر وہ جاں رہے
یعنی ہمیں میں رہ کے وہ ہم سے نہاں رہے — جگر مرادآبادی

آنکھوں میں بند جلوۂ جاناں کئے ہوئے
جاتا ہوں ذرہ ذرہ کو حیراں کئے ہوئے — جگر مرادآبادی

آنکھوں آنکھوں میں تقاضا کچھ نگاہ ناز کا
دل ہی دل میں اُف! وہ ذوق جاں نثاری کے مزے — جگر مرادآبادی

آنکھوں کو اور کیجئے محو جمال یار
ان مشغلوں کو اور فروزاں بنایئے — جگر مرادآبادی

آنکھ تک دل سے نہ آیئے، نہ زباں تک
بات جس کی ہے، اُسی آفت جاں تک پہنچے — جگر مرادآبادی

آنکھ میں اپنے پرائے کی ٹھہرنا بے قدر
شہر کے کوچہ و بازار میں رہنا بدنام — حالی

آنکھ اپنی ہی جب تلک نہ کھلی
مہر روشن نظر نہ آیا صاف
حالی

آنکھ پڑتی ہے ہر اک اہل نظر کی تم پر
تم میں روپ اے گل د نسریں و سمن کس کا ہے
حالی

آنکھ سب ایک کھلی رکھتے ہیں ایک مندی
اس میں مسلم بھی ہیں ہندو بھی ہیں عیسائی بھی
حالی

آنکھیں مجھے تلووں سے وہ ملنے نہیں دیتے
ارمان مرے دل کا نکلنے نہیں دیتے
اکبرالہ آبادی

آنکھوں میں اتر آئے ہیں موہوم کے نقشے
دل میں یہ سمائی ہے کہ موجود وہی ہے
اکبرالہ آبادی

آنکھ سے نور گیا دل سے گیا صبر و قرار
جان بھی جسم سے رخصت ہو یہی باقی ہے
اکبرالہ آبادی

آنکھیں تو بے شمار دیکھیں لیکن
کم تھیں بخدا کہ جن کو بینا پایا
اکبرالہ آبادی

آنکھیں وہ فتنۂ دوراں کی گنہگار کریں
کمال وہ صبح درخشاں کہ فلک پیار کریں
اکبرالہ آبادی

آنکھوں کی خطا فانؔی، محشر میں عطا ٹھہری
طوفان اٹھایا تھا، احسان نکل آیا
فانی بدایونی

آنکھ اٹھائی ہی تھی کہ کھائی چوٹ
بچ گئی آنکھ، دل پہ آئی چوٹ
فانی بدایونی

آنکھیں چُرا کے آپ نے افسانہ کردیا
جو حال تھا زباں سے قریب آسماں سے دور
فانی بدایونی

آنکھ، پھر بھی منتظر ہے، دل ہے پھر بھی مضطرب
خاص ہے، تیری تمنا اور تماشا عام ہے
فانی بدایونی

آنکھ سے ٹپکا جو آنسو وہ ستارا ہوگیا
میرا دامن آج دامانِ ثریا ہوگیا
سیماب اکبرآبادی

آنکھوں نے تجھے دیکھ لیا اب انہیں کیا غم
حالاں کہ ابھی دل کو ہیں ارمان ہزاروں
حسرت موہانی

آنکھوں میں نور جلوۂ بے کیف و کم ہے خاص
جب سے نظر پہ ان کی نگاہِ کرم ہے خاص
حسرت موہانی

آنکھ اس کی جو فتنہ بار اٹھی
ہر نظر الاماں پکار اٹھی
حسرت موہانی

آنکھوں سے وہ پنہاں ہے تو کیا دیدۂ دل سے
ہم دیکھتے رہتے ہیں بدستور کسی کو
حسرت موہانی

آنکھوں ہی میں کٹ گئی شب ہجر
رونے سے نہ آئی چشم تر باز
حسرت موہانی

آنکھیں تری جو ہوشربائی میں فرد ہیں
ان میں یہ سحر کاری رنگ حیا ہے کیا
حسرت موہانی

آنکھوں کو انتظار سے گرویدہ کر چلے
تم یہ تو خوب کار پسندیدہ کر چلے
حسرت موہانی

آنکھوں سے لگایا ہے کبھی دست صبا کو
ڈالی ہیں کبھی گردن مہتاب میں بانہیں
فیض احمد فیض

آنکھوں میں دردمندی، ہونٹوں پہ عذر خواہی
جانا نہ وار آئی شامِ فراق یاراں
فیض احمد فیض

آنکھ کی خاطر اشک بنائے جام کی خاطر زہر
جسم کی خاطر فرش بنایا روح کی خاطر عرش
شہریار

آنکھوں میں تیری دیکھ رہا ہوں میں اپنی شکل
یہ کوئی واہمہ یہ کوئی خواب تو نہیں
شہریار

آنکھوں سے خوں چھلکتا رہا دل دکھا رہا
اور اس پہ بھی کسی سے نہ مجھ کو گلہ رہا
شہریار

آنکھیں خلد کی دھند سے آگے کریں سفر
اک نور کی لکیر افق پر تو نظر تو آئے
شہریار

آنکھوں میں تیری دیکھ رہا ہوں میں اپنی شکل
یہ کوئی واہمہ، یہ کوئی خواب تو نہیں
شہریار

آنکھوں کو سب کی نیند بھی دی خواب بھی دیئے
ہم کو شمار کرتی رہی دشمنوں میں رات
شہریار

آنکھ کی یہ اک حسرت تھی کہ بس پوری ہوئی
آنسوؤں میں بھیگ جانے کو ہوس پوری ہوئی
شہریار

آنکھوں کو یہ کہتے سنتے رہتے ہیں ہر دم
سوکھے کو آنا تھا اور برسات میں آنا تھا
شہریار

آنکھوں میں خون آگیا چہرہ عدو کا دیکھ کر
میری رگوں میں شکر ہے برف کی تہہ جمی نہیں
شہریار

آنکھیں اٹھیں تو درد کے چشمے ابل پڑے
پلکیں جھکیں تو پیار کا بادل برس گیا
جاں نثار اختر

آنکھوں میں جو بھر لو گے تو کانٹوں سے چبھیں گے
یہ خواب تو پلکوں پہ سجانے کے لئے ہے — جاں نثار اختر

آنکھیں چُرا کے ہم سے بہار آئے یہ نہیں
حصے میں اپنے صرف غبار آئے یہ نہیں — جاں نثار اختر

آنکھوں میں دل کھلے ہوں تو موسم کی قید کیا
فصل بہار ہی میں بہار آئے یہ نہیں — جاں نثار اختر

آنکھوں میں تھا کسی کی احساس غمگساری
تیر نظر نے دل کی رگ رگ سے گفتگو کی — جاں نثار اختر

آنکھوں میں ہے نمی سی، آئینہ سی جبیں ہے
تجھ کو گدا گری کی عادت ابھی نہیں ہے — جاں نثار اختر

آنکھیں جو کچھ دیکھ رہی ہیں اس سے دھوکا کھائیں کیا
دل تو عاجزؔ دیکھ رہا ہے حدِ نظر سے آگے بھی — کلیم عاجز

آنکھ کے آنسو بن کے ڈھلے ہیں بزم میں بن کر شمع جلے ہیں
ہم ہیں واقف راز نہاں سے ہم نے کہیں تو کون کہے — کلیم عاجز

آنکھوں سے آنسوؤں کو ملی خاک میں جگہ
پالے کہاں گئے تھے نکالے کہاں گئے
کلیم عاجز

آنکھوں میں کہیں آنسو نہ رہے سینے میں کسی کے دل نہ رہا
ہیں شہر میں قاتل ہی قاتل سنتے ہیں کوئی بسمل نہ رہا
کلیم عاجز

آنکھیں بھر آتی ہیں اکثر پچھلی شب کو اے فراق
وہ خمار چشم ساقی وہ بھرے ساغر کہاں
فراق گورکھپوری

آنکھ جھپکی کہ ادھر ختم ہوا روز وصال
پھر بھی اُس دن پہ قیامت کا گماں ہے کہ جو تھا
فراق گورکھپوری

آنکھ چُرا رہا ہوں میں اپنے ہی شوق دید سے
جلوۂ حُسن بے پناہ! تو نے یہ کیا دکھا دیا
فراق گورکھپوری

آنکھ وہ کہ بے بدلے سر بسر بدل جائے
ایک رہ کے یہ دنیا جس طرح بدلتی ہے
فراق گورکھپوری

آنکھوں میں اڑ رہی ہے لٹی محفلوں کی دھول
عبرت سرائے دہر ہے اور ہم ہیں دوستو
منیر نیازی

آنکھ کے مبہم اشارے سے بلاتی ہے مجھے
ایک پُر اسرار عشرت کا خزانہ ہے وہ چشم دل نشیں — منیر نیازی

آنکھیں نیند سے بوجھل ہیں پر دل بھی ہے بے چین
اسی طرح سے کٹ جائے گی کاجل جیسی رین — منیر نیازی

آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا جب اُس نے پرنام کیا تھا
اُس کی اُس اندھی پوجا کا میں نے یہ انعام دیا تھا — منیر نیازی

آنکھ جمی ہے ان چہروں پر سارے عہد کے لوگوں کی
جیسے انہی کے پاس دوا ہے ان کے سارے روگوں کی — منیر نیازی

آنکھیں ہیں کہ خالی نہیں رہتی ہیں لہو سے
اور زخم جدائی ہے کہ بھر بھی نہیں جاتا — احمد فراز

آنکھوں میں نشان تک نہ چھوڑے
خوابوں کی طرح سفر کرے تو — احمد فراز

آنکھوں میں رہا دل میں اتر کر نہیں دیکھا
کشتی کے مسافر نے سمندر نہیں دیکھا — بشیر بدر

آنکھوں کی کشتیوں میں سفر کر رہے ہیں وہ
جن دوستوں نے دل کے سفینے ڈبوئے تھے
بشیر بدر

آنکھ موندے اس گلابی دھوپ میں
دیر تک بیٹھے اسے سوچا کریں
بشیر بدر

آنکھ یادیں بھی ملاتے ہوئے شرمائیں جب
آدمی جیتا رہے کس کے سہارے یارو
سلمان اختر

آنکھ ملا کر دیکھ نہ پائیں کیسے تجھ کو ہاتھ لگائیں
بن کے برگ سی چتون تیری کومل کومل تیری گات
سلمان اختر

آنکھیں ایسی ہوں کہ جل جائیں سیاہی کے ورق
انگلیاں ایسی کہ تحریر کا سینہ روشن
عرفان صدیقی

آنکھ ہر لحظہ تماشائے دگر چاہتی ہے
عکس تیرا ہی سر آئینہ دل ہے تو کیا
عرفان صدیقی

آنکھوں سے رواں خون کا سیلاب تھا لیکن
اے جلوۂ محتاط اب آنکھوں پہ عیاں ہے
عرفان صدیقی

آنکھوں میں سر افزائی منصور سجا کر
خوشی قامتی دار کو معیار سمجھنا
عرفان صدیقی

آنکھ جھپکوں تو شرارے برسیں
سانس کھینچوں تو رگ جاں چمکے
عرفان صدیقی

آنکھوں میں ہیں دکھ بھرے فسانے
رونے کے پھر آگئے زمانے
ناصر کاظمی

آنکھیں تھیں کہ دو چھلکتے ساغر
عارض کہ شراب تھرتھرائے
ناصر کاظمی

آنکھ کا تارا آنکھ میں ہے
اب نہ گنیں گے تارے ہم
ناصر کاظمی

آنکھوں میں چھپائے پھر رہا ہوں
یادوں کے بجھے ہوئے سویرے
ناصر کاظمی

آنکھ کھلتے ہی چھپ گئی ہر شئے
عالم بے خودی میں کیا کچھ تھا
ناصر کاظمی

آنکھوں میں کٹی پہاڑ سی رات
سو جا دل بے قرار کچھ دیر
ناصر کاظمی

آنکھیں بجھیں تو شہر میں ہر سُو بکھر گیا
بے منظری کے دکھ میں مرے پیش و پس عذاب
محسن نقوی

آنکھوں پہ اعتماد کرو گے تو دیکھنا
پتھر چنو گے ریزۂ الماس جان کر
محسن نقوی

آنکھیں کھلی رہیں گی تو منظر بھی آئیں گے
زندہ ہے دل تو اور ستمگر بھی آئیں گے
محسن نقوی

آنکھیں الجھ رہی ہیں کسی کے شہاب سے
یا کوئی سانپ لپٹا ہوا ہے گلاب سے
مظفر وارثی

آنکھیں نہیں اتاریں اس نے آنکھوں میں
اپنے جاسوسوں کو اندر بھیجا ہے
مظفر وارثی

آنکھ کا بوجھ بھی اتارا کر
ذہن میں بیٹھ کر نظارا کر
مظفر وارثی

آنکھ عریانیٔ تن سے ڈھانپی
لاش، غیرت کے کفن سے ڈھانپی
مظفر وارثی

آنکھوں سے میری، کون مرے خواب لے گیا
چشمِ صدف سے گوہر نایاب لے گیا
پروین شاکر

آنکھ اٹھا کر جو روادار نہ تھا دیکھنے کا
وہی دل کرتا ہے اب منت و زاری اس کی
پروین شاکر

آنکھوں کے لئے جشن کا پیغام تو آیا
تاخیر سے ہی چاند لبِ بام تو آیا
پروین شاکر

آنکھ کو یاد ہے وہ پل اب بھی
نیند جب پہلے پہل ٹوٹی تھی
پروین شاکر

آنکھیں ہیں اور صبح تلک تیرا انتظار
مشعل بدست رات ترے نام ہو چکی
پروین شاکر

آنکھوں پہ آج چاند نے افشاں چُنی تو کیا
تازہ سا ایک خواب تو مٹی میں مل چکا
پروین شاکر

آنکھوں میں کبھی خواب کا منظر نہیں آیا
اس دشت کو پیغام سمندر نہیں آیا
شہناز

آنکھوں میں دھیرے دھیرے اتر کے پرانے غم
پلکوں میں ننھے ننھے ستارے پرو گئے
پروین شاکر

آنکھوں پہ ستارے چُن رہی ہیں
آنگن میں مرے کھلی ہوئی رات
پروین شاکر

آنکھوں سے رواں ہے جوئے خوں پر
پہلی سی نہیں سُبک خرامی
پروین شاکر

آنکھوں نے بھی یہ جان لیا ہے کہ کوئی شخص
اک خواب تھا کہ عرصۂ جاں سے نکل چکا — پروین شاکر

آنکھیں ابھی کھل نہیں سکی تھی
اور خواب مرے بکھر گئے — پروین شاکر

آنکھ اٹھا کر جو روادار نہ تھا دیکھنے کا
وہی دل کرتا ہے اب منت و زاری اس کی — پروین شاکر

آنکھوں کے لئے جشن کا پیغام تو آیا
تاخیر سے ہی چاند لبِ بام تو آیا — پروین شاکر

آنکھ میں پھر گلاب اُترے ہیں
بن کے تعبیر خواب اترے ہیں — ذکیہ غزل

آنکھ میں ٹھہری سرخیوں سے سوا
تیری آنکھوں کے خواب اترے ہیں — ذکیہ غزل

آنکھیں تری بھیگی تھیں مجھے یاد ہے اتنا
اندر جو گھٹا ہے وہ برسنے نہیں پاتی — ذکیہ غزل

آنکھوں کی سرخیاں تھیں یونہی بولتی رہیں
اک مصلحت تھی ہونٹوں پہ تالے لگے رہے — ذکیہ غزل

آنکھوں میں اس کا عکس چھپاتی رہی ہوں میں
احسان آنسوؤں کا اٹھاتی رہی ہوں میں
ذکیہ غزل

آنکھوں کی لال ڈوریاں کہتی ہیں کہانیاں
چہرہ ہے خود ہی داستاں، آپ نہ کچھ بتایئے
ذکیہ غزل

آنکھ میں کجرا ڈالا میں نے اور بالوں میں گجرا
نا آنا تھا، تم نا آئے، آنسو بہہ بہہ کھوئے
ذکیہ غزل

باب دوم

آنکھ

شعری محاسن

درازیٔ شب ہجراں و زلفِ یارِ کلیم
مجھی سے پوچھ کہ کاٹی ہے رات آنکھوں میں

آنکھ۔شعری محاسن

شاعری صرف جذبات کی ترجمانی نہیں، ایک فن، ایک صناعی بھی ہے۔ شاعر الفاظ کی مدد سے اپنے احساسات وتخیلات، ولولوں اور امنگوں، اپنے تجربات زندگی کو ایک تعمیری عمل کی صورت میں پیش کرتا ہے۔ اسے زبان میں تناسب، موزونیت اور توازن کا اس قدر خیال رکھنا ہوتا ہے جتنا کہ ایک سنگ تراش کو مجسمہ بنانے میں اس لئے درحقیقت عروض و بحور استعارات وقوافی اور دیگر لوازمات شاعری اہم ہیں۔

شاعری کی سب سے بڑی طاقت الفاظ کے ذریعہ پیکر بازی، موقع سازی اور تصویر گری ہے اسی لئے یہ ذہن کا تخلیقی اور فعال عمل ہے۔ شاعری اپنے عروض نظام اور لفظوں کے آہنگ کے ذریعہ موسیقی سے اتنی ہی طاقت مستعار لیتی ہے جتنی کہ وہ اپنی شناخت کو برقرار رکھتے ہوئے خود میں جذب کرسکتی ہے۔ شاعری میں شاعر لفظ کے جوہر کو پہچان کر اُسے گنج معانی بناتا ہے۔ تشبیہ، استعارہ، علامت، رعایت لفظی، آہنگ وغیرہ کے ذریعہ شعر کی ساخت اور یافت اس کے ہیئتی اور معنوی محاسن کو اجاگر کرتا ہے۔

لفظ فی نفسہ گنج معانی نہیں ہوتا بلکہ وہ دوسرے الفاظ کے ساتھ مل کر اور استعاراتی اور علامتی ڈیزائن کا جزو بن کر گنج معانی بنتا ہے۔ شاعرانہ تخیل کا لمس پاتے ہی الفاظ اپنی مخفی قوتوں کو بے نقاب کرتے ہیں۔ شاعری میں معمولی لفظ غیر معمولی بن جاتا ہے اور جو چیز اُسے غیر معمولی بناتی ہے وہ شاعرانہ تخیل ہے۔

شعر ایک قائم بالذات شے ہے۔ اس کے وجود کا ضامن اس کا ذاتی حُسن ہے۔ تشبیہ، استعارہ، کنایہ، تمثیل، پیکر، علامت اس کی آرائش کے سامان ہیں اور یہ سب شعر گوئی کے فن کو جلا دینے کے طریقے ہیں۔

عام طور پر کسی بات یا خیال کو مختلف پیرایوں میں ادا کرنے کے طریقہ کو علم بیان کہتے ہیں۔ انداز پیش کش اور طریق اظہار میں وضاحت، لطافت، شگفتگی، دلکشی، پُر تاثیری، جدّت اور ایجاز کی خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔

گلدستۂ معنی کو نئے ڈھنگ سے باندھوں
اک پھول کا مضمون ہو تو سو رنگ سے باندھوں انیؔس

اس کتاب میں لفظ ''آنکھ'' کو علم بیان کی کسوٹی پر پرکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ علم بیان کے دائرے میں چار چیزیں آتی ہیں۔

۱۔ تشبیہ
۲۔ استعارہ
۳۔ مجاز مرسل
۴۔ کنایہ

تشبیہ : تشبیہ کے لغوی معنی ہیں ''مشابہت دینا''، ایک چیز کو دوسری چیز کے مانند ٹھہرانا، اصطلاح میں دو چیزوں کا کسی صفت میں ایک دوسرے کے شریک ہونے کو تشبیہ کہتے ہیں۔

اُمڈی آتی ہیں آج یوں آنکھیں
جیسے دریا کہیں اُبلتے ہیں (میرؔ)

اُمڈی آنکھوں کو اُبلتے دریا سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ان دونوں کو بصارت سے محسوس کیا جاتا ہے لہٰذا یہ طرفین تشبیہ حسی بصری کہلائے گا۔

آنکھ اپنی کسی کے دُرنداں سے لڑی ہے
جو اشک مسلسل ہے سو موتی کی لڑی ہے

اشک مسلسل کو موتی کی لڑی سے تشبیہ دی گئی ہے، اشک مسلسل اور موتی کی لڑی دونوں حس بصری کے دائرے میں آتے ہیں۔

وہ پھول سی کھلتی ہوئی دیدار کی ساعت
وہ دل سا دھڑکتا ہوا اُمید کا ہنگام (فیضؔ)

شاعر نے دیدار کی ساعت کو پھول کے کھلنے سے تشبیہ دی ہے اور دوسرے مصرعے میں امید کے ہنگام کو دل کے دھڑکنے سے۔

چتونوں نے جان لے لی عاشق ناشاد کی
تیغ ابرو یار کی تلوار ہے جلّاد کی (نعیم)

یہاں یار کے ابرو کو جلاّد کی تلوار سے تشبیہ دی گئی ہے اور وجہ تشبیہ فنا کرنا ہے جو عقلی ہے۔

تشبیہ رگ گُل سے انہیں دوں تو ہے زیبا
ڈورے ہیں تیری آنکھ کے اے رشکِ قمر سرخ

یہاں آنکھ کے ڈوروں کو رگ گُل سے تشبیہ دی گئی ہے وجہ اُن ڈوروں کی خوبصورتی، باریکی اور سرخی ہے اور پورا شعر معشوق کے نشے میں ہونے کی تشبیہ ہے۔

گر آنکھ ہے نرگس کی تو بینائی نہیں ہے
غنچہ کے دہن ہے تو یہ گویائی نہیں ہے

آنکھ کی نرگس کے ساتھ اور دہن کی تشبیہ غنچہ کے ساتھ دی گئی ہے جس کی وجہ سے ندرت پیدا ہو گئی ہے۔

تجھ سے دیکھا سب کو اور تجھ کو نہ دیکھا جوں نگاہ
تو رہا آنکھوں میں اور آنکھوں سے پنہاں ہی رہا (نعیم)

شاعر یہ کہنا چاہتا ہے کہ معشوق باوجود آنکھوں میں ہونے کے آنکھوں سے پوشیدہ ہے۔ یہ بات بظاہر ناممکن معلوم ہوتی ہے لیکن نگاہ سے تشبیہ دینے کے بعد یہ بات ممکن ہو گئی۔ کیونکہ نگاہ باوجود آنکھوں میں ہونے کے دکھائی نہیں دیتی۔

استعارہ : استعارہ کے لغوی معنی ''مستعار لینا'' ہیں۔ استعارہ دراصل مجاز ہی کی ایک قسم ہے جس میں لفظ اپنے لغوی معنی کو ترک کر کے لسانی سیاق وسباق کے اعتبار سے نئے معنی مستعار لیتا ہے اور اس طرح زبان نئی وسعتوں سے آشنا ہوتی ہے۔

ہیں یاد وہ بے مثال آنکھیں
کیا ہیں تری او غزال آنکھیں

اس میں معشوق کا استعارہ غزال سے کیا ہے۔

روشن ہے مہر سے تری، اے مہ جبیں، جبیں
چشم فلک نے دیکھی نہ ایسی کہیں جبیں

یہاں فلک کو ایسے شخص کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے جو بصارت رکھتا ہے اور مشبہ بہ کو (جو ایک شخص ہے) ترک کر دیا ہے اس لئے یہاں استعارہ بالکنایہ ہے۔

اندھے ہیں جہاں کے لوگ سارے اے میر
سوجھے نہ جسے، اُسے ہی کہتے ہیں بصیر

شعر میں جاہل کا استعارہ اندھے سے کیا گیا ہے۔ اندھاپن مستعار منہ اور جہالت مستعار لے اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ دونوں صفتیں کسی ایک ہی شخص میں پائی جاتی ہوں۔

قتل عشاق سے باز آنے کی کھاتی ہیں قسم
طاق ابرو کی طرف ہاتھ اٹھا کر پلکیں

یہاں پلکوں کو قاتل سے تشبیہ دیا گیا ہے اور یہ استعارہ بالکنایہ ہے۔

یہ سُن کے اشارے سے بلایا
بادام بنفشہ کو دکھایا (نسیم)

بادام استعارہ ہے آنکھ کا۔ بنفشہ نام ہے مالن کا۔

بجلی اک کوند گئی آنکھوں کے آگے تو کیا
بات تو کرتے کہ میں تشنۂ تقریر بھی تھا (غالبؔ)

یہاں معشوق کی صرف ایک جھلک دکھا دینے کو آنکھوں کے سامنے بجلی کوند جانے سے استعارہ لیا گیا ہے۔ وجہ جامع بہت کم ٹھہرتا ہے۔

نسبت اس فتنۂ دوراں سے کوئی اندھا دے
یار کی آنکھ سیہ دیدۂ بادام سفید

اندھا استعارہ ہے شخص مجہول سے اور وجہ جامع اس میں نافہمی ہے۔

مجازِ مرسل : لفظ کا استعمال لغوی معنی کے علاوہ کسی اور معنی میں کیا جائے اور اس کے حقیقی معنی اور مجازی معنی میں تشبیہ کے سوا کوئی اور علاقہ ہو تو اسے مجاز مرسل کہتے ہیں۔

غضب آنکھیں، ستم ابرو، عجب منہ کی صفائی ہے
خدا نے اپنے ہاتھوں سے تری صورت بنائی ہے

یہاں ہاتھوں سے مراد قدرت ہے، جو کہ مسبب ہے اور ہاتھ سبب ہے۔

تری چشم مست سے ساقیا یہ سیاہ مست جنوں ہوا
کہ مئے دو آتشہ طاق پر جو دھری تھی یوں ہی دھری رہی

شراب طاق میں نہیں رکھی جاسکتی کیوں کہ وہ سیال شے ہے البتہ یعنی جام وغیرہ طاق پر اس کا ظرف رکھا جاسکتا ہے۔ یہاں مظروف (شراب) کہہ کر ظرف مراد لی گئی ہے۔

کنایہ : کنایہ کے معنی ہیں مخفی اشارہ یا پوشیدہ بات۔ کنایہ کے خود پر برتے جانے والے الفاظ اپنے مروجہ لغوی معنی سے علاحدہ مفہوم میں استعمال ہوتے ہیں لیکن اس التزام کے ساتھ کہ ان سے لغوی معنی بھی مراد لیے جاسکتے۔ کنایہ سے مقصود موصوف کی ذات، صفات یا پھر اُن کی نفی یا اثبات ہوتا ہے۔

داغ آنکھوں سے کھل رہے ہیں سب
ہاتھ دستہ ہوا ہے نرگس کا

یہاں داغ کا آنکھوں کی طرح کھلنا اور نرگس کا دستہ بن جانا ہاتھ کے لئے استعمال ہوا ہے۔ ظاہر ہے یہ محبوب کے ہجر کا نتیجہ ہے۔ محبوب ملاقات کے لئے نہیں آیا ہوگا اس لئے عاشق نے اس کے دیئے چھلّے کو گرم کر کے بار بار اپنے ہاتھ پر داغ دیئے ہوں گے۔ چھلّے کے داغوں نے اس کے ہاتھ پر آنکھوں کی سی شکل اختیار کر لی ہوگی۔ نرگس کے پھول بھی آنکھوں ہی کی طرح ہوتے ہیں اس لئے شاعر نے ہاتھ کو نرگس کا دستہ کہا ہے۔

علم بیان کے ساتھ ساتھ علم بدیع بلاغت کا ایک اہم شعبہ ہے جسے علم معنی بھی کہا جاتا ہے۔ اس میں صنعتوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ شاعری خوبصورت اظہار کا فن ہے اس لئے حسن بیان کی جو قدریں اس میں موجود ہوں گی وہ اس کے جمالیات کا حصہ ہوں گی۔ چنانچہ شاعری میں ایسے

پیرایۂ اظہار اور اسلوب بیان کا اہتمام کرنا جو محض ادائے مطلب کے لئے ضروری نہیں بلکہ کلام میں مزید حسن و لطافت اور مزید معنی پیدا کرے، صنعت کہلاتا ہے۔ ''آنکھ'' کو صنعت کی کسوٹی پر بھی پرکھ کر دیکھئے۔

ابداع: لغوی معنی میں نئی چیز بنانا یا ایجاد کرنا۔ اصطلاح میں لفظی و معنوی اعتبار سے بہتر شعر ایجاد کرنے کو ابداع کہتے ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ یہ کوئی باضابطہ صنعت نہیں بلکہ اساتذہ کا کلام ایسا ہی ہوتا ہے۔

کیفیت چشم اس کی مجھے یاد ہے سوداؔ
ساغر کو مرے ہاتھ سے لینا کہ چلا میں (سوداؔ)

حشو: ایسے الفاظ کا شعر میں آنا ''ٹھونسنا'' ہے جو غیر ضروری ہوتا ہے حشو کہلاتا ہے۔ یہ خوبی بھی ہے اور عیب بھی۔

حشو قبیح: ایسے زائد الفاظ جن سے شعر میں کسی قسم کی عمدگی اور خوبصورتی بھی پیدا نہ ہو بلکہ کلام کا مرتبہ گھٹ جائے۔

روئے آنسو اس قدر ہم ہجر میں
اشک کے طوفاں سے دریا ہو گیا

پہلے مصرعہ میں آنسو اور رونا ہے۔ ان الفاظ کے استعمال کے بعد دوسرے مصرعے میں اشک کا استعمال مستحسن نہیں۔ اس کے سبب شعر سے خوبصورتی جاتی رہی۔ اساتذہ کے کلام ایسے عیوب سے پاک ہوتے ہیں۔

حشو ملیح: ایسے زائد الفاظ کا استعمال ہونا حشو ملیح ہے جن سے شعر کے حُسن اور اس کی اثریت میں اضافہ ہو۔ ظاہر ہے کہ اگر حشو سے شعر کے حُسن میں اضافہ ہوتا ہے تو اُسے حشو کہنا صحیح نہیں ہے۔

کیوں نہ ہوں چشم بتاں محوِ تغافل کیوں نہ ہو
یعنی اس بیمار کو نظّارے کا پرہیز ہے (غالبؔ)

مصرعہ اوّل میں دوسرا ''کیوں نہ ہو'' زائد ہے، لیکن اس شعر کی خوبصورتی میں کمی نہیں بلکہ اس کی برجستگی اور لطافت دوبالا ہوگئی ہے۔

حسن تعلیل: تعلیل کے معنی ہیں ''وجہ متعین کرنا'' یا ''وجہ بیان کرنا''۔ اگر کسی چیز کے لئے

کوئی ایسی وجہ بیان کی جائے جو چاہے واقعی نہ ہو مگر اس میں کوئی شاعرانہ جدت و نزاکت ہو اور بات واقعہ اور فطرت سے مناسبت رکھتی ہو تو اُسے حسنِ تعلیل کہتے ہیں۔

پہلے نہائی اوس میں پھر آنسوؤں میں رات
یوں بوند بوند اتری ہمارے دلوں میں رات (شہرؔیار)

شبنم اور گریۂ عاشق کی بنا پر رات کے بھیگنے کی تعلیل کی ہے۔

طباق (تضاد) : شعر میں ایسے الفاظ کا استعمال ایک ساتھ کیا جائے جس میں بہ اعتبار معنی تضاد پایا جائے جیسے آگ اور پانی، عرش اور فرش۔ اس صنعت کو صنعت تضاد کا نام دیا گیا ہے۔

طباق ایجابی : ایسے دو لفظ استعمال کئے جائیں جو متضاد تو ہوں لیکن اُن کے ساتھ حرف نفی جڑا ہوا نہ ہوا۔

طباق سلبی : ایسے دو الفاظ استعمال کئے جائیں جو ایک ہی مصدر سے مشتق ہوں مگر جن میں ایک مثبت ہو تو دوسرا منفی۔

ہونا جہاں کا اپنی آنکھوں میں ہے نہ ہونا
آتا نہیں نظر کچھ جاوے نظر جہاں تک (میرؔ)

اس شعر میں ''ہونا'' اور ''نہ ہونا'' طباق سلبی ہیں اور ''نظر آنا'' اور ''نظر جانا'' طباق ایجابی۔

ابہام تضاد : کلام میں دو ایسے معنی کا جمع کرنا جو باہم متضاد یا متقابلی نہ ہوں لیکن جن الفاظ کے ساتھ ان کو تعبیر کیا جائے ان کے حقیقی معنوں میں تضاد ہے۔

اے اشک ڈوب مر تری تاثیر دیکھ لی
الٹی ہنسی اُڑی مری چشم پُرآب کی (داغؔ)

ہنسی کے دو معنی ہیں۔ ایک مذاق اڑانا، یا تضحیک کرنا جو مذکورہ شعر میں مراد ہے۔ دوسرا معنی خندہ ہے جو یہاں مراد نہیں اور یہ معنی چشم پُرآب سے تضاد رکھتا ہے۔

قول بالموجب : ایک لفظ کے معنی خلاف مراد قائل کے لئے جائیں تو اس کو قول بالموجب کہتے ہیں۔ یہ بھی ذو معنین کی ایک قسم ہے۔

آنکھ لگتی ہے تو کہتے ہیں کہ نیند آتی ہے
اپنی جو آنکھ لگی چین نہیں خواب نہیں (داغؔ)

آنکھ لگنے کے دو معنی ہیں (۱) نیند آنا (۲) عاشق ہونا۔ لوگوں کا قول جو پہلے معنی میں بیان کیا ہے شاعر نے اس کو دوسرے معنی میں لیا ہے۔

تجاہل عارفانہ : تجاہل عارفانہ کے معنی ''جان بوجھ کر انجان بننا'' ہے۔ اصطلاح میں کسی چیز کے بارے میں واقفیت کے باوجود بے خبری ظاہر کرنے کو تجاہل عارفانہ کہتے ہیں۔

تارے آنکھیں جھپک رہے تھے
تھا بام پہ کون جلوہ گر رات (مومنؔ)

یہاں مومنؔ نے اپنے محبوب کی تعریف میں مبالغہ کیا ہے۔

تعلیق: کسی ایک بات کا دوسری بات کے ہونے یا نہ ہونے پر موقوف کرنا تعلیق کہلاتا ہے۔

اگر سیدھی نگاہ یار ہو تو تیر ہو جائے
ذرا ترچھی اگر ہو اک کھنچی شمشیر ہوجائے

سیدھی نگاہ کو تیر ہونے پر اور ترچھی نگاہ کو کھنچی شمشیر ہونے پر موقوف کیا گیا ہے۔

جامع اللسانین: اس ترکیب کے لغوی معنی دونوں زبانوں کو یکجا کرنا ہے۔ اصطلاح میں کلام میں ایسی عبارت یا فقرہ یا مصرع کے استعمال کرنے کو کہتے ہیں جو بیک وقت دو زبانوں میں پڑھا جا سکے۔

فائدہ تم جو مجھے نزع میں یار آئے نظر
ہے نہ یارائے سخن اور نہ یارائے نظر

یارائے نظر فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں پڑھا جا سکتا ہے۔

جمع : شعر میں کئی چیزوں کو ایک جگہ جمع کرنا۔ جیسے

درازئ شب ہجراں و زلف یار کلیم
مجھی سے پوچھ کہ کاٹی ہے رات آنکھوں میں

شب ہجراں اور زلف یار کو درازی کے حکم میں جمع کیا گیا ہے۔

تفریق: کلام میں مذکور ایک ہی نوع کی دو چیزوں میں فرق بیان کرنے کو تفریق کہتے ہیں۔

اے ابر قسم ہے تجھے رونے کی ہمارے
ٹپکا تری آنکھوں سے کبھی لخت جگر بھی (سوداؔ)

یہاں آنکھ اور ابر کے پانی گرانے میں مشابہ ہیں۔ لیکن فرق یہ بتلایا گیا ہے کہ آنکھوں سے لختِ جگر ٹپکتا ہے اور ابر سے صرف پانی۔

تقسیم : کلام میں چند اجزا یا چند چیزوں کا ذکر اس ڈھنگ سے کرنا کہ ہر جزو اپنے منسوبات پر تعین کے ساتھ تقسیم ہو سکے۔

سینے کے داغ سوزاں، آنکھوں کے اشک خونیں
اس نخلِ عاشقی کے وہ گل ہیں یہ ثمر ہیں

سینے کے داغ اور آنکھوں کے اشک کے ساتھ ان کے مناسبات یعنی گل اور ثمر لانے سے صنعت تقسیم پیدا ہوگئی ہے۔

لف ونشر: لف ونشر کے لفظی معنی ''لپیٹنے'' اور ''پھیلانے'' کے ہیں۔ اصطلاح میں مطلب یہ ہے کہ پہلے چند چیزیں ایک ترتیب سے بیان کی جائیں (اس کو لف کہتے ہیں) اس کے بعد وہی چیزیں یا اُن کے منسوبات اُسی ترتیب یا دوسری ترتیب سے پھر بیان کئے جائیں (اس کو نشر کہتے ہیں)۔ ملاحظہ ہو:

ابرو نے شرہ نے نگہ یار نے یارو
بے رتبہ کیا تیغ کو خنجر کو سناں کو (سودا)

یہاں یہ ترتیب سے بیان ہوئی ہیں۔ اگر ترتیب مختلف ہو تو اُسے مختلف الترتیب کہتے ہیں۔

ملاحظہ ہو:

رخ و جبیں و شرہ نیز چشم و ابرو کو
سنان و بدر و مہ و نرگس و ہلالی لکھا

مکر شاعرانہ: کوئی بات ایسی کہی جائے جس کا اصل مقصد کچھ ہو اور ظاہر کچھ اور ہوتا ہو۔

ہے دوستی تو جانب دشمن نہ دیکھنا
جادو بھرا ہوا ہے تمھاری نگاہ میں (مومن)

منہ نہ دکھلائے نہ دکھلا، پر بہ انداز عتاب
کھول کر پردہ ذرا آنکھیں ہی دکھلا دے مجھے

آنکھوں سے متعلق محاورے اور مفہوم

۱۔ آنکھ اٹکنا : محبت ہو جانا، آشنائی ہو جانا
۲۔ آنکھ آشنا نہیں : بالکل ناواقف ہونا
۳۔ آنکھ آنا : آنکھ دکھنے آنا، آنکھ میں جلن ہونا
۴۔ آنکھ اٹھا کر دیکھنا : آنکھ اونچی کر کے دیکھنا، نظر بھر کر دیکھنا
۵۔ آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنا : نظر ملا کر نہ دیکھنا، آنکھ بھر کر نہ دیکھنا
۶۔ آنکھ اٹھانا : نظر اٹھانا، آنکھ سامنے کرنا، باز رہنا، دست بردار ہونا
۷۔ آنکھ اٹھ آنا : آشوب چشم ہونا
۸۔ آنکھ اٹھ نہ سکنا : کمال شرمندہ ہونا، رعب اور خوف غالب ہونا
۹۔ آنکھ الجھنا : آنکھ اٹکنا
۱۰۔ آنکھ اونچی نہ ہونا : شرم سے آنکھ نہ اٹھنا
۱۱۔ آنکھ بچا جانا : چھپ جانا، کھسک جانا
۱۲۔ آنکھ بچا کے آنا : چھپ کے آنا یا چھپ کر چلے جانا
۱۳۔ آنکھ بدل جانا : بے مروتی کرنا
۱۴۔ آنکھ بدلنا : بے مروتی کرنا
۱۵۔ آنکھ بنانا : آنکھ کا آپریشن کروانا
۱۶۔ آنکھ بند کر لینا : بے پروا ہو جانا، سو جانا
۱۷۔ آنکھ بند کر کے کچھ کرنا : بے سوچے سمجھے کام کرنا، اندھا دھند کام کرنا
۱۸۔ آنکھ بند کرنا : کسی کام سے توجہ کو بالکل ہٹا لینا، کنارہ کش ہونا

۱۹۔	آنکھ بند ہونا	:	آنکھ بند کرنا
۲۰۔	آنکھ بند ہو جانا	:	آنکھ بند کرنا
۲۱۔	آنکھ بنوانا	:	آنکھ کا آپریشن کروانا
۲۲۔	آنکھ بھر کر دیکھنا	:	غور سے دیکھنا، نگاہ جما کر دیکھنا، آبدیدہ ہو کر دیکھنا
۲۳۔	آنکھ بھر کر نہ دیکھنا	:	نظر ملا کر نہ دیکھنا، سیر ہو کر نہ دیکھنا
۲۴۔	آنکھ بھر لانا	:	آنسو بھر لانا، رونے کے قریب ہونا، رونا
۲۵۔	آنکھ بھوں ٹیڑھی کرنا	:	تیوری پر بل ڈالنا، ناراضگی کا اظہار کرنا
۲۶۔	آنکھ بھوں چڑھانا	:	ناراضگی کا اظہار
۲۷۔	آنکھ بیٹھ جانا	:	کسی صدمے سے آنکھ جاتی رہنا، آنکھ کا اندر دھنسنا
۲۸۔	آنکھ پتھرانا	:	مر جانا، نابینا ہو جانا
۲۹۔	آنکھ پر پردہ پڑنا	:	غافل ہونا، فریب میں آ جانا
۳۰۔	آنکھ پڑنا	:	دیکھنا، نظر آنا، اشتیاق اور لالچ سے دیکھنا
۳۱۔	آنکھ پسارنا	:	آنکھ پھیلانا، دیدے پھاڑنا، صاحب بصیرت ہونا
۳۲۔	آنکھ پسیجنا	:	آنکھ میں آنسو تر ہونا، آنسو بھر آنا
۳۳۔	آنکھ پھاڑ پھاڑ کے دیکھنا	:	گھور کر دیکھنا، شوق کی نظر سے دیکھنا، دل لگا کر دیکھنا
۳۴۔	آنکھ پھر جانا	:	دل میں پہلی سی محبت و مروت نہ رہنا، دشمن بن جانا
۳۵۔	آنکھ پھڑکنا	:	پلک یا چشم میں حرکت ہونا
۳۶۔	آنکھ پھوٹنا	:	چوٹ سے اندھا ہو جانا، نابینا ہونا
۳۷۔	آنکھ پھوٹی پیڑ گئی	:	تعلق نہ رہا تو ہمدردی کیسی
۳۸۔	آنکھ پھوڑ ٹڈا	:	سبز رنگ کا پردار کیڑا
۳۹۔	آنکھ پھوڑنا	:	اندھا کر دینا
۴۰۔	آنکھ پھیر لینا	:	بے مروتی کرنا
۴۱۔	آنکھ ٹیڑھی کرنا	:	ناراض ہونا، بے مروتی سے پیش آنا

۴۲۔	آنکھ جا پڑنا	: یکا یک نگاہ کسی طرف اٹھ جانا، اتفاقیہ نظر آ جانا
۴۳۔	آنکھ جا لڑنا	: عشق ہونا، یکا یک آنکھ پڑ جانا، پسندیدگی سے دیکھنا
۴۴۔	آنکھ جمنا	: نظر ٹھہرنا
۴۵۔	آنکھ جھپکانا	: روشنی کا تاب نہ لا سکنا، شرمانا، لجانا،
۴۶۔	آنکھ جھپکنا	: آنکھ جھپکانا کا فعل لازم ہے آنکھ جھکانا، نظر نیچی کر لینا
۴۷۔	آنکھ چار نہ کرنا	: آنکھ نہ ملانا، شرمندہ ہونا
۴۸۔	آنکھ چار کرنا یا ہونا	: آنکھ سے آنکھ ملنا، آمنا سامنا ہونا
۴۹۔	آنکھ چُرا جانا	: نظر بچا لینا، کترانا
۵۰۔	آنکھ چُرا کر	: چوری چھپے سے
۵۱۔	آنکھ چُرانا	: آنکھ بچانا، ٹالنا، دھیان نہ دینا، نظر انداز کرنا
۵۲۔	آنکھ چمکانا	: آنکھ مٹکانا، پلکیں نچانا، اترا کر دیدے مٹکانا
۵۳۔	آنکھ چھپانا	: شرم کرنا، آنکھ چرانا
۵۴۔	آنکھ دبا کر دیکھنا	: آنکھ کو ذرا بند کر کے دیکھنا
۵۵۔	آنکھ دکھانا	: گھور کر دیکھنا، چیں بجبیں ہونا، دھمکانا، ناراض ہونا
۵۶۔	آنکھ دھوئی دھائی	: بے شرمی، بے مروتی
۵۷۔	آنکھ ڈالنا	: بھانپنا، دیکھنا، سرسری دیکھنا، عشق کرنا، ترجیہ کرنا
۵۸۔	آنکھ ڈبڈبانا	: آنسو بھر لانا
۵۹۔	آنکھ رکھنا	: محبت رکھنا، نظر بد سے دیکھنا، آس رکھنا
۶۰۔	آنکھ سامنے نہ کرنا	: شرمانا، نظر نہ ملانا، رعب ماننا
۶۱۔	آنکھ سامنے نہ ہونا	: آنکھ سامنے نہ کرنے کا فعل لازم ہے
۶۲۔	آنکھ سے آنکھ لڑانا	: آنکھیں چار ہونا، عشق پیدا ہونا، آنکھ سے آنکھ ملانا
۶۳۔	آنکھیں چار کرنا	: آنکھ سے آنکھ ملنا
۶۴۔	آنکھیں چار ہونا	: آنکھ سے آنکھ ملنا

۶۵۔ آنکھ سے دیکھنا : خود دیکھنا

۶۶۔ آنکھ سے گرنا : بے قدر ہونا، اعتبار جاتے رہنا

۶۷۔ آنکھ سے لہو ٹپکنا : غصے میں آنکھوں کا سرخ ہو جانا، آنکھ سے خون گرنا

۶۸۔ آنکھ سینکنا : دیدا بازی کرنا، حسینوں کو گھورنا

۶۹۔ آنکھ کا پانی مرنا : بے حیا بن جانا

۷۰۔ آنکھ کا پردہ : آنکھ کے ڈھیلے کی جھلی، لاج، حیا

۷۱۔ آنکھ کا تارا : بہت پیارا

۷۲۔ آنکھ کا تل : پتلی، مردمک

۷۳۔ آنکھ کا جالا : وہ جھلی جو آنکھ کی پتلی پر آجاتی ہے اور بینائی کھو دیتی ہے

۷۴۔ آنکھ کا حجاب : شرم وحیا

۷۵۔ آنکھ کا ڈھلکا : ایک بیماری جس میں آنکھ سے پانی بہتا ہے

۷۶۔ آنکھ کا کاجل چرانا : چوری کے فن میں کمال رکھنا، کمال عیار ہونا

۷۷۔ آنکھ کا ڈھیلا : دیدہ

۷۸۔ آنکھ کا لحاظ : شرم وحیا، مروت

۷۹۔ آنکھ کا لہو کی بوٹی ہونا : آنکھ کا بہت سرخ ہونا

۸۰۔ آنکھ کا ناسور : آنکھ کا زخم جو ہمیشہ بہتا ہے

۸۱۔ آنکھ کا کھلنا : جاگنا، ہوشیار ہو جانا، حیران ہونا، عبرت ہونا

۸۲۔ آنکھ کھولنا : جاگنا، ہوش سنبھالنا، بچے کا پیدا ہونا

۸۳۔ آنکھ کی پتلی : نہایت عزیز، مردمک چشم

۸۴۔ آنکھ کی پتلی پھرنا : مرنے کے آثار ظاہر ہونا، پتلیوں کا اوپر چڑھ جانا

۸۵۔ آنکھ کی ٹھنڈک : وہ عزیز یا دوست جسے دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی ہوں، جی خوش ہو

۸۶۔ آنکھ کی حیا : شرم اور مروت

۸۷۔ آنکھ کی سیل : آنکھ سے بہنے والا پانی، مروت

۸۸۔ آنکھ گاڑنا یا گڑنا : خوب نظر جما کر دیکھنا، گھورنا

۸۹۔ آنکھ لال کرنا : خفا ہونا، خفا کرنا

۹۰۔ آنکھ لڑانا : نظر بازی کرنا، عشق کرنا، تاک جھانک کرنا

۹۱۔ آنکھ لڑ جانا : عشق ہونا، رمز و کنایہ ہونا

۹۲۔ آنکھ لڑنا : آنکھ چار ہونا، عاشق ہونا، اشارہ کنایہ ہونا

۹۳۔ آنکھ لگانا : عشق و محبت کرنا، دوستی کرنا

۹۴۔ آنکھ لگ جانا یا لگنا : عاشق ہونا، نیند آ جانا

۹۵۔ آنکھ للچانا : کسی کی طرف رغبت سے دیکھنا

۹۶۔ آنکھ مارنا : آنکھ کے اشارے سے منع کرنا، آنکھ سے اشارہ کرنا

۹۷۔ آنکھ مچنا : آنکھ بند ہونا، مر جانا

۹۸۔ آنکھ مچولی : بچوں کا ایک کھیل

۹۹۔ آنکھ مچول : بچوں کا ایک کھیل

۱۰۰۔ آنکھ ملانا : آنکھ لڑانا، نظر ملانا، سامنے ہونا، اشارہ کرنا، خم ٹھونکنا

۱۰۱۔ آنکھ مِلنا : آنکھ ملانا کا فعل لازم ہے

۱۰۲۔ آنکھ مَلنا : غنودگی کی حالت میں ہتھیلی سے آنکھوں پر ملنا

۱۰۳۔ آنکھ مندنا : سونا، مرنا، مر جانا

۱۰۴۔ آنکھ موندنا : آنکھیں بند کرنا، مر جانا

۱۰۵۔ آنکھ میلی کرنا : بے مروت ہونا، ناراض ہونا

۱۰۶۔ آنکھ میں آنکھ ڈالنا : بے ادبی کرنا، بے حیائی کرنا، گھور کر دیکھنا، غور سے دیکھنا، مقابلے کے خیال سے دیکھنا

۱۰۷۔ آنکھ میں بسنا : نظر میں سمانا، پسند آنا

۱۰۸۔ آنکھ میں پانی نہیں	: بے شرم ہے، بے مروت ہے
۱۰۹۔ آنکھ میں چوب آنا	: چوٹ سے آنکھ لال ہو جانا
۱۱۰۔ آنکھ میں خار ہونا	: نا گوار ہونا، برا لگنا
۱۱۱۔ آنکھ میں خاک ڈالنا یا جھونکنا	: دھوکا دے جانا
۱۱۲۔ آنکھ میں سیل نہیں	: مروت، رحم اور شرم و لحاظ نہیں
۱۱۳۔ آنکھ میں نیل کی سلائی پھیرنا	: آنکھ میں دھول جھونک کر اپنا کام کر گزرنا
۱۱۴۔ آنکھ ناک سے درست ہے	: صورت بے عیب ہے، تندرست ہے، خوبصورت ہے
۱۱۵۔ آنکھ ناک سے ڈرنا	: خدا کا خوف کرنا، بلائے آسمانی، بے عزتی اور سزائے سخت سے خوف
۱۱۶۔ آنکھ میں کھبنا	: پسند نہ کرنا
۱۱۷۔ آنکھ میں کھٹکنا	: نا گوار گزرنا، برا لگنا
۱۱۸۔ آنکھ نم کرنا	: رونا، آنکھوں سے آنسو بہنا
۱۱۹۔ آنکھ نہ اٹھانا	: شرم یا خوف سے آنکھ نیچی کر لینا، ادب و لحاظ کرنا
۱۲۰۔ آنکھ نہ پسیجنا	: دل نرم نہ ہونا، آنسو نہ نکلنا
۱۲۱۔ آنکھ نہ جھپکنا	: ٹکٹکی بندھی رہنا، شرمندہ احساس نہ ہونا، نیند نہ آنا
۱۲۲۔ آنکھ نہ لگنا	: جاگتے رہنا، نیند نہ آنا
۱۲۳۔ آنکھوں آنکھوں میں	: نظروں ہی نظروں میں، اشاروں ہی اشاروں میں
۱۲۴۔ آنکھوں پر بٹھانا	: قدر دانی کرنا، عزت کرنا
۱۲۵۔ آنکھوں پر پٹی باندھنا	: اندھا بننا، غافل بننا، بے خبر بننا
۱۲۶۔ آنکھوں پر پردے پڑ جانا	: اصلیت نظر نہ آنا، غفلت کا عالم ہونا، بیوقوف بن جانا
۱۲۷۔ آنکھوں پر پلکوں کا بوجھ نہیں	: دل پر گراں نہیں گزرنا
۱۲۸۔ آنکھوں پر ٹھیکری رکھ لینا	: بے انصافی کرنا، بے مروتی کرنا
۱۲۹۔ آنکھوں پر چربی چھا جانا	: بے خبر اور غافل ہونا، بے مروتی کرنا، اندھا ہو جانا

۱۳۰۔ آنکھوں پر قدم لینا : بہت تعظیم و تکریم کرنا، کسی کو ہاتھوں ہاتھ لینا
۱۳۱۔ آنکھوں پر ہاتھ رکھ لینا : بے انصافی کرنا، شرمندہ ہونا، اندھا بن جانا
۱۳۲۔ آنکھوں تلے پھرنا : بہت یاد آنا
۱۳۳۔ آنکھوں دیکھا : اپنا دیکھا ہوا، چشم دید
۱۳۴۔ آنکھوں دیکھی : اپنی دیکھی ہوئی، چشم دید
۱۳۵۔ آنکھوں سکھ کلیجے ٹھنڈک : چشم ما روشن دل ماشاد، موجب راحت، بہت خوب
۱۳۶۔ آنکھوں سے : بسر و چشم، خوشی سے
۱۳۷۔ آنکھوں سے اُترنا : نظروں سے گرنا، جی سے اترنا
۱۳۸۔ آنکھوں سے اٹھانا : کمال شوق سے اٹھانا، عزت و احترام سے اٹھانا
۱۳۹۔ آنکھوں سے الوپ ہونا : غائب ہونا، چھپ جانا
۱۴۰۔ آنکھوں سے آنکھیں ملانا : آنکھیں چار کرنا
۱۴۱۔ آنکھوں سے اوجھل ہونا : سامنے سے چلے جانا
۱۴۲۔ آنکھوں سے بجالانا : بڑی خوشی سے تعمیل حکم کرنا
۱۴۳۔ آنکھوں سے پردہ اٹھ جانا : اصلیت سے واقف ہو جانا، غفلت کا دور ہونا
۱۴۴۔ آنکھوں سے تلوے سہلانا : انتہائی محبت یا خوشامد کا اظہار
۱۴۵۔ آنکھوں سے خون بہانا : آنسوؤں کے بجائے خون رونا، بہت رونا
۱۴۶۔ آنکھوں سے گرانا : ذلیل سمجھنا، آنکھوں سے گر جانا، بے قدر ہو جانا
۱۴۷۔ آنکھوں سے لگا رکھنا : حفاظت اور عزت سے رکھنا
۱۴۸۔ آنکھوں سے لگانا : تعظیم کرنا، چومنا
۱۴۹۔ آنکھوں کا پانی ڈھل جانا : بے غیرت ہو جانا
۱۵۰۔ آنکھوں کا تارا : بہت عزیز
۱۵۱۔ آنکھوں کا تیل نکالنا : ایسا باریک کام کرنا جس سے آنکھوں پر بہت زور پڑے
۱۵۲۔ آنکھوں کا کاجل چرانا : کمال عیاری کرنا

۱۵۲۔ آنکھ کا نور اولاد، آنکھوں کی روشنی

۱۵۳۔ آنکھوں کا نیل ڈھل جانا : پانی کے چند قطرے جو مرنے سے پہلے آنکھوں سے نکلتے ہیں۔ ان کے بعد بینائی کا زائل ہو جانا

۱۵۴۔ آنکھوں کو رو بیٹھنا : بینائی کھو بیٹھنا

۱۵۵۔ آنکھوں کے آگے آنا : دیدے چشم ہونا

۱۵۶۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا آنا : شدت غم یا کمزوری کے باعث سر چکرانا

۱۵۷۔ آنکھوں کے آگے پانا : کسی جرم کی سزا میں آنکھیں کھو بیٹھنا

۱۵۸۔ آنکھوں کے آگے پھر جانا : سماں بندھ جانا، گزشتہ منظر یاد آ جانا

۱۵۹۔ آنکھوں کے آگے تارے چھٹنا : ضعف یا صدمہ سے سر چکرانا اور آنکھوں کے سامنے ترمرے سے دکھائی دینے لگنا

۱۶۰۔ آنکھوں کے آگے چاندنا ہو جانا : کچھ دکھائی نہ دینا

۱۶۱۔ آنکھوں کے آگے رکھنا : نظروں میں رکھنا، اپنی دیکھ بھال یا نگرانی میں رکھنا

۱۶۲۔ آنکھوں کا تارا : اولاد

۱۶۳۔ آنکھوں کی قسم : عورتوں کا روزمرہ قسم کھاتی ہوں کہ جھوٹ بولوں تو آنکھیں جاتی رہیں

۱۶۴۔ آنکھوں کے ناخن لو : دیکھنے کی لیاقت پیدا کرو

۱۶۵۔ آنکھوں میں : سب کے سامنے، لوگوں کی موجودگی میں، اشاروں میں

۱۶۶۔ آنکھوں میں آنا : آنکھوں میں بسنا، بھانا، تصور

۱۶۷۔ آنکھوں میں بھنگ گھٹنا : گہرا نشہ

۱۶۸۔ آنکھوں میں تکلے چبھونا : کھلا ہوا ظلم کرنا، روبرو نقصان پہنچانا

۱۶۹۔ آنکھوں میں تلنا : نظروں میں جچنا

۱۷۰۔ آنکھوں میں تیل لگانا : بہانہ بنانا، حیلے حوالے

۱۷۱۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پڑنا : دل خوش ہونا
۱۷۲۔ آنکھوں میں طراوت آنا : آنکھوں میں جگہ دینا، بہت عزیز سمجھنا
۱۷۳۔ آنکھوں میں خار ہونا : ناگوار گزرنا، دل میں کھٹکنا
۱۷۴۔ آنکھوں میں خاک جھونکنا : دھوکا دینا، فریب دینا
۱۷۵۔ آنکھوں میں خون اترنا : بہت غصہ آنا، غصے کے مارے سرخ ہو جانا
۱۷۶۔ آنکھوں میں دم آجانا : جاں بلب ہونا، قریب مرگ ہونا
۱۷۷۔ آنکھوں میں دنیا سیاہ ہونا : صدمے اور غم کے باعث کچھ نہ سوجھنا
۱۷۸۔ آنکھوں میں رات کاٹنا : رات بھر جاگنا، رات بھر انتظار کرنا
۱۷۹۔ آنکھوں میں رائی نون : نظر بد سے بچنے کے لئے یہ کلمات عورتیں بولتی ہیں
۱۸۰۔ آنکھوں میں رکھنا : ہر وقت تصور کرتے رہنا، یاد کرتے رہنا
۱۸۱۔ آنکھوں میں رہنا : آنکھوں میں رکھنا کا فعل
۱۸۲۔ آنکھوں میں سُبک ہونا : بے قدر ہونا
۱۸۳۔ آنکھوں میں سرسوں پھولنا : خوشی ہونا، یرقان کی بیماری ہونا
۱۸۴۔ آنکھوں میں سفیدی چھا جانا : بے حیا، بے غیرت
۱۸۵۔ آنکھوں میں کھب جانا : بہت پسند آنا
۱۸۶۔ آنکھوں میں کھٹکنا : برا لگنا، کسی کی صورت سے نفرت ہونا، کسی کو دیکھ کر جلنا
۱۸۷۔ آنکھوں میں گھر کرنا : تصور میں رہنا، کسی کے دل میں محبت اور عزت پیدا کر لینا
۱۸۸۔ آنکھوں میں لہو اترنا : آنکھوں میں خون اترنا، غصے سے لال ہونا
۱۸۹۔ آنکھوں میں مرچیں بھرنا : سونے نہ دینا
۱۹۰۔ آنکھوں میں نون جھونکنا : اندھا بنانا، فریب دینا
۱۹۱۔ آنکھوں میں نون رائی : نظر بد سے بچنے کے لئے
۱۹۲۔ آنکھوں ہی آنکھوں میں : آنکھوں کے اشاروں سے

۱۹۳۔ آنکھیں آنا : آشوب چشم، آنکھوں کا دُکھنا

۱۹۴۔ آنکھیں اُٹ جانا : پُتلیاں چڑھ آنا، زیادہ نشہ چڑھ جانا

۱۹۵۔ آنکھیں امنڈنا : آنسوؤں کا جوش ہونا

۱۹۶۔ آنکھیں بچھانا : آنے والے کی تعظیم وتکریم کرنا

۱۹۷۔ آنکھیں بدلنا : بے مروتی کرنا، وعدہ بھلانا

۱۹۸۔ آنکھیں بیٹھ جانا : بہت کمزوری سے آنکھوں کا حلقہ چشم میں دھنس جانا

۱۹۹۔ آنکھیں پانی ہوکر بہہ جانا : روتے روتے اندھا ہو جانا

۲۰۰۔ آنکھیں پتھرا جانا : حسرت انتظار میں یا نزع کے وقت آنکھوں کا اس طرح کھلا رہ جانا کہ کچھ نظر نہ آئے

۲۰۱۔ آنکھیں پٹ پٹانا : آنکھیں جھپکانا

۲۰۲۔ آنکھیں پُر آب ہونا : آنسو بھر آنا

۲۰۳۔ آنکھیں پڑ ہو جائیں : آنکھیں اندھی ہوں، آنکھیں پھوٹ جائیں

۲۰۴۔ آنکھیں پونچھنا : آنسو صاف کرنا، تسلی دینا، آنکھوں کی کیچڑ صاف کرنا

۲۰۵۔ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا : بہت غور سے یا شوق ورغبت سے دیکھنا

۲۰۶۔ آنکھیں پھٹنا : کمال حیرت ہونا، سخت صدمہ ہونا

۲۰۷۔ آنکھیں پھوٹیں : اندھا ہو جائے (بددعا)

۲۰۸۔ آنکھیں پھیر لینا : بے مروتی کرنا، وعدے سے پھر جانا

۲۰۹۔ آنکھیں پھیرے طوطے کی سی باتیں کرے مینا کی سی : میٹھی باتیں کرنے والا دشمن یا بے مروت

۲۱۰۔ آنکھیں ترسنا : دیکھنے کی بہت آرزو ہونا

۲۱۱۔ آنکھیں تلوؤں سے ملنا : بہت خوشامد کرنا، بہت عزت ومحبت کرنا

۲۱۲۔ آنکھوں کا ذرا ذرا کھولنا : بیہوشی یا نزع میں زندگی کی علامت آنکھیں جاتی رہنا

۲۱۳۔ آنکھیں ٹھنڈی رہنا/ہونا : اولاد کا زندہ رہنا

۲۱۴۔ آنکھیں جھپکنا : آنکھیں بار بار کھلنا اور بند ہونا، نظر کا کسی چیز پر نہ ٹھہرنا

۲۱۵۔ آنکھیں چار کرنا یا ہونا : سامنا ہونا، ملاقات ہونا، روبرو ہونا

۲۱۶۔ آنکھیں چرنے گئی ہیں؟ : کیا دکھائی نہیں دیتا، طنزاً بولتے ہیں

۲۱۷۔ آنکھیں چڑھانا : خفا ہونا، آنکھوں کی بیماری دور کرنے کے لئے منت کرنا

۲۱۸۔ آنکھیں چڑھنا : آنکھوں میں نیند یا خمار کا نشہ

۲۱۹۔ آنکھیں چندھیانا : دھوپ یا روشنی کی تیزی سے آنکھوں کا چکا چوندھ اور خیرہ ہونا

۲۲۰۔ آنکھیں چھت سے لگ جانا : اوپر کی طرف ٹکٹکی بندھ جانا

۲۲۱۔ آنکھیں دکھانا : دھمکانا، ڈرانا، رعب جمانا، غصہ کرنا، بے مروتی کرنا

۲۲۲۔ آنکھیں دیکھی ہیں : صحبت اٹھائی ہے، پاس اٹھے بیٹھے ہیں

۲۲۳۔ آنکھیں ڈگر ڈگر کرنا : کمزوری اور دبلا پن آنکھوں سے ظاہر ہونا

۲۲۴۔ آنکھیں ڈھلنا : دیدہ بازی کرنا

۲۲۵۔ آنکھیں رکھنا : تمیز رکھنا، کسی کام میں دخل رکھنا

۲۲۶۔ آنکھیں زمین سے لگ جانا : شرم آنا، نادم ہونا

۲۲۷۔ آنکھیں سینا : دھوکا دینا، چشم پوشی کرنا

۲۲۸۔ آنکھیں سینکنا : دیدہ بازی کرنا، نظارہ کرنا

۲۲۹۔ آنکھیں فرش کرنا : کمال انتظار و اشتیاق کا اظہار، تعظیم و تکریم کرنا

۲۳۰۔ آنکھیں کڑوانا : نیند کی وجہ سے آنکھوں میں کڑواہٹ آنا

۲۳۱۔ آنکھیں کھل جانا : عبرت پکڑنا، سبق ملنا، چونک پڑنا

۲۳۲۔ آنکھیں کھلنا : جاگنا، ہوشیار ہونا، ہوش سنبھالنا

۲۳۳۔ آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں : سکتے یا انتظار کی حالت میں دم نکل گیا، دم بخود

۲۳۴۔ آنکھیں گدی میں ہونا : بیوقوف ہونا، اچھا برا نظر نہ آنا

۲۳۵۔	آنکھیں گرم کرنا	: بہت غصے ہو جانا، سو جانا
۲۳۶۔	آنکھیں گرم ہونا	: بہت غصہ آنا، نیند آنا
۲۳۷۔	آنکھیں گڑ جانا	: کسی چیز کو برابر تکتے جانا، ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہنا
۲۳۸۔	آنکھیں گلابی ہونا	: خمار یا نشہ ہونا، جاگنے کی وجہ سے آنکھوں میں ہلکی سرخی
۲۳۹۔	آنکھیں لال کرنا	: غصے ہونا، بہت رونا
۲۴۰۔	آنکھیں لڑانا	: نظر بازی کرنا، تاک جھانک کرنا
۲۴۱۔	آنکھیں مانگنا	: دعا کرنا
۲۴۲۔	آنکھیں مٹکانا	: ناز نخرے کرنا، اِترانا
۲۴۳۔	آنکھیں ملنا	: نشہ یا تکلیف میں ہتھیلی سے آنکھ رگڑنا
۲۴۴۔	آنکھیں مندنا/موندنا	:
۲۴۵۔	آنکھیں مندتے کیا دیر ہے	: زندگی کا کیا بھروسہ ہے
۲۴۶	آنکھیں نکالنا	: غصہ ہونا، خفا ہونا، غصے سے گھورنا، اندھا کرنا
۲۴۷۔	آنکھیں نکلوانا	: کسی کی آنکھوں کے ڈھیلے نکلوا دینا
۲۴۸۔	آنکھیں نیلی پیلی کرنا	: بہت غصہ کرنا، سخت ناراض ہونا
۲۴۹۔	آنکھیں ہونا	: عقل ہونا، سمجھ آنا، ہوش آنا
۲۵۰۔	آنکھیں ہوئیں چار	: دل میں آیا پیار

آنکھ

محاوروں کے جلو میں

آنکھیں دکھانا:

منہ نہ دکھلائیے نہ دکھلا پر بہ انداز عتاب
کھول کر پردہ ذرا آنکھیں ہی دکھلا دے مجھے (میرؔ)

اک لطف کی نگہ بھی ہم نے نہ چاہی اس سے
رکھا ہمیں تو اُن نے آنکھیں دکھا دکھا کر (میرؔ)

زلفوں میں تو سدا سے یہ کج ادائیاں ہیں
آنکھوں نے پر یہ اور ہی آنکھیں دکھائیاں ہیں (دردؔ)

مسجد میں اُس نے ہم کو آنکھیں دکھا کے مارا
کافر کی دیکھو شوخی گھر میں خدا کے مارا (ذوقؔ)

باز آیا، دیکھنے سے، نہ آتش خوں کے دل
سو بار آبلے اُسے آنکھیں دکھا چکے (ذوقؔ)

اگر نالوں کی سُنتے ہیں تو صبر آنکھیں دکھاتا ہے
غضب اس کو گلو میں دل پھنسا بے اختیاروں کا (شادؔ)

کبھو آنکھیں دکھائیں اور کبھو دکھلائیاں زلفیں
لیا ہے دل کو میرے تو نے جادو سحر کیا کیا کر (سوداؔ)

حضرت دل کیا کرتے ہو شکوہ اس سے آنکھیں دکھانے کا
اُف نہ کرو تقدیر میں جو کچھ دیکھنا ہے سو دیکھو تم (ظفؔر)

اب وہ فرماتے ہیں کب میں نے دکھائی آنکھیں
آپ نے مُفت میں رو رو کے نُجائی آنکھیں (حسرؔت موہانی)

شکل اس شوخ کی آنکھوں میں پھرا کرتی ہے
آنکھیں دکھلاتے ہیں اب گردش ایام کو ہم (اکبرالہ آبادی)

آنکھیں لگانا :

گزری ہے شب خیال میں خوباں کے جاگتے
آنکھیں لگا کے اُن سے میں ترسوں ہوں خواب کو (میؔر)

داغ لگا جائے گا دامان وفا میں حسرت
تم نہ دیکھو جو کہیں اور لگائیں آنکھیں (حسرؔت)

لگا کر آنکھ اس جان جہاں سے
نہ ہوگا اب کسی سے آشنا دل (حسرؔت)

دیکھنے والے ترے آج بھی بیدار سے ہیں
آج بھی آنکھ لگائے رسن و دار سے ہیں (فراؔق)

آنکھوں میں بسنا :

آنکھوں میں بس کے دل میں سما کر چلے گئے
خوابیدہ زندگی تھی، جگا کر چلے گئے (جگؔر)

مقدم یار کی آنکھوں میں بسی ہے جو بہار
قابل دید ہے چشم نگراں کی رونق (حسرت)

اُن کی نظر میں شوکت جچتی نہیں کسی کی
آنکھوں میں بس رہا ہے جن کی جلال تیرا (حالی)

ایک بھی خواب نہ ہو جن میں وہ آنکھیں کیا ہیں
اک نہ اک خواب تو آنکھوں میں بساؤ یارو (جاں نثار اختر)

دل میں اک تصویر چھپی تھی آن بسی ہے آنکھوں میں
شاید ہم نے آج غزل سی بات لکھی ہے آنکھوں میں (بشیر بدر)

آنکھوں میں دم ہونا:

کہوں، کب تک دم آنکھوں میں ہے میرے
نظر آوے ہی گا اب کوئی دم میں (میر)

آتا ہے دم آنکھوں میں دم حسرت دیدار
پر لب پہ کبھی حرف تمنا نہیں آتا (ذوق)

آنکھوں میں ہے دم تیرے بیمار محبت کی
دکھلا دے، کہیں صورت، کیا دیر لگائی ہے (ذوق)

گو ہاتھ میں جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے (غالب)

جو لکھ نہیں سکتا صرف مژگاں پہ رقم ہے
گو ہاتھ کو جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے (فرازؔ)

جب تلک دم رہا ہے آنکھوں میں
ایک عالم رہا ہے آنکھوں میں (ناصر کاظمی)

آنکھوں میں خواب آنا:

ولی مجھ دل میں آتا ہے خیال یار بے پروا
کہ جیوں آنکھین میں آتا ہے خواب آہستہ آہستہ (ولی دکنی)

اے دل و جاں سراج آ رحم کر عشاق پر
اب نہیں ہے تن میں طاقت دل میں تاب آنکھوں میں خواب (سراجؔ)

نہ شب آنکھوں میں خواب آیا خیال خالی شکبوں سے
رہے بیدار ساری رات ہم اک حبِ افیوں سے (ذوقؔ)

غزال رم دیدہ بن گیا ہے جو خواب آنکھوں میں تو بجا ہے
کہ پھاڑ کھانے کو دوڑتا ہے پلنگ تجھ بن پلنگ ہو کر (ذوقؔ)

گدگداتا ہے تصور، چٹکیاں لیتا ہے درد
کیا کسی بے خواب کی آنکھوں میں خواب آنے کو ہے (فانیؔ)

اب کے سوئے کیا اٹھیں گے فتنۂ محشر سے ہم
صبح محشر کے قریب آنکھوں میں خواب آنے کو ہے (فانیؔ)

مچا رہا تھا کہیں دور کوئی تنہائی
اٹھا ہوں آنکھوں میں اک خواب ناتمام لئے (مخدوم محی الدین)

میری دھرتی کے بیٹے، میری دنیا کے دلارے ہو
تمہاری آنکھ میں جو خواب سوئے ہیں وہ میرے ہیں (خلیل الرحمٰن اعظمی)

خواب زندہ تو ہیں آنکھوں میں ابھی
ڈوبتی شب کی ضیا رہنے دو (مظہر امام)

جہاں بھی جانا تو آنکھوں میں خواب بھر لانا
یہ کیا کہ دل کو ہمیشہ اُداس کر لانا (فرازؔ)

اس اک خبر سے سراسیمہ ہیں سبھی کہ یہاں
نہ رات ہوگی نہ آنکھوں میں خواب آئیں گے (شہریار)

اُس نے آج سرِراہ پھیر لی آنکھیں
تمام خواب ہمارے تھے جس کی آنکھوں میں (خاور احمد)

ذرا سی دیر کو آئے تھے خواب آنکھوں میں
پھر اس کے بعد مسلسل عذاب آنکھوں میں (افتخار عارف)

تا سحر کتنے سہانے خواب آنکھوں میں رہے
آپ ساری رات ان بیتاب آنکھوں میں رہے (محمد طہٰ)

خبر نہیں کہ ہے کیا سونا جاگنا خاورؔ
کہ ہم تو پھرتے ہیں آنکھوں میں خواب رکھے ہوئے (خاور احمد)

ایک بھی خواب نہ ہو جن میں وہ آنکھیں کیا ہیں
اک نہ اک خواب تو آنکھوں میں بساؤ یارو (جاں نثار اختر)

رستہ دیکھنے والی آنکھوں کے انہو نے خواب
پیاس میں بھی دریاؤں جیسی باتیں کرتے ہیں (افتخار عارف)

خواب رخصت ہوئے آنکھوں سے ترے نام کے ساتھ
اب بھی تعبیر وہی ہے مرے احوال وہی (ذکیہ غزل)

خواب آنکھوں سے گئے کوئی بشارت نہ ملی
کچھ کمی کیا مرے وجدان میں الہام کی ہے (ذکیہ غزل)

ہماری آنکھوں میں خواب اترے تو شعر لکھے
ترے لبوں کے جواب اترے، تو شعر لکھے (ذکیہ غزل)

آنکھ میں ٹھہری سرخیوں سے سوا
تیری آنکھوں کے خواب اترے ہیں (ذکیہ غزل)

اس کو بے جان سمجھ لیتی ہے ظالم دنیا
جس کی آنکھوں میں کسی خواب کی تعبیر نہ ہو (ذکیہ غزل)

نہ سہہ سکا جب مسافتوں کے عذاب سارے
تو کر گئے کوچ میری آنکھوں سے خواب سارے (فرازؔ)

آنکھ میں حیا ہونا:

میں نے آئینہ صفت در نہ کیا بند غرض
اس کو مشکل ہے جو آنکھوں میں حیا رکھتا ہے (میرؔ)

یار کی آنکھوں میں ہے جیسی حیا
چشم نرگس میں کہاں یہ لاج ہے (سراج)

حیا نہیں ہے زمانے کی آنکھ میں باقی
خدا کرے کہ جوانی تری رہے بے داغ (اقبالؔ)

وہی مستی جسے سب کہتے ہیں احساس شباب
تیری آنکھوں سے حیا بن کے چھلک جاتی ہے (جمیلؔ)

رات آنکھوں میں حیا لے کے گزر جاتی تھی
لحہ شوق بہت چیں بہ جبیں رہتا تھا (مظہر امام)

دیکھا جو آج غور سے ہم نے تو یہ کھلا
اُن آنکھوں میں حیا کے سوا اور کچھ نہیں (شہریار)

جبیں پہ دھوپ سی آنکھوں میں کچھ حیا سی ہے
تو اجنبی ہے مگر شکل آشنا سی ہے (ناصر کاظمی)

صنف نازک کو بنایا ہے تماشا تم نے
تن پہ عریانیاں آنکھوں میں حیا چاہتے ہو (مظفر وارثی)

حیا زندہ آنکھوں میں مر سی گئی
سروں سے یہ چادر اتر سی گئی (مظفر وارثی)

آنکھیں چرانا:

آنکھیں چرائیو نہ ٹک ابر بہار سے
میری طرف بھی دیدۂ خونبار دیکھنا (میرؔ)

مرے پاس آئے تھے دم بدم وہ جُدا نہ ہوتے تھے ایکدم
یہ دکھایا چرخ نے کیا ستم کہ مجھی سے آنکھیں چرا گئے (ظفرؔ)

بے ساختہ نگاہیں جو آپس میں مل گئیں
کیا منہ پر اُس نے رکھ لئے آنکھیں چرا کے ہاتھ (نظام رامپوری)

ساقی اس دور میں کب آنکھ چُرا سکتا ہے
رات بھر گشت کرے ہے جام شراب (ذوقؔ)

آنکھیں چُرا کے آپ نے افسانہ کردیا
جو حال تھا زمیں سے قریب آسماں سے دور (فانیؔ)

یاں یاد بھی نہیں دل، اس کی تلاش کیسی
کیوں دل چرا کے تم نے آنکھیں چرائیاں ہیں (فانیؔ)

موجزن دل میں ہے بہا خون کے دریا اے چشم
دیکھنا ابر سے آنکھیں نہ چرانا ہرگز (حالیؔ)

دیکھ کر یاروں کو جب آنکھیں چراتے تھے یار
ساتھ دینا تھا کس کا موت سے ہونا دوچار (حالیؔ)

یوں چرائیں اُس نے آنکھیں، سادگی تو دیکھئے
بزم میں، گویا میری جانب اشارہ کر دیا (فانیؔ)

آنکھ چُرا رہا ہوں میں اپنے ہی شوق دید سے
جلوہ حُسن بے پناہ! تو نے یہ کیا دکھا دیا (فراقؔ)

جہاں میں ترک تعلق نہیں ہے ترک رسوم
وہ سامنے ہیں تو ہم بھی کہاں تک آنکھ چرائیں (فراقؔ)

آنکھیں چُرا کے ہم سے بہار آئے یہ نہیں
حصے میں اپنے صرف غبار آئے یہ نہیں (جاں نثار اختر)

ادا ہمیں نے سکھائی نظر ہمیں نے دی
ہمیں سے آنکھ چراؤ ہو یار دیکھو تو (کلیم عاجز)

وہ سُرخ آگ تھی اور بڑھ رہی تھی میری طرف
اگر میں آنکھیں چُراتا تو جسم جل جاتا (خاور احمد)

نہ ہم سے آنکھ چرانا کہیں جو مل جاؤ
گئے دنوں کی شناسائی کی چمک رکھنا (ذکیہ غزل)

ابھی میں سوچ رہا تھا وہ پھول تھے کہ چراغ
پلک جھپکتے میں آنکھیں کوئی چُرا بھی گیا (خاور احمد)

ہمیں سے آنکھ چراتا ہے اس کا ہر ذرّہ
مگر یہ خاک ہمارے ہی خوں کی پیاسی ہے (ناصر کاظمی)

آنکھ لڑانا :

آنکھیں لڑا لڑا کر کب تک لگا رکھیں گے
اِس پردے ہی میں خوباں ہم کو سُلا رکھیں گے (میرؔ)

اپنی تو جہاں آنکھ لڑی پھر وہیں دیکھو
آئینے کو لپکا ہے پریشاں نظری کا (میرؔ)

دیکھیں تو تیری کب تک یہ کج ادائیاں ہیں
اب ہم نے بھی کسو سے آنکھیں لڑائیاں ہیں (میرؔ)

جب لڑی آنکھ تیری کوئی مرے دل کے سوا
فوج مژگاں کے نہ منہ پر سرمیدان چڑھا (ذوقؔ)

آنکھ سے آنکھ ہے لڑتی مجھے ڈر ہے دل کا
کہیں یہ جائے نہ اس جنگ و جدل میں مارا (ذوقؔ)

بدگماں، دیکھو کچھ اس میں نہ ڈالیں رخنہ
روزنِ در سے نہیں آنکھ لڑانا اچھا (ذوقؔ)

لذت ہے دل کو آنکھ لڑانے سے یار کے
دیکھا کہیں نہ اس کے سوا جنگ اور نمک (سوداؔ)

کن نے چمن میں آن کے آنکھیں لڑائیاں
نرگس کا اڑ گیا ہے میری طرح رنگ و خواب (سوداؔ)

شہیدان محبت سے لڑا آنکھیں نہ اے ناصح!
یہی وہ ہیں جنہیں کہتے ہیں قاتل دیکھنے والے (جگرؔ)

جس دلربا سے ہم نے آنکھیں لڑائیاں ہیں
آخر اُسی نے ہم کو آنکھیں دکھائیاں ہیں (فانیؔ)

بار بار اٹھنا اسی جانب نگاہ شوق کا
اور ترا غرفے سے وہ آنکھیں لڑانا یاد ہے (حسرتؔ)

عشق بھی تاک میں بیٹھا ہے نظر بازوں کے
دیکھنا شیر سے آنکھیں نہ لڑانا ہرگز (حالیؔ)

لڑا کر آنکھ اُس سے ہم نے دشمن کرلیا اپنا
نگہ کو، ناز کو، انداز کو، ابرو کو، مژگاں کو (ظفرؔ)

ہم نے صدیوں انہیں ذرّوں سے محبت کی ہے
چاند تاروں سے تو کل آنکھ لڑی ہے یارو (جاں نثار اختر)

آنکھوں میں نمی ہونا:

آنکھوں میں نمی سی ہے، چُپ چُپ سے وہ بیٹھے ہیں
نازک سی نگاہوں میں نازک سا فسانہ ہے (جگر)

یارب ہجوم درد کو دے اور وسعتیں
دامن تو کیا، ابھی مری آنکھیں بھی نم نہیں (جگر)

ہل بے تری گرمی کہ اب اے سوز محبت
ہم نام کو، آنکھوں میں، نمی کو نہیں پاتے (ذوق)

سینے کی جلن جائے نہ آنکھوں کی نمی جائے
یہ فصل بہاراں ہے تو گلشن سے چلی جائے (کلیم عاجز)

کیا مرگ محبت کا ہوا رنج تجھے بھی
اے زود فراموش تری آنکھ بھی نم ہے (فراز)

اب تو آنکھوں میں نمی دیکھے زمانہ بیتا
ریت آتی کہ دھواں کوئی رلانے آتا (شہناز نبی)

حال دل پوچھا تھا اس نے اس طرح
آنکھ میں بس اک نمی رہنے لگی (ذکیہ غزل)

آنکھوں میں نور:

آنکھوں میں نور، جسم میں بن کر وہ جاں رہے
یعنی ہمیں میں رہ کے وہ ہم سے نہاں رہے (جگر)

نور آنکھوں میں اسی کا، جلوہ خود نور محیط
دید کیا ہے، کچھ تلاطم میں ہجوم نور ہے (اصغرؔ)

ہر لحظہ ہے تصور اے رشک حور تیرا
آنکھوں میں نور تیرا دل میں سرور تیرا (حسرتؔ)

کن بے دلوں میں پھینک دیا حادثات نے
آنکھوں میں جن کی نور نہ باتوں میں تازگی (ناصر کاظمی)

آنکھوں آنکھوں میں:

آنکھوں ہی آنکھوں میں وہ راز و نیاز حسن و عشق
مذہب فطرت کی پاکیزہ شریعت کے مزے (آرزو سہارنپوری)

آنکھوں آنکھوں میں تقاضا کچھ نگاہ ناز کا
دل ہی دل میں اُف! وہ ذوق جاں نثاری کے مزے (جگرؔ)

ہم بھی کہہ دیں گے آرزو اِک دن
آنکھوں آنکھوں میں زندگی کا راز (آرزو)

وہ نظروں ہی نظروں میں سوالات کی دنیا
وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں جوابات کا عالم (جگر)

پی رہا ہوں آنکھوں آنکھوں میں شراب
اب نہ شیشہ ہے نہ کوئی جام ہے (جگر)

دل کو پہلو سے نکل جانے کی پھر رٹ لگ گئی
پھر کسی نے آنکھوں آنکھوں میں تقاضا کردیا (فانیؔ)

آنکھوں آنکھوں میں ہمیں اس بُت بے درد نے آہ
تیغ سے ناز کے، خنجر سے ادا کے مارا (بہادر شاہ ظفرؔ)

یہ کس نے تجھے آنکھوں ہی آنکھوں میں پلادی
مخمور نگاہوں میں حیا جھوم رہی ہے (جمیل مظہری)

سب کی نظروں میں بچا کے دیکھ لیا
آنکھوں آنکھوں میں بات بھی کرلی (بشیر بدر)

آنکھوں سے لگانا:

آنکھوں سے لگایا ہے کبھی دست صبا کو
ڈالی ہیں کبھی گردن مہتاب میں بانہیں (فیضؔ)

بدگماں کاہے کو ہوتا ہے آپ کا حسن غیور
ہم نے کیوں تصویر آنکھوں سے لگائی آپ کی (حسرت موہانی)

گرتی دیواروں سے لگ کر دیمکوں کے قافلے
کچھ صحیفے اپنی آنکھوں سے لگانے آئے ہیں (بشیر بدر)

خط کو چوم کر اُس نے آنکھ سے لگایا تھا
کُل جواب تھا گویا لمحہ بھر کا سناٹا (پروین شاکر)

آنکھیں بھر آنا:

آنکھیں بھر آتی ہیں اکثر پچھلی شب کو اے فراقؔ
وہ خماریں چشم ساقی وہ بھرے ساغر کہاں (فراقؔ)

سوداؔ پھر آج تیری آنکھیں بھر آئی ہیں
عالم کے ڈوبنے میں کل کچھ بھی رہ گیا تھا (سوداؔ)

وہ ملے مجھ سے تو ان کی بھی بھر آئی آنکھیں
دل ہی کو دل کی تباہی کی خبر ہوتی ہے (سیمابؔ)

فضا تبسم صبح بہار تھی لیکن
پہنچ کے منزل جاناں پہ آنکھ بھر آئی (فراقؔ)

پھر بھی سکون عشق پر آنکھ بھر آئی بارہا!
گو غم ہجر بھی فراقؔ! کچھ غم جاوداں نہ تھا (فراقؔ)

کیا پچھلے پہر اب بھی آنکھیں بھر آتی ہیں کہ رُلاتی ہیں
ہر لخت جگر پر کیا گزری، ہر آنکھ کا تارا کیسا ہے (فرازؔ)

آنکھ بھر آئی کہ یادوں کی دھنک سے بکھری
ابر برسا ہے کہ کنگن کی کھنک سی بکھری (عرفان عزیز)

چوٹ خفیہ بھی اگر آئے گی
زندگی آنکھ ہے بھر آئے گی (مظفر وارثی)

آنکھیں جھپکنا:

مری آنکھ جھپکی تھی ایک پل، میرے دل نے چاہا کہ اُٹھ کے چل
دل بیقرار نے او میاں! وہی چٹکی لے کے جگا دیا (ظفرؔ)

ذرا جو دم بھر کو آنکھ جھپکی، یہ دیکھتا ہوں نئی تجلی
طلسم صورت منا رہے ہیں، جمال معنی بنا رہے ہیں (جگرؔ)

اب کہاں دل کی تمناؤں کی بزم آرائیاں
آنکھ جھپکی تھی کہ سب خواب پریشاں ہو گئیں (جگرؔ)

آنکھ جھپکی کہ ادھر ختم ہوا روز وصال
پھر بھی اُس دن پہ قیامت کا گماں ہے کہ جو تھا (فیضؔ)

اُسے گزرتے دیکھ کر جھپک کے آنکھ رہ گئی
شرارے اُڑ گئے تھے کچھ ابھی یہیں کہاں (فراقؔ)

محبت کیا بلا ہے چین لینا ہی بھلا دے ہے
ذرا بھی آنکھ جھپکے ہے تو بیتابی جگا دے ہے (کلیم عاجز)

آنکھ جھپکوں تو شرارے برسے
سانس کھینچوں تو رگِ جاں چھلکے (ناصر کاظمی)

ناصرؔ سے کہے کون کہ اللہ کے بندے
باقی ہے ابھی رات ذرا آنکھ جھپک لے (ناصر کاظمی)

جن کے پرواز کے چرچے کبھی افلاک میں تھے
آنکھ جھپکی تھی کہ وہ عرش نشیں خاک میں تھے (افتخار عارف)

زندگی آنکھ جھپکتے گزری
آخری سانس تھی پہلی آواز (مظفر وارثی)

آنکھ ملانا:

آنکھ ملا کے دیکھ نہ پائیں کیسے تجھ کو ہاتھ لگائیں
بن کر برگ سے چتون تیری کومل کومل تیری گات (سلمان اخترؔ)

غیروں سے دے اشارے ہم سے چھپا چھپا کر
پھر دیکھنا ادھر کو آنکھیں ملا ملا کر (میرؔ)

برسوں تلک نہ آنکھ ملی ہم سے یار کی
پھر گو کہ ہم بصورت ظاہر اڑے رہے (میرؔ)

گرچہ محبوبان نرگس چشم ہیں مغرور حُسن
شوخ کی آنکھوں میں آنکھوں کو ملانا کیا سکت (سراجؔ)

بیباک ملتے ہی جو ہوئے تو شرم سے
آنکھ اُس پری نے پھر ملائی تمام شب (حسرت موہانی)

سنا ہے ہمیں بے وفا تم کہو ہو
ذرا ہم سے آنکھیں ملاؤ تو جانیں (کلیم عاجز)

آنکھیں مل کر بھی نہیں ملتیں اپنے بھی یہاں بیگانے
کوئی تیری بزم ناز میں کس کو پوچھے کس کو جانے (فراقؔ)

مل رہتی تھیں آنکھیں غلبۂ اُلفت سے آپس میں
نہ خوف اُس کو کسی کا تھا نہ ہم لوگوں سے ڈرتے تھے (جرأتؔ)

آہ وہ آنکھ جو ہر سمت رہی صاعقہ پاش
وہ جو مجھ سے کسی عنوان ملائی نہ گئی (حسرتؔ)

میرا ساتھی شام کا تارا
تجھ سے آنکھ ملاتا ہوگا (ناصر کاظمی)

آنکھ کھول کر دیکھنا:

ٹک دیکھ آنکھیں کھول کے اُس دم کی حسرتیں
جس دم یہ سوجھے گی کہ یہ عالم بھی خواب تھا (میرؔ)

کب آنکھ کھول دیکھا تیرے تئیں سرھانے
ناچار مرگئے ہم سر کو پٹک پٹک کر (میرؔ)

سمجھتا ہے جنہیں آورگان عشق تو زاہد
کھلی آنکھوں سے ہیں حُسن حقیقت دیکھنے والے (آرزوؔ)

اب تو آنکھیں کھول، او افتادۂ کوئے حبیب
جھانکتا ہے کوئی دروازے سے شرماتا ہوا (جگرؔ)

تم کو جگا رہا ہے کون دیر سے آکے پچھلی رات
آنکھیں تو کھولو وحشیو! گیسوئے تابدار کے (فراقؔ)

آنکھ اٹھا کر دیکھنا:

دیکھوں ہوں آنکھ اٹھا کر جس کو تو یہ کہے ہے
ہوتا ہے قتل کیونکر یہ بے گناہ دیکھوں (میرؔ)

ہم سے تو تم کو ضد سی پڑی ہے خواہ مخواہ رُلاتے ہو
آنکھ اٹھا جب دیکھے ہیں اوروں میں ہنستے جاتے ہیں (میرؔ)

تو ہی کمال عشق ہے، تو ہی کمال حُسن ہے
اپنے سوا کسی طرف آنکھ اٹھا کے بھی نہ دیکھ (جگرؔ)

حُسن کا ہے یہ مقتضیٰ، دیکھ تو دیکھتا ہی رہ
عشق کا ہے یہ فیصلہ، آنکھ اٹھا کے بھی نہ دیکھ (جگرؔ)

دیکھا نہ اہل دل کسی دن اٹھا کے آنکھ
دنیا گزر گئی، غم دنیا لئے ہوئے (فانی)

تمہارا سایہ بھی جو لوگ دیکھ لیتے ہیں
وہ آنکھ اٹھا کے نہیں دیکھتے پری کی طرف (اکبر)

اٹھا کے آنکھ نہ دیکھا چمن میں نرگس نے
رہا جو اُس کو تری چشم پُرحیا کا لحاظ (ظفر)

جو دیکھتے ہوں دیکھنے والوں کا دیکھنا
ایسوں کو آنکھ اٹھا کے بھی دیکھا نہ چاہئے (حسرت)

کبھی کبھی جو تجھے آنکھ اٹھا کے دیکھا تھا
حریف عمر بقا ہیں وہ نیم لمحے بھی (فراق)

تغافل اس قدر نہ ہو تو آنکھ اٹھا کے دیکھ لے
کچھ آسماں کی گردشیں کچھ اہل غم کی حالتیں (فراق)

آنکھ اٹھانا:

آنکھ اوٹھاتے ہی میرے ہاتھ میں مجکوں لے گئے
خوب اوستاد ہو تم جان کے لے جانے میں (سراج)

ذرّہ ذرّہ مری ہستی کا ہے صد مینا بدوش
میں جہاں آنکھ اُٹھا دوں وہیں میخانہ بنے (آرزو)

جب سے معلوم کیا دل کے نہاں خانے کو
آنکھ اٹھانے کی بھی فرصت نہیں دیوانے کو (جگرؔ)

دیا ہے عشق نے وہ مرتبہ، بحمداللہ
کہ آنکھ تک نہ اٹھاؤں اگرچہ تو آئے (جگرؔ)

آنکھ اٹھائی ہی تھی کہ کھائی چوٹ
بچ گئی آنکھ، دل پہ آئی چوٹ (فانیؔ)

دل میں کیا کیا ہوس دید بڑھائی نہ گئی
روبرو ان کے مگر آنکھ اٹھائی نہ گئی (حسرتؔ)

یہی ضد ہے تو خیر آنکھیں اٹھاتے ہیں ہم اس جانب
مگر اے دل ہم اس میں جان کا کھٹکا سمجھتے ہیں (فراقؔ)

کبھی کبھی جو تجھے آنکھ اٹھا کے دیکھا تھا
حریف عمر بقا ہیں وہ نیم لمحے بھی (فراقؔ)

نئی خوشبو لئے مجھ کو جگانے کے لئے آئے
جدھر بھی آنکھ اٹھاتا ہوں شفق کی مسکراہٹ ہے (خلیل الرحمٰن اعظمی)

دل نے دیکھا ہے بساط قوت ادراک کو
کیا بڑھے اس بزم میں آنکھیں اٹھانے کے لئے (اکبر)

کسی کی حالت دل سُن کے اٹھ گئیں آنکھیں
کہ جان پڑ گئی حسرت بھرے فسانے میں (فراق)

آنکھیں کھلنا:

آنکھیں نہ کھلی تھیں جب دریا بھی تھا قطرہ بھی
جب آنکھ کھلی دیکھا، قطرہ ہے نہ دریا ہے (آرزو)

آنکھیں جو کھول دی ہیں تری موت نے تو کیا
پردے ابھی بہت ہیں بہت سے حجاب ہیں (شاد)

ذرا تو آنکھ کھلے، عقل میں شعور آئے
ہم اپنے آپ میں آئیں، تو وہ ضرور آئے گا (جگر)

ملک ہاتھوں سے گیا ملت کی آنکھیں کھل گئیں
حق ترا چشمے عطا کر دست غافل درنگر (اقبال)

اے دردؔ جس کی آنکھ کھلی اس جہان میں
شبنم کی طرح جان کو وہ اپنی رو گیا (درد)

کھلی آنکھوں سے ہوں حسن حقیقت دیکھنے والا
ہوئی لیکن نہ توفیقِ در بُت خانہ برسوں سے (اصغرؔ)

کھلتی ہے میری آنکھ جب احوال پر اپنے
چوں شمع گھٹا جاتا ہوں میں اپنی نظر سے (دردؔ)

خواب غفلت سے تری جس وقت کھل جائے گی آنکھ
ہے جو کچھ آنکھوں کے آگے جلوہ گر چھپ جائے گا (ظفرؔ)

مری آنکھ بند تھی جب تلک وہ نظریں نور جمال
کھلی آنکھ تو نہ خبر رہی کہ وہ خواب تھا کہ خیال تھا (ظفرؔ)

سب یار کوچ کر گئے میری کھلی نہ آنکھ
غفلت نے کیا کہوں مجھے کیسا سُلا دیا (ظفرؔ)

وہ نغمہ بلبل رنگین نو اک بار ہوجائے
کلی کی آنکھ کھل جائے چمن بیدار ہوجائے گا (اصغرؔ)

بیدار ہوا منظر اس مست خرامی سے
غنچوں کی کھلیں آنکھیں، دامن کی ہوا آئی (اصغرؔ)

سو بار ترا دامن ہاتھوں میں مرے آیا
جب آنکھ کھلی دیکھا اپنا ہی گریباں تھا (اصغر)

عجب مستی بھری اک نیند میں سویا ہوا تھا میں
کھلی جب آنکھ تو تھرّا گیا ہوں (ساحر)

پھیلے ہوئے تھے جاگتی نیندوں کے سلسلے
آنکھیں کھلیں تو رات کے منظر بدل گئے (پروین شاکر)

کس قدر میری کھلی آنکھوں سے ناخوش ہے ہوا
ریت کی چاروں طرف دیوار کر کے آئی ہے (مظفر وارثی)

آنکھ کھولنا:

موت سے دیکھ نہ غافل ہو ذرا آنکھ تو کھول
زندگی کہتے ہیں جس کو وہ ہے اک خواب سی چیز (ظفر)

نرگس کی روش آنکھ ظفر ہم نے جو کھولی
اس گُل کے سوا عالم ہستی میں نہ سوجھا (ظفر)

کیا کہوں مجھ کو کہاں لائی مری عمر رواں
آنکھ کھولی تو ہر ایک سمت اندھیرے کا سماں (خلیل الرحمٰن اعظمی)

کھول آنکھ، زمین دیکھ فلک دیکھ فضا دیکھ
مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ (اقبالؔ)

آنکھیں پتھرانا:

اس سنگ دل کی وعدہ خلافی کو دیکھئے
پتھرا گئیں ہیں آنکھیں مری انتظار میں

پتھرا گئی تھی آنکھ مگر بند تو نہ تھی
اب یہ بھی انتظار کی صورت نہیں رہی (فانیؔ)

ڈوبتے سورج کی آنکھیں کرب سے پتھرا گئیں
لوٹنے والے پرندے وسعتوں میں کھو گئے (شہناز نبی)

آنکھوں میں سمانا:

کیا ہوا اے ذوقؔ ہیں جو مردمک ہم دو سیاہ
لیکن آنکھوں میں سمانا کوئی ہم سے سیکھ جائے (ذوقؔ)

نگاہ شوق نے محشر میں صاف تاڑ لیا
کہاں وہ چھپتے کہ آنکھوں میں تھے سمائے ہوئے (جگرؔ)

سمائیں آنکھ میں کیا شعبدے قیامت کے
مری نظر میں ہیں جلوے کسی کے قامت کے (فانیؔ)

کس کی آنکھوں میں سمایا ہے شعار اغیار
ہو گئی کس کی نگہ طرز سلف سے بیزار (اقبالؔ)

میری آنکھوں میں سمایا اس کا ایسا نور حق
شوق نظارہ ترا اے بدر کامل اٹھ گیا (ظفرؔ)

آنکھ بھر کر دیکھنا:

مرنا جینا اک جہاں کا ہے، نگاہوں پر تری
جس نظر سے آنکھ بھر کر تو نے دیکھا ہو گیا (ذوقؔ)

ساقی نے آنکھ بھر کے جو دیکھا رہی نہ تاب
کانپا یہ اپنا ہاتھ کہ مینا چھلک پڑا (شادؔ)

دیکھا جو آنکھ بھر کے تو بازو سمٹ گئے
بانہوں میں بھر لیا تو بدن اور کس گئے (جاں نثار اختر)

بس ایک پل مجھے دیکھا تھا آنکھ بھر اُس نے
پھر آئینے کو مرا عکس اچھا لگتا تھا (خاور احمد)

کسی کلی نے بھی دیکھا نہ آنکھ بھر کے مجھے
گزر گئی جرسِ گل اُداس کر کے مجھے (ناصر کاظمی)

قبائے زخم بدن پر سجا کے نکلا ہوں
وہ اب ملا بھی تو دیکھے گا آنکھ بھر کے مجھے (محسن نقوی)

دیکھا تھا آنکھ بھر کے کبھی اس نے ایک بار
گالوں پہ اک گلالی بہت دیر تک رہا (ذکیہ غزل)

جسے بھی دیکھا ہے آنکھ بھر کے وہ جانتا ہے
وہ اپنی آنکھوں میں کتنے عالم چھپائے رکھتی ہے (خاور احمد)

بس ایک پل مجھے دیکھا تھا آنکھ بھر اس نے
پھر آئینے کو مرا عکس اچھا لگتا تھا (خاور احمد)

آنکھوں کا نور ہونا:

نہ کسی کی آنکھ کا نور ہوں نہ کسی کے دل کا قرار ہوں
جو کسی کے کام نہ آسکے میں وہ ایک مشت غبار ہوں (ظفرؔ)

مرنے پہ انتظار کا ویسا کہاں مزا
یہ بات ختم ہو گئی آنکھوں کے نور تک (شادؔ)

دل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں (اقبالؔ)

میں اس کو دیکھ کے آنکھوں کا نور کھو بیٹھا
یہ زندگی مری آنکھوں سے کیوں نہاں نہ رہی (شہریارؔ)

کسی نے آنکھوں کا نور دے کر غبار ظلمت ہٹا دیا تھا
کسی نے خوں کی شفق لٹا کر سحر کا سورج سجا دیا تھا (محسن احسان)

آنکھوں پر بٹھانا:

کہاں ان کا خیال اور ہم کہاں اللہ ری قسمت
جگہ دیں دل میں، آنکھوں میں بٹھائیں اپنے مہماں کو (شاؔد)

اے اہل حقیقت! مجھے آنکھوں پہ بٹھاؤ
طے کر کے چلا آتا ہوں میدان وفا میں (جگؔر)

اس کو سر آنکھوں پہ بٹھاؤں نہ کیوں
بوئے گل ہے سفیر شہر جنوں (شہرؔیار)

آنکھ تر ہونا:

خشک نہ لب نہ آنکھ تر، واہ رے حضرت جگؔر
جیسے کہ دور کا بھی اب عشق سے واسطہ نہیں (جگؔر)

اٹھنے کو ہے اُن کی نظر ہونے کو ہے وہ آنکھ تر
ہاں تیز کردے، بے خبر، سازِ نہانِ عاشقی (جگؔر)

توہین عشق، دیکھ نہ ہو، اے جگر نہ ہو
ہو جائے دل کا خون مگر آنکھ تر نہ ہو (جگؔر)

سنجیدگی ہزار ہو غم سے مفر نہیں
دریا اُسی میں بند ہے جو آنکھ تر نہیں (جگرؔ)

رہتی ہے سدا نرگسِ بیمار کی تر آنکھیں
دل طالبِ نظارہ ہے، محروم نظر آنکھ (اقبالؔ)

سمجھتا کون مری تشنہ کا میاں خاور
بس ایک شخص تھا جو اپنی آنکھ تر رکھتا (خاور احمد)

آنکھ پُرنم ہونا:

جگر تیرے سکوتِ غم نے یہ کیا کہہ دیا ان سے
جھکی پڑتی ہیں نظریں آنکھ پُرنم ہوتی جاتی ہیں (جگرؔ)

عشق کی عظمت نہ ہرگز جیتے جی کم کیجئے
جان دے دیجے مگر آنکھیں نہ پُرنم کیجئے (جگرؔ)

وقتِ رخصت تم تو چپ تھے اے ساتھی
سب نے دیکھا آنکھ تمہاری پُرنم تھی (ذکیہ غزل)

آنکھوں کا ترسنا:

مجھ خستہ و مہجور کی آنکھیں ہیں ترستی
کب سے تجھے اے سروِ خراماں نہیں دیکھا (اصغرؔ)

پھر اس کے دیکھنے کو آنکھیں ترس رہی ہیں
یادش بخیر! میں نے دیوانہ کردیا (جگر)

جنوں میں کوئی آنسو پونچھنے والا نہیں ملتا
ترستی ہیں اب آنکھیں آستیں و چاک دامن کو (سیمابؔ)

اہل غم ہیں کہ صبح کی تصویر
دل بجھا سا ہے آنکھ ترسی ہے (ناصر کاظمی)

آنکھ لگنا:

آرزوئے دل سلامت، درد پیہم برقرار
آنکھ لگ ہی جائے گی، گہوارہ جنباں چاہئے (جگر)

اے ظفرؔ سو چکے آرام سے ہم پانو پسار
سو قیامت ہوئی اک آنکھ کے لگ جانے سے (ظفرؔ)

تجھ سے ہر روز ہی ملتے ہیں مگر خوابوں میں
اک تری یاد میں جو آنکھ ذرا لگ جائے (ذکیہ غزل)

کیا لگے آنکھ کہ پھر دل میں سمایا کوئی
رات بھر پھرتا ہے اس شہر میں سایا کوئی (ناصر کاظمی)

آنکھوں کا اشارہ ہونا:

کس کو فرصت تھی زمانے کے ستم سہنے کی
گر نہ اُس شوخ کی آنکھوں کا اشارہ ہوتا (اختر شیرانی)

اللہ رے فسوں گر تری آنکھوں کا اشارہ
پھر دل نے لیا درد محبت کا سہارا (فانیؔ)

ہونٹوں پہ تبسم ہے کہ اک برق بلا ہے
آنکھوں کا اشارہ ہے کہ سیلاب فنا ہے (اصغرؔ)

سمجھے گا زمانہ تری آنکھوں کے اشارے
دیکھیں گے تجھے دور سے گردوں کے ستارے (اقبالؔ)

ساز و مطرب بھی ہے اور نغمہ بھی ہے رقص بھی ہے
ساتھ ہر تار کے آنکھوں سے اشارات بھی ہے (ظفر)

اُن کی آنکھوں کا اشارہ ہی نہیں
ورنہ مرجانا بھی کوئی بات ہے؟ (کلیم)

آنکھیں جھکی ہونا:

لب خشک دل جلا ہوا، آنکھیں جھکی ہوئی
پہچانتا ہوں ان کے حراب نظر کو میں (سیمابؔ)

ہاتھ رہے بندھے ہوئے آنکھ رہے جھکی تیری
محفل قریب میں یہی قاعدہ سلام ہے (سیمابؔ)

شرم سے آنکھیں جھکا دیں احتیاط ضبط نے
جب نظر بھی ترجمان بے کسی ہونے لگی (سیمابؔ)

آنکھ کا تارا ہونا:

وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا
شباب جس کا ہے بے داغ اور ضرب کاری (اقبالؔ)

کتنا زخموں کے چراغوں سے سجایا دل کو
پھر بھی کمبخت کسی آنکھ کا تارا نہ ہوا

ان آنسوؤں کو ٹپکنے دیا نہ تھا میں نے
کہ خاک میں نہ ملیں میری آنکھ کے تارے (اختر انصاری)

ہاں اے شب فراق! اٹھا میرے ناز تو
برسوں کسی کی آنکھ کا تارا رہا ہوں میں (اختر انصاری)

آنکھ کا تارا آنکھ میں ہے
اب نہ گنیں گے تارے ہم (ناصر کاظمی)

آنکھ سے اوجھل ہونا:

اپنے اندر خوشبو جیسا جادو رکھنے والے
آنکھ سے اوجھل ہو کے بھی منظر میں رہتے ہیں (خاور احمد)

تو آنکھ سے اوجھل ہوتا جاتا ہے
دور کھڑے ہم خالی ہاتھ ہلاتے ہیں (ناصر کاظمی)

جنہیں ہم دیکھ کر جیتے تھے ناصرؔ
وہ لوگ آنکھوں سے اوجھل ہو گئے (ناصر کاظمی)

آنکھوں سے چھلکنا:

کچھ الجھی ہوئی باتیں کچھ بہکے ہوئے نغمے
کچھ اشک جو آنکھوں سے بے وجہ چھلک جائیں (فیضؔ)

آنکھ جھپکوں تو شرارے برسیں
سانس کھینچوں تو رگ جاں چمکے (ناصر کاظمی)

مری چیخ مقبول ہوتی تو کیسے
نہ ہونٹوں سے ٹپکی نہ آنکھوں سے چھلکی (مظفر وارثی)

آنکھوں میں اُترنا:

آنکھوں میں اُتر آتے ہیں موہوم کے نقشے
دل میں یہ سمائی ہے کہ موجود وہی ہے (اکبرؔ)

میں نے جس لمحے کو پوجا اُسے بس ایک بار
خواب بن کر تری آنکھوں میں اُترتا دیکھوں (پروین شاکر)

یہ غربتیں مری آنکھوں میں کیسی اُتری ہیں
کہ خواب بھی مرے رخصت ہیں رت جگا بھی گیا (پروین شاکر)

آنکھ موند لینا:

عہد جوانی رو رو کاٹا پیری میں لیں آنکھیں موند
یعنی رات بہت تھے جاگے صبح ہوئی آرام کیا (میرؔ)

میں کاش اُس وقت آنکھیں موند لیتا
کہ میرا دیکھنا، مجھ پر بلا تھا (مرزا مظہرؔ جان جاناں)

مُند گئیں کھولتے ہی کھولتے آنکھیں ہے ہے!
خوب وقت آئے تم اِس عاشق بیمار کے پاس (فیضؔ)

آنکھوں میں مروت ہونا:

آنکھوں میں دلبروں کے مطلق نہیں مروت
یہ پاس آشنائی منظور کیا رکھیں گے (میرؔ)

کل کہاں تھی ان کی آنکھوں میں مروت اس قدر
آج کیوں کرنے لگے ہم سے محبت اس قدر (جاں نثار)

آنکھوں سے چھپانا:

ایسے سے کوئی اپنے تئیں کیوں کہ بچا دے
دبی زلفوں سے بچ جائے تو آنکھوں سے چھپالے

کس کی یہ موج حسن ہوئی جلوہ گر کہ یاں
دریا پہ جو حباب تھے آنکھیں چھپا چلے (درد)

آنکھیں نکالنا:

بغل سے لے گئے دل کو نکال کر وہ صریح
جو مانگا تو کہا آنکھیں نکال کے کیسا؟ (ذوق)

شب فراق میں اس مہ جبیں کے انجم چرخ
ڈراتے ہیں مجھے آنکھیں نکال کے کیسا (ذوق)

آنکھوں میں انتظار ہونا:

دم آچکا ہے آنکھوں میں تیرا ہے انتظار
بے دید جلد آ کہ نہیں وقت دیر کا (ذوق)

کیا کم ہیں ذوق دید کی جلوہ فرازیاں!
آنکھوں کو انتظار تماشا نہ چاہیے (اصغر)

آنکھوں سے دیکھنا:

اے دل وہ سِرِّ غمزۂ پنہاں عیاں نہ کر
آنکھوں سے دیکھ اور زباں سے بیاں نہ کر (ذوق)

کیا حُسن کا افسانہ محدود ہے لفظوں میں؟
آنکھیں ہی کہیں اُس کو، آنکھوں نے جو دیکھا ہے (جگر)

آنکھیں برابر کرنا:

طاق سے مینا اُتارا پاؤں میں لغزش ہوئی
کی نہ ساقی سے برابر آنکھ شرماتا رہا (شاؔد)

بے مروت نے کبھی آنکھیں برابر تک نہ کیں
نامہ کس حسرت سے منہ تکتا رہا تاثیر کا (شاؔد)

آنکھیں پھوٹنا:

جو رونا یہی ہے تو پھوٹیں گی آنکھیں
مجھے اب تو آنکھوں کا رونا پڑا ہے (رند لکھنوی)

ہجوم اشک سے دیدار میں خلل نہ پڑے
جو اب کے روئیں تو آنکھوں کو میں نے پھوڑ دیا (شاؔد)

آنکھیں مل کر دیکھنا:

آنکھیں مل دیدۂ عبرت سے خرابات کو دیکھ
اک زمانہ تھا اس اجڑے ہوئے ویرانے کو (شاؔد)

گھنے دھوئیں میں فرشتے بھی آنکھ ملتے ہیں
تمام رات کھجوروں کے پیڑ جلتے ہیں (بشیر بدر)

آنکھوں میں آنکھیں ڈالنا:

آج اک حسیں نے رشک کے قابل بنا دیا
آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بے دل بنا دیا (جگر)

آتش تر نے ساقیا! کچھ نہ مجھے مزا دیا
آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر تو نے یہ کیا پلا دیا (جگر)

آنکھوں کی ندامت دیکھنا:

اُس گنہگار محبت کو خدا ہی سمجھے
جس نے اس مدھ بھری آنکھوں کی ندامت دیکھی (جگر)

کانٹوں میں جیسے پھول، جہنم میں جیسے خُلد
آنکھیں ہیں یوں ندامت عصیاں لئے ہوئے (جگر)

آنکھوں کی التجائیں:

سب اُن پہ ہیں تصدق وہ سامنے تو آئیں
اشکوں کی آرزوئیں آنکھوں کی التجائیں (جگر)

مچلتی ہیں سینے میں لاکھ آرزوئیں
تڑپتی ہیں آنکھوں میں لاکھ التجائیں (فیض)

آنکھوں کا ڈبڈبانا:

میں تو ہر حالت میں خوش ہوں لیکن اس کا کیا علاج
ڈبڈبا آتی ہیں وہ آنکھیں جگر میرے لئے (جگر)

فراقؔ ایسے میں کیوں آنکھ ڈبڈبا آئی
ہوا میں نرم لچک ہے فضا میں ٹھنڈک ہے (فراقؔ)

آنکھوں کی خطا:

آنکھوں کی خطا، فانیؔ محشر میں عطا ٹھہری
طوفان اُٹھایا تھا، احسان نکل آیا (فانیؔ)

ہر شام غم ہے قاصد صبح نشاط نو
یہ آنکھ کی خطا ہے، اگر دیکھتی نہیں (جگرؔ)

آنکھوں سے گزرنا:

زمین کے انقلاب اب تک ہزاروں آنکھ سے گزرے
نظر اب انتظار انقلاب آسمان ہے (سیمابؔ)

گیا کیا کیا گزر عالم ظفرؔ آنکھوں کے آگے سے
کہیں کیا ہم نے جویاں مثلِ چشم نقش پا دیکھا (ظفرؔ)

آنکھوں میں تبسم ہونا:

ہونٹوں پہ ہنسی رہتی ہے آنکھوں میں تبسم
سب ہیں ان پر صنعتیں خلق حسن کی (حسرتؔ)

تو ہی بتلا کہ بھلا میرے سوا دنیا میں
کون سمجھے گا ان آنکھوں کے تبسم کا گداز (جذبیؔ)

آنکھوں میں رات کاٹنا:

سوداؔ تیری فریاد سے آنکھوں میں کٹی رات
آئی ہے سحر ہونے کو ٹک تو کہیں مر بھی (سوداؔ)

سنا میں نے کٹی اُن کی بھی ساری رات آنکھوں میں
کسی نے میرا افسانہ سنایا کچھ نہ کچھ ہوگا (ظفرؔ)

آنکھوں سے پرے ہونا:

ٹھنڈی ٹھنڈی سی مگر غم سے ہے بھرپور ہوا
کئی بادل مری آنکھوں سے پرے اور بھی ہیں (خلیل الرحمٰن اعظمی)

فرق اتنا ہے کہ آنکھوں سے پرے ہے ورنہ
رات کے وقت بھی سورج کہیں چلتا ہوگا (سلمان اختر)

آنکھیں مَلنا:

کیا کیا ہوس کو آتی ہے خوشبوئے آرزو
آنکھیں جب اپنی مَلتے ہیں ان کی روا سے ہم (حسرتؔ)

جو پوچھتا ہے کوئی، سرخ کیوں ہیں آج آنکھیں؟
تو آنکھیں مَل کے میں کہتا ہوں، رات سو نہ سکا (اختر انصاری)

آندھیاں چلتی ہیں، دنیا ہوئی جاتی ہے غبار
آنکھ تو مَل لوں ذرا ہوش میں آلوں تو چلوں (جذبیؔ)

آنکھیں بچھانا:

تم نہیں آئے اور رات رہ گئی راہ دیکھتی
تاروں کی محفلیں بھی آج آنکھیں بچھا کے رہ گئیں (فراقؔ)

ان میں روشن ہیں ابھی تک تیرے بوسوں کے چراغ
اس لئے ہم اپنی آنکھیں خود بچھانے آئے ہیں (بشیر بدر)

آنکھوں کی لگاوٹ:

اُن کی آنکھوں کی لگاوٹ سے حذر اے اکبرؔ
دین سے کرتی ہے دل کو یہی غماز جدا (اکبرؔ)

لگاوٹ بہت ہے تری آنکھ میں
اسی سے تو یہ فتنہ زا ہو گئی (اکبرؔ)

آنکھوں میں چھپانا:

آرزو بھی ہے تیری حسرت دیدار بھی ہے
اتنے طوفان ہیں آنکھوں میں چھپاؤں کیسے (حسرتؔ)

کاسۂ لب میں کہاں ڈھونڈ رہی ہو اس کو
ہم نے آنکھوں میں چھپا رکھا ہے درد اندر لب (عرفان صدیقی)

آنکھ کا برسنا:

سکوت بن کے فضاؤں پہ چھا گئی ہے گھٹا
برس رہی ہے خدا جانے کیوں میری آنکھیں (اختر انصاری)

نہ آنکھیں ہی برسیں نہ تم ہی ملے
بہاروں میں اس کی نئے گل کھلے (ناصر کاظمی)

آنکھوں کا کہنا:

ظفرؔ آنکھیں کہے دیتی ہیں تیری کیا چھپاتا ہے
مئے الفت کی کیفیت چھپانے سے نہیں چھپتی (ظفرؔ)

دل کا خون آنکھوں میں کھنچ آیا، چلو اچھا ہوا
میری آنکھوں کو مرا احوال کہنا آگیا (اختر انصاری)

آنکھوں سے لگانا:

یہ بھی آداب محبت نے گوارا نہ کیا
ان کی تصویر بھی آنکھوں سے لگائی نہ گئی (حسرتؔ)

آنکھوں سے لگایا ہے کبھی دست صبا کو
ڈالی ہیں کبھی گردن مہتاب میں باہیں (فیضؔ)

آنکھیں آنا:

مضطرب ہم بھی رہے رات تڑپ کر کاٹی
دل بھی بے چین رہا ان کی جو آئی آنکھیں (حسرتؔ)

آنکھوں کا سنانا:

حال سنتے وہ کیا میرا حسرتؔ
وہ تو کہیئے سنا گئی آنکھیں (حسرتؔ)

آنکھوں میں نیند بھرنا:

میں نے اک ناول لکھا ہے آنے والی صبح کے نام
کتنی راتوں کا جاگا ہوں نیند بھری ہے آنکھوں میں (بشیر بدر)

آنکھوں میں سیلاب:

دل سمندر تھا کہ سب کچھ مسکرا کر پی گیا
کیسے کیسے درد کے سیلاب آنکھوں میں رہے (پروفیسر محمد طٰہٰ)

آنکھوں میں خون آنا:

آنکھوں میں خون آگیا چہرہ عود کا دیکھ کر
میری رگوں میں شکر ہے برف کی تہہ جمی نہیں (شہریارؔ)

آنکھوں کا مدعا:

عالم ہے شوق کشتہ خلقت ہے تیری رفتہ
جانوں کی آرزو آنکھوں کا مُدعا تو (میرؔ)

آنکھیں روشن کرنا:

گو کہ حیرانی دیدار ہے اے آہ و سرشک
کوئی روشن کرو آنکھیں کوئی دل شاد رکھ (میرؔ)

آنکھوں کی شیشہ بازی:

شیشہ بازی تو تنک دیکھنے آ آنکھوں کی
ہر پلک پر مرے اشکوں سے رواں ہے شیشہ (میرؔ)

آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا:

عبث مت دیکھ آنکھیں پھاڑ پھاڑ ان چشم خونیں کو
پڑا نہیں نرگس باغی تجھے کام ان حریفوں میں (سراجؔ)

آنکھیں لحاف کرنا:

اگر ہے ذوق تمہیں پردہ پوشی عالم
پلک کوں موند کہ آنکھ لحاف کرو (سراجؔ)

آنکھوں سے پینا:

کیا کبھی دیکھا ہے تو نے حُسن کا رنگیں شباب
کیا کبھی آنکھوں سے پی ہے تو نے جلوؤں کی شراب (آرزوؔ)

آنکھوں سے نہاں ہونا:

یہ کہہ سکتے ہو ہم دل میں نہیں ہیں پر یہ بتلاؤ
کہ جب دل میں تمہیں تم ہو، تو آنکھوں سے نہاں کیوں ہو (غالبؔ)

آنکھ سینکنا:

آنکھیں اس بزم میں سنکتی ہیں جنہوں نے تک بھی
شمع کی طرح گریباں لئے تر جاتے ہیں (دردؔ)

آنکھوں سے پلانا:

دونوں جہان کی نہ رہی پھر خبر اسے
دو پیالے تیری آنکھوں نے جس کو پلا دیئے (دردؔ)

آنکھوں میں حجاب ہونا:

کہیں ہوئے ہیں سوال و جواب آنکھوں میں
یہ بے سبب نہیں ہم سے حجاب آنکھوں میں (دردؔ)

آنکھوں سے چھپانا:

ایسے سے کوئی اپنے تئیں کیوں کہ بچاوے
دل زلفوں سے بچ جائے تو آنکھوں سے چھپالے (دردؔ)

کس کی یہ موج حسن ہوئی جلوہ گر کہ یاں
دریا پہ جو حباب تھے آنکھیں چھپا چلے (دردؔ)

آنکھوں سے خون کا دریا بہنا:

خون کا دریا میری آنکھوں سے بہا جاتا ہے
جب سے دیکھا ہے پری پیرہن سُرخ ترا (ذوقؔ)

آنکھوں میں ساون:

تجھ بن میری نظروں میں یہ تاریک ہے عالم
ہر روز مری آنکھوں میں ساون کی سی شب ہے (سوداؔ)

آنکھوں لہو رونا:

لہو روئیں گی آنکھیں شادؔ سب کی میرے ماتم میں
پڑھی جائے گی یار دل میں مری تحریر مدت تک (شادؔ)

آنکھوں میں جگہ دینا:

آنسوؤں سے بھی ارتباط غم سے بھی عمر بھر کا ساتھ
آنکھوں میں دیں جگہ کسے، دل سے کسے جدا کریں (شادؔ)

آنکھوں سے چومنا:

نہ مٹے گی دل سے یہ آرزو کہ لگا کے آنکھوں سے چوم لوں
ترے پاؤں تک نہیں دسترس ترے آستاں کی زمیں سہی (شاؔد)

آنکھوں کے مارے:

کبھی پانی بھی جن آنکھوں کے ماروں نے نہیں مانگا
انہیں آنکھوں کے ماروں کو جگر سیراب کہتے ہیں (جگؔر)

آنکھیں چار ہونا:

یک بیک آنکھ چار نما ہو جانا
دیر تک رونمالٹہ رو غائیاں، توبہ! (جگؔر)

آنکھوں کی زبانی:

انہیں آنسو سمجھ کر یوں نہ مٹی میں ملا ظالم!
پیام درد دل ہے اور آنکھوں کی زبانی ہے (جگؔر)

آنکھوں میں منظر کھینچنا:

ایک منظر ہے کہ آنکھوں میں کھنچا آتا ہے
ایک دنیا ہے کہ روپوش ہوئی جاتی ہے

آنکھیں پُرنم ہونا:

عشق کی عظمت نہ ہرگز جیتے جی کم کیجئے
جان دے دیجئے مگر، آنکھیں نہ پُرنم کیجئے (جگؔر)

وقت رخصت تم تو چپ تھے اے ساتھی
سب نے دیکھا آنکھ تمہاری پُرنم تھی (ذکیہ غزل)

جگر تیرے سکوت غم نے یہ کیا کہہ دیا ان سے
جھکی پڑتی ہیں نظریں آنکھ پُرنم ہوتی جاتی ہے (جگر)

آنکھوں کا پشیماں ہونا:

حشر کے دن وہ گنہگار نہ بخشا جائے گا
جس نے دیکھا تری آنکھوں کا پشیماں ہونا (جگر)

آنکھوں کا قصور:

آنکھوں کا تھا قصور نہ دل کا قصور تھا
آیا جو میرے سامنے میرا غرور تھا (جگر)

آنکھیں چوندھیانا:

تھی یہ ہوس کہ دیکھتے خال و خط بہار حسن
آنکھیں ہی چوندھیا گئیں جلوۂ یار دیکھ کر (جگر)

آنکھوں سے پنہاں ہونا:

آنکھوں سے وہ پنہاں ہیں تو کیا دیدۂ دل سے
ہم دیکھتے رہتے ہیں بدستور کسی کو (حسرتؔ)

آنکھیں خیرہ ہونا:

ہوش پر بجلی گری، آنکھیں بھی خیرہ ہوگئیں
تم تو کیا تھے، ایک جھلک سی تھی تمہاری یاد کی (اصغرؔ)

آنکھوں میں خمار ہونا:

نیند کا ہلکا گلابی سا خمار آنکھوں میں تھا
یوں لگا جیسے وہ شب کو دیر تک سویا نہ تھا (منیر نیازی)

آنکھوں کو لبھانا:

میری آنکھوں کو لبھا لیتا ہے حسن ظاہری
کم نہیں کچھ تیری نادانی سے نادانی مری (اقبالؔ)

آنکھ ملنا:

غمزہ نہیں ہوتا کہ اشارہ نہیں ہوتا
آنکھ اُن سے جو ملتی ہے تو کیا کیا نہیں ہوتا (اکبرالہ آبادی)

آنکھوں کی لگاوٹ:

ان کی آنکھوں کی لگاوٹ سے حذر اے اکبر
دین سے کرتی ہے دل کو یہی غماز جُدا (اکبرؔ)

لگاوٹ بہت ہے تری آنکھ میں
اسی سے تو یہ فتنہ زا ہو گئی (اکبرؔ)

آنکھوں کا اعتبار:

وہ جا چکے ہیں اور آنکھوں پہ اعتبار نہیں
وہ آچکے ہیں مگر انتظار باقی ہے (جمیل مظہری)

آنکھیں پھیر لینا:

تجھے گلہ ہے کہ دنیا نے پھیر لیں آنکھیں
فرازؔ یہ تو سدا سے رواج اس کا تھا (فرازؔ)

آنکھوں سے خواب چُرانا:

خواب ان آنکھوں سے اب کوئی چُرا کر لے جائے
قبر کے سوکھے ہوئے پھول اٹھا کر لے جائے (بشیر بدر)

آنکھوں میں طوفان:

سینے میں جلن آنکھوں میں طوفان سا کیوں ہے
اس شہر میں ہر شخص پریشان سا کیوں ہے (شہریارؔ)

آنکھوں کی حیرانی:

دل پریشاں ہو مگر آنکھ میں حیرانی نہ ہو
خواب دیکھو کہ حقیقت سے پشیمانی نہ ہو (شہریارؔ)

آنکھوں کا کھیل:

کھیل سب آنکھوں کا ہے سارا ہُنر آنکھوں کا ہے
پھر بھی دنیا میں خسارہ سر بہ سر آنکھوں کا ہے (عرفان صدیقی)

آنکھوں کا بھرم:

آخر شب تمہیں آنکھوں کا بھرم کھونا تھا
اب کوئی خواب نہ تعبیر تمہارے لئے ہے (عرفان صدیقی)

آنکھوں کی ٹھنڈک:

جس کا لہجہ ہے حسین، جس کے خدوخال ملیح
محسن آنکھوں کی ہے ٹھنڈک وہ دل آرام ابھی (محسن احسان)

آنکھوں میں جھانکنا:

اسی امید پہ آنکھوں میں جھانکتا ہوں میں
کہیں ہے وہ سمندر جو مجھ کو لے ڈوبے (خاور احمد)

آنکھوں پر اعتماد:

آنکھوں پر اعتماد کرو گے تو دیکھنا
پتھر چنو گے ریزۂ الماس جان کر

آنکھوں کی چمک:

شوخ ہوجاتی ہے اب بھی ترے آنکھوں کی چمک
گاہے گاہے ترے دلچسپ جوابوں کی طرح (پروین شاکر)

آنکھوں سے پینا:

قطرہ قطرہ درد تری آنکھوں سے میں پی جاؤں گا
میرے ہر اک شکھ پہ ساتھی اتنا ہی حق تیرا ہے (شہناز بنی)

آنکھوں میں شوخی:

رات غزل بھی تنہائی میں روئی تھی
صبح کو اس کی آنکھ میں شوخی مدھم تھی (ذکیہ غزل)

آنکھوں میں خوف:

خوف آنکھوں میں یہاں سب کی چھپا ہو جیسے
ایسے زندہ نہ رہو جرم کیا ہو جیسے (ذکیہ غزل)

آنکھوں کی قسم کھانا:

آپ کے عاشق تھے ہم حوروں پہ کیا کرتے نظر
اہل جنت سے قسم آنکھوں نے کھائی آپ کی (حسرتؔ)

آنکھوں سے پردہ اٹھنا:

غفلت کا ظفرؔ پردہ اٹھ جائے جو آنکھوں سے
آجائے تماشہ پھر کیا کیا نظر اُوہو ہو (ظفرؔ)

سرآنکھوں پر:

تم جو غصے ہو تو غصہ مرے سر آنکھوں پر
پر بشرطیکہ نہ ہو اور کسی کے باعث (ظفرؔ)

آنکھوں سے آنسو کا دریا بہنا:

بہا کر آنسوؤں کا آنکھ سے دریا تو کیا حاصل
فرو کب اس سے میرے دل کی سوزش ہونے والی ہے

آنکھ کی چاہت:

آنکھ چاہت کی ظفرؔ کوئی بھلا چھپتی ہے
اُس سے شرماتے تھے ہم، ہم سے وہ شرماتا تھا (ظفرؔ)

آنکھ میں تری:

مزاج عشق بہت معتدل ہے ان روزوں
جگر میں آگ دہکتی ہے آنکھ میں ہے تری (اصغرؔ)

آنکھ بند ہونا:

بند ہو آنکھ ہٹے منظر قدرت کا حجاب
لاؤ اک شاہد مستور کو عریاں کردیں (اصغرؔ)

آنکھ کا محو حیرت ہونا:

آنکھ ہے جب محو حیرت تو نمایاں ہے وہی
فکر ہو جب کارفرما تو وہی مستور ہے (اصغرؔ)

تجسس کی آنکھ:

فزوں تر ہوا نشۂ کامرانی
تجسس کی آنکھوں میں ڈورے سے آئے (جذبیؔ)

آنکھوں سے پیماں کرنا:

اب اور کسی فردا کے لئے ان آنکھوں سے کیا پیماں کیجئے
کس خواب کے جھوٹے افسوں سے تسکین دل ناداں کیجئے (فیضؔ)

آنکھوں سے لگانا:

یہ بھی آداب محبت نے گوارا نہ کیا
ان کی تصویر بھی آنکھوں سے لگائی نہ گئی (حسرتؔ)

آنکھوں سے لگایا ہے کبھی دست صبا کو
ڈالی ہیں کبھی گردن مہتاب میں باہیں (فیض)

آنکھوں میں میں دردمندی:

آنکھوں میں دردمندی، ہونٹوں پہ عذر خواہی
جانا نہ وار آئی شامِ فراق یاراں (فیض)

آنکھ کے آگے بجلی کوندنا:

بجلی اک کوند گئی آنکھوں کے آگے تو کیا؟
بات کرتے کہ میں لب تشنۂ تقریر بھی تھا (غالبؔ)

آنکھیں دکھلانا:

منہ نہ دکھلاوے نہ دکھلا، پر بہ انداز عتاب
کھول کر پردہ ذرا آنکھیں ہی دکھلا دے مجھے (غالبؔ)

آنکھیں دھندلانا:

شام بھی ہو گئی دھندلا گئیں آنکھیں بھی مری
بھولنے والے میں کب تک ترا رستہ دیکھوں (پروین شاکر)

آنکھوں کو پڑھنا:

تو نے اس کی آنکھوں کو غور سے پڑھا قاصد
کچھ تو کہہ رہا ہوگا اُس نظر کا سناٹا (پروین شاکر)

آنکھ پر غفلت کا پردہ ہونا:

غفلتوں کے پردے ہیں آج جن کی آنکھوں پر
ان کی سطح بینی کو روشنی دکھانا ہے (ذکیہ غزل)

آنکھوں میں جھانکنا:

خواب کے تسلسل کو خوف توڑ دیتا ہے
سرخیاں گلابوں کی جھانکتی ہیں آنکھوں سے (فراق)

اسی امید پہ آنکھوں میں جھانکتا ہوں میں
کہیں ملے وہ سمندر جو مجھ کو لے ڈوبے (خاور احمد)

آنکھیں خشک ہو جانا:

خشک ہو چکی آنکھیں، آس ہے نہ آنسو ہے
دل کا ایک دروازہ اٹ چکا ہے جالوں سے (فراق)

نیند سے آنکھیں بوجھل ہونا:

ہیں بہت نیند سے آنکھیں بوجھل
اس کی یادوں کو بلا دے کوئی (ذکیہ غزل)

آنکھوں میں وحشت ہونا:

کیسی وحشت ہے جو آنکھوں میں بسی رہتی ہے
کیسا سودا ہے کہ جو سر میں سمایا بھی نہیں (ذکیہ غزل)

دکھی ہو دل تو آنکھوں میں دکھوں کی خاک اڑتی ہے
اگر آنکھوں میں وحشت ہو تو گھر بھی گھر نہیں لگتا (مظفر وارثی)

آنکھوں میں پیاس ہونا:

برسوں بعد ملے ایسی پیاس بھری تھی آنکھوں میں
بھول گیا میں بات بنانا وہ شرمانا بھول گئی (خاور احمد)

آنکھوں میں گھوم جانا:

آنکھوں میں گھوم جاتی ہیں وہ محفلیں تمام
سینے میں ٹیس اُٹھتی ہے مجلس کے نام سے (خاور احمد)

آنکھوں میں سجانا:

اُس نے آنکھوں میں سجائی تھی مرے غم کی صلیب
آیتیں پڑھتا رہا پیار کی انجیل سے میں (خاور احمد)

آنکھوں پر ہاتھ رکھنا:

آندھی ایسی تھی کہ رکھنے ہی پڑے آنکھوں پہ ہاتھ
ورنہ غافل تو نہ تھا آخری قندیل سے میں (خاور احمد)

آنکھوں سے بیاں کرنا:

زبان سے گر نہ کہہ پائے تو آنکھوں سے بیاں کرنا
مرے غم کا ہر اک قصہ مرے غم خوار کے آگے (ساحرؔ)

آنکھوں میں جان اٹکنا:

تیری ایک جھلک کی خاطر جان آنکھوں میں اٹکی ہے
جی کا ایسا حال ہوا ہے جیتا ہے نہ مرتا ہے (ساحرؔ)

آنکھوں سے پلانا:

چھا رہی تھی تری مہکی ہوئی زلفوں کی گھٹا
تیری آنکھوں نے پلادی تو میں پیتا ہی گیا (ساحرؔ)

آنکھیں نیچی رکھنا:

ہم اپنی آنکھیں رکھیں گے نیچی اگر مظفرؔ
برہنہ کوئی لباس باریک سے نہ ہوگا (مظفرؔ)

آنکھوں میں ڈوبنا:

ایسے لگا اُن اجنبی آنکھوں میں ڈوب کر
جیسے تمام راز سمندر سے لے گیا (مظفرؔ)

آنکھوں میں سماں پھر جانا:

سماں آنکھوں میں پھر جاتا ہے جب فصل بہاری کا
گلوں کو یاد کرکے خوب روتا ہوں گلستاں میں (اکبرؔ)

بھری بہار میں تاراجیٔ چمن مت پوچھ
خدا کرے نہ پھر آنکھوں سے وہ سماں گزرے (جگرؔ)

آنکھوں میں بھر لینا:

آنکھوں میں جو بھر لوگے تو کانٹوں سے چبھیں گے
یہ خواب تو پلکوں پہ سجانے کے لئے ہیں (جاں نثار اخترؔ)

آنکھوں میں رات کاٹنا:

سوداؔ تری فریاد سے آنکھوں میں کٹی رات
آئی ہے سحر ہونے کو ٹک تو کہیں مر بھی (سوداؔ)

آنکھ کا بجھنا:

آنکھیں بجھیں تو شہر میں ہر سو بکھر گیا
بے منظری کے دُکھ میں مرے پیش و پس عذاب (محسن نقوی)

آنکھوں پر اعتماد:

آنکھوں پہ اعتماد کرو گے تو دیکھنا
پتھر چنو گے ریزۂ الماس جان کر (محسن نقوی)

آنکھوں کی تشنگی:

جو تشنگی مری آنکھوں کی جان لے تو کہوں
یہ دل کہ گونج رہا ہے سمندروں کی طرح (محسن نقوی)

آنکھوں کا جادو کرنا:

تیری آنکھوں نے خدا جانے کیا کیا جادو
کہ طبیعت مری مائل کبھی ایسی تو نہ تھی (ظفرؔ)

آنکھوں میں دیکھنا:

ساغر ہو کہ نرگس ہو کہ تارے ہوں
ہر آنکھ میں دیکھا ہے اک عالم بے خبری (فراقؔ)

آنکھوں کا مسکرانا:

کئی بجلیاں بے گرے گر پڑی ہیں
ان آنکھوں کو اب آگیا مسکرانا (فراقؔ)

آنکھ مچولی:

ہے تب مزا کہ آنکھ مچولی کے کھیل میں
ہم سن کئی ہوں لڑکے دلا اس صنم کے ساتھ
دالان میں ہر ایک کو دوڑائے اور مجھے

چپکے سے یو کہے تو لپٹ رہیو تھم کے ساتھ
پھر چور چور کہہ کے پکڑے جو میرا ہاتھ
دے منہ سے منہ ملا وہیں لطف و کرم کے ساتھ (انشاء)

کیوں نہ نظر سے نہاں ہووے کہ طفلی میں بھی
آنکھ مچولی ہی تھا اس مہ انور کا کھیل (مصحفی)

چار آنکھ نہ ہونا ہی اُسے مدنظر ہے
کھیلوں میں اُسے آنکھ مچولی نظر آئی (رشک)

اگر شوق تجھے آنکھ مچولی سے ہے
اب مجھ کو بھی کھیلنا تجھ اچپل سے ہے (حسرت)

کوسوں کی دیکھو آنکھ مچولی نہیں سند
جب تم ہی یاں نہ ہو تو وہاں چھونے جائے کون (سید احمد)

معجزوں کی منتظر آنکھیں رہیں شام و سحر
اس زمانے میں ہمیں سے بس یہ نادانی ہوئی

آنکھ

اور

تشبیہات

اداس آنکھیں:

اُداس آنکھوں میں خاموش التجائیں ہیں
دل حزیں میں کئی جاں بلب دعائیں ہیں (فیضؔ)

طویل راتیں ابھی تک طویل ہیں پیاری
اُداس آنکھیں ابھی انتظار کرتی ہیں (فیضؔ)

تیری آنکھوں کی اُداسی، ترے سینے کی جلن
میری دلجوئی، مرے پیار سے مِٹ جائے گی (فیضؔ)

ہماری جھیل سی گہری اُداس آنکھوں میں
جو اشک ہے وہ دیا بن کے جل بھی سکتا ہے (ذکیہ غزل)

آنکھیں تھیں اُداس مسکرا دیں
پیاسا تھا بدن چھلک پڑا پھر (افتخار عارف)

ہنستی آنکھیں:

خدا کرے تری آنکھیں ہمیشہ ہنستی رہیں
یہ آنکھیں جن کو کبھی دُکھ کا حوصلہ نہ ہوا (پروین شاکر)

مری راتوں میں تری یاد کے جگنو چمکے
ہنستی آنکھوں میں ترے نام کے آنسو چمکے (ذکیہ غزل)

کھوئی آنکھیں:

کچھ کھوئی کھوئی آنکھیں بھی موجوں کے ساتھ تھیں
شاید اُنہیں بہا کے کوئی خواب لے گیا (پروین شاکر)

غلافی آنکھیں:

عقلوں کو بتا دے گا دیوانہ جمال ان کا
چھا جائیں گی ہوشوں پر آنکھیں وہ غلافی ہیں (حسرتؔ)

للچائی آنکھیں:

میں تو راز دل چھپاؤں پر چھپا رہنے بھی دے
جان کی دشمن یہ ظالم آنکھ للچائی ہوئی (امیر مینائی)

یوں تو ملنے کو وہ ہر روز ہی ملتا ہے مگر
دیکھ کر آج اُسے آنکھ بہت للچائی (ناصر کاظمی)

منتظر آنکھیں:

معجزوں کی منتظر آنکھیں رہیں شام و سحر
اس زمانے میں ہمیں سے بس یہ نادانی ہوئی (شہریارؔ)

سوالی آنکھیں:

ہر اک چہرہ ایک خزانہ ہے انمول نگینوں کا
لیکن غور سے دیکھ رہا ہوں ہر اک آنکھ سوالی ہے (محسن نقوی)

کھو کر تمہیں ملال بہت دیر تک رہا
آنکھوں میں ایک سوال بہت دیر تک رہا (ذکیہ غزل)

وِیران آنکھیں:

جب سے اُس نے پھیر لی نظریں، رنگ تباہی، آہ! نہ پوچھ!
سینہ خالی، آنکھیں ویراں، دل کی حالت کیا کہیئے

شرابی آنکھیں:

کتنے فتنے جمع کئے ہیں، اُن کی ایک جوانی نے
چال قیامت، کافر نظریں، آنکھ شرابی کیا کہنے (فانیؔ)

شرمیلی آنکھیں:

کہہ رہی ہے حشر میں وہ آنکھ شرمائی ہوئی
ہائے، کیسی اُس بھری محفل میں رسوائی ہوئی (امیر مینائی)

زہر بھری آنکھیں:

شربت خضر بھی دے ہے روشن تلخی مگر
تیری اس زہر بھری آنکھ کے بیمار کو رنج (ذوقؔ)

دیتی شربت ہے کسے زہر بھری آنکھ تری
عین احسان ہے وہ زہر بھی گر دیتی ہے (ذوقؔ)

جادو بھری آنکھیں:

ہائے رے جادو بھری آنکھیں، وہ کافرچتون
وہ بڑا مومن تھا، قائم جس کا ایماں رہ گیا (شادؔ)

نشیلی آنکھیں:

کیسے کیسے مست صہبائے محبت کٹ مرے
او نشیلی آنکھ والے، کچھ تجھے بھی ہوش ہے (جگر)

مجھے چراغوں میں روشنی ہے نشیلی آنکھوں کی نیند اڑی ہے
جمیل کی بانسری نے چھیڑا ہے شام سے صبح کا ترانہ (جمیل)

عنبری آنکھیں:

خمار خواب سے لبریز احمریں آنکھیں
سفید رخ پہ پریشان عنبریں آنکھیں (فیض)

اَجل کی آنکھیں:

ہزار پھولوں سے آباد باغ ہستی ہے
اجل کی آنکھ فقط ایک کو ترستی ہے (فیض)

ساحر آنکھیں:

تجھ پہ اٹھی ہیں وہ کھوئی ہوئی ساحر آنکھیں
تجھ کو معلوم ہے کیوں عمر گنوا دی ہم نے (فیض)

کھوئی کھوئی آنکھیں:

کچھ کھوئی کھوئی آنکھیں بھی موجوں کے ساتھ تھیں
شاید اُنہیں بہا کے کوئی خواب لے گیا (پروین شاکر)

گلاب کی سی آنکھیں:

جواں گلاب سی آنکھوں کو خواب کرکے گیا
وہ میرے شام و سحر پھر عذاب کرکے گیا (ذکیہ غزل)

بھیگی آنکھیں:

آنکھیں تری بھیگی تھیں مجھے یاد ہے اتنا
اندر جو گھٹا ہے وہ برسنے نہیں پاتی (ذکیہ غزل)

جاگتی آنکھیں:

جب ہجر کی راتیں ہوں اور جاگتی آنکھیں ہوں
یادوں نے تری آکر اک شور مچایا ہے (ذکیہ غزل)

گریاں آنکھیں:

تیری یاد نے شام ڈھلے سے دل کو پاگل کر ڈالا
آنے والے ہر رستے پر گریاں آنکھیں ٹھہر گئیں (ذکیہ غزل)

بھری آنکھیں:

مری بھری ہوئی آنکھوں کو چشم کم سے نہ دیکھ
کہ آسمان مقید ہیں ان حبابوں میں (ناصر کاظمی)

پیار بھری آنکھیں:

جھیلوں کے نیلے پانی کو چاند نے آ چمکایا ہے
تیری پیار بھری آنکھوں کا آدھا حُسن چرایا ہے (خاور احمد)

دُکھتی آنکھیں:

تری پریشانیوں کی خبریں یہ دُکھتی آنکھیں نہ پڑھ سکیں گی
ہزار کانٹے بھی چُبھ رہے ہوں حروف لیکن گلاب لکھنا (خاور احمد)

جلتی آنکھیں:

جلتی آنکھوں میں کوئی تیر ترازو کردے
میرے بے رنگ مناظر کو شفق رو کردے (خاور احمد)

نیند ہی نہیں آتی، کوئی خواب کیا دیکھوں
اور جلتی آنکھوں سے ماہتاب کیا دیکھوں (خاور احمد)

میں، ہواؤں میں گرفتار کبوتر کی طرح
جلتی آنکھوں میں لئے کوئی محل محو سفر (خاور احمد)

سلگتی آنکھ:

سُلگتی آنکھوں میں خواب اترے تو نیند آئے
یہ رت جگوں کا حساب اترے تو نیند آئے (خاور احمد)

مسکراتی آنکھیں:

روشنی، روشنی ہے چاہے کسی رنگ میں ہو
مُسکراتی ہوئی آنکھیں ہوں کہ جھلمل سے چراغ (خاور احمد)

حیران آنکھیں:

میں اُن کو دیکھ کر خاورؔ اگر حیران نہیں ہوتا
تو پھر وہ خودنگر آنکھیں بہت حیران لگتی ہیں (خاور احمد)

سونی آنکھیں:

سینے خالی آنکھیں سونی چہروں پہ حیرانی
جتنے گھنے ہنگامے اس میں اتنی گھنی ویرانی (ساحرؔ)

چراغ سی آنکھیں:

لعل سے لب چراغ سی آنکھیں
ناک ستواں جبیں کشادہ تھی (فرازؔ)

دل نشیں آنکھیں:

دل نشیں آنکھوں میں فرقت زدہ کاجل رویا
شاخ بازو کے لئے زلف کا بادل رویا (فرازؔ)

مہربان آنکھیں:

مہربان ہیں تری آنکھیں مگر اے مونس جاں
ان سے ہر زخمِ تمنا تو نہیں بھر سکتا (فرازؔ)

بجھتی آنکھیں:

اک پل کو تو بجھتی ہوئی آنکھیں چمک اٹھیں
اک پل کو تو وہ شخص بھی آیا سر مقتل (محسن نقوی)

بجھتی ہوئی آنکھوں کا ازالہ نہیں ہوتا
سینے کی چمک، گھر کا اُجالا نہیں ہوتا (مظفر وارثی)

جھیل سی آنکھیں:

کھلی ہیں جھیل سی آنکھیں نہ جوئے درد چلی
اُفق سے کٹ کے کہاں عکس ماہتاب گرے؟ (محسن نقوی)

کھلی آنکھیں:

قضا کے سامنے بیکار ہوتے ہیں حواس اکبر
کھلی ہوتی ہیں گو آنکھیں مگر بینا نہیں ہوتیں (اکبر)

نیم وا آنکھیں:

وہ آنکھ نیم وا ہو تو دل پھر سے جی اٹھیں
وہ لب ہلیں تو قفلِ سکوتِ جہاں کھلے (محسن نقوی)

بند آنکھیں:

میں سو بھی جاؤں تو کیا، میری بند آنکھوں میں
تمام رات کوئی جھانکتا لگے ہے مجھے (جاں نثار اختر)

میرے خوابوں میں کوئی لاش ابھر آتی ہے
بند آنکھوں میں کئی تاج محل جلتے ہیں (جاں نثار اختر)

کھلی آنکھ:

کس قدر میری کھلی آنکھوں سے ناخوش ہے ہوا
ریت کے چاروں طرف دیوار کر کے آئی ہے (مظفر وارثی)

آنکھیں کھلی رہیں گی تو منظر بھی آئیں گے
زندہ ہے دل تو اور ستمگر بھی آئیں گے (محسن نقوی)

تاثیر انتظار نے یہ حال کر دیا
آنکھیں کھلی ہوئی ہیں مگر دیکھتے نہیں (اکبر)

ڈری آنکھیں:

میں نے موجۂ آب پہ دو پتواریں بہتی دیکھی ہیں مولا خیر کرے
ڈری ڈری آنکھیں لہروں میں الجھی الجھی دیکھی ہیں مولا خیر کرے (افتخار عارف)

خوابوں سے ڈری ہوئی تھی آنکھیں
ڈر ڈر کے کیا ہے حوصلہ پھر (افتخار عارف)

بولتی آنکھیں:

بولتی آنکھیں چُپ دریا میں ڈوب گئیں
شہر کے سارے تہمت گر خاموش ہوئے (افتخار عارف)

سرخ آنکھیں:

وہ سوز دل سے بھر لاتا تھا اشک سرخ آنکھوں میں
اگر ہم جی کی بے چینی سے آہِ سرد بھرتے تھے (جرأت)

شبنمی آنکھ:

پھر بھی تو شبنمی ہے آنکھ پھر بھی تو ہونٹ خشک ہیں
زخم جگر ہنسا تو کیا غنچۂ دل کھلا تو کیا (فراقؔ)

ooo

آنکھ

اور

ضرب الامثال

ضرب المثل یا کہاوتیں:

ضرب المثل یا کہاوتیں سوسائٹی کے صدہا سال کے تجربات کا نچوڑ ہوتی ہیں۔ ایک یا چند جملے جو عرصہ دراز سے کسی خاص موقع پر بار بار بولے جاتے ہیں اور اُن کے الفاظ اپنے اصلی معنوں سے ہٹ کر کچھ اور معنی دیتے ہیں وہ ضرب المثل کہے جاتے ہیں۔

اصل میں ضرب المثل ایک جملہ تامہ ہوتا ہے جب کہ محاورہ کسی دوسرے جملہ یا اضافی عبارت کے بغیر اپنا مفہوم ادا نہیں کر سکتے۔

اردو ادب میں محاوروں کی طرح ضرب الامثال کی بھی بہت اہمیت ہے۔ یہ کہاوتیں سینکڑوں سال کے تجربات، مشاہدات اور واقعات کے حقائق کی بنیاد پر استعمال کیئے ہوئے وہ مخصوص جملے ہیں جو دانشوروں اور تجربہ کار لوگوں کی زبان سے مخصوص موقعوں پر بار بار ادا ہوئے ہیں۔ ان اقوال کی حقیقت اور سچائی کو اہل زبان نے تسلیم کرتے ہوئے انہیں ضرب المثل یا کہاوت کا نام دے دیا۔ یہ کہاوتیں صدہا سال سے زبان زد ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ بار بار کی کہی ہوئی بات کی مناسبت سے ان کا نام کہاوت پڑ گیا۔ یہ کہاوتیں اردو زبان کا لسانی سرمایہ ہیں جو طویل گفتگو کو مختصر لفظوں میں اس طرح بیان کر دیتے ہیں کہ گویا ـــ دریا کو کوزے میں بند کر دیا۔

روزمرہ، محاورے، کہاوتیں تینوں ہی ادبی اصطلاح کی طرح نہ تو گڑھی جاتی ہیں نہ ہی کسی ترمیم و تنسیخ کے ساتھ استعمال ہوتی ہیں۔ یہ کہاوتیں تو اپنی لفظی بناوٹ، واقعاتی پس منظر اور سچائی کے مفہوم کے ساتھ زمانہ حال و مستقبل کے لوگوں کے لئے کسوٹی پر اترتے ہوئے ایک پیغام کی حیثیت رکھتی ہیں جو نسلاً بعد نسلٍ جاری رہتی ہیں۔

اردو زبان وادب میں سینکڑوں کہاوتیں ایسی ہیں جن کے سہارے ہم اپنے مخاطب سے سخت طنز اور بڑی سے بڑی ناخوشگوار بات اتنی سادگی اور بھولے پن سے کہہ جاتے ہیں گویا ہم نے کچھ کہا ہی نہیں۔

"آنکھ کے اندھے نام نین سکھ"

"آنکھ نہ دیدہ کاڑھے کشیدہ"

بات جس کے لئے کہی گئی بڑی آسانی سے پہنچ جاتی ہے۔

ضرب الامثال

(کہاوتیں)

آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل	: جو چیز سامنے نہ ہو اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ سارے وعدے اور محبت اسی وقت تک ہے جب تک آدمی نظر کے سامنے ہے۔
آنکھ ایک نہیں کجلوٹیاں	: بدصورتی میں سجاوٹ کا شوق
آنکھ بچی مال دوستوں کا	: تھوڑی غفلت میں نقصان ہو جانا
آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا	: مالدار بیوقوف
آنکھ کی بدی بھوں کے آگے	: کسی کا عیب اس کے دوست یا عزیز کے سامنے بیان کرنا
آنکھ یک لجائی دھی ہوئی پرائی	: لڑکی کا رشتہ لانے والے پیغام سُن کر جہاں لڑکی والوں نے نظر نیچی کی اور معلوم ہوا کہ رشتہ منظور ہے۔ خاموشی سے نظر جھکانا اقرار کی نشانی ہے۔
آنکھ میں بھی شرم دل کی تھی نرم	: مروت میں نہ ماننے کی بات بھی مانتی تھی۔
آنکھ لگایا آنکھ لگا مردوا	: وہ مرد جس سے آشنائی کے بعد نکاح ہوا ہو۔
آنکھوں دیکھا بھٹ پڑے مجھے کانوں سننے دے	: اس موقع پر بولتے ہیں جب کسی کی آنکھس سے دیکھی ہوئی بات کو جھٹلایا جائے اور کانوں سے سنی ہوئی کا یقین کرلیا جائے۔

آنکھوں کے آگے ناک سوجھے کیا خاک : طنزاً کسی کی بیوقوفی ظاہر کرنے کے لئے بولتے ہیں۔ اپنے عزیزوں اور دوستوں کے قصور دکھائی نہیں دیا کرتے۔

آنکھوں کے اندھے نام نین سکھ : ان اوصاف پر فخر کرنا جو حقیقت میں موجود نہ ہوں۔

آنکھوں میں شرم نہ ہو تو ڈھیلے اچھے : بے حیا آنکھوں والے سے اندھا ہی بھلا

آنکھیں پھیرے طوطے کی سی باتیں کرے مینا کی سی : میٹھی باتیں کرنے والا دشمن یا بے مروت

آنکھیں تو کھلی رہ گئیں پر مرگئی بکری : اچانک موت آگئی

آنکھیں ہوئی اوٹ دل میں آئی کھوٹ : منہ دیکھے کی محبت ہے پیٹھ پیچھے کا خیال نہیں

اندھوں میں کانا راجا : جاہلوں میں کچھ جاننے والا

اندھا بانٹے ریوڑیاں اپنوں ہی کو دے : خود غرض اپنوں ہی کو فیض پہنچاتا ہے

اندھے کو کیا چاہئے دو آنکھیں : ضرورت مند کو اپنے مطلب سے غرض ہوتی ہے۔

اندھے کے آگے روئے اپنے ہی نین کھوئے : جاہل اور نااہل کو سمجھانا بیکار ہے

باب سوم

آنکھ

نور اللغات کے ذخائر میں

ہم جانتے ہیں خوب تری طرز نگہ کو
ہر قہر کی آنکھ اور محبت کی نظر اور

1- آنکھ

۱- آنکھ دیکھنے کا عضو

۲- نگاہ، نظر

ہم جانتے ہیں خوب تری طرز نگہ کو
ہر قہر کی آنکھ اور محبت کی نظر اور

داغ

۳- تیور- دیکھنے کا انداز (فقرہ) چاہے تم زبان سے نہ کہو مگر تمہاری آنکھیں کہے دیتی ہیں کہ میری بات تم کو بری لگی۔

۴- بصارت- بینائی (فقرہ) اب ان کی آنکھوں میں پہلے سے بھی زیادہ فرق آ گیا ہے۔

۵- اشارہ- (فقرہ) ان کی آنکھ پاتے ہی میں چلتا ہوا۔

۶- پرکھ- واقفیت - شناخت- امتیاز- دخل (فقرہ) انہیں جواہرات میں بہت اچھی آنکھ ہے۔

۷- بصیرت-حق شناسی

گر آنکھ ہے تو باطن انساں کی دید کر
کیا کیا طلسم دفن ہیں مشتِ غبار میں

ناسخ

۸- جانچ-اندازہ تخمینہ

لیا نہ دل مرا اک بوسے پردہ یوں بولے
ہماری آنکھ میں اتنے کا تو یہ مال نہیں

مصحفی

بول چال میں اس جگہ نگاہ اور نظر زیادہ ہے۔

۹- امید، توقع

دوست دشمن کا نہیں پابند تیرا فیضِ عام
رکھتے ہیں تیرے کرم پر کا فرو دیندار آنکھ

رند

بول چال میں اس جگہ نظر ہے۔

۱۰- (کنایۃً)- بیٹا بیٹی (فقرہ) (ماں اپنے بچوں کی طرف اشارہ کر کے)
اللہ رکھے یہ دونوں میری آنکھیں ہیں۔

۱۱- مروّت- محبت (فقرہ) کیوں باتیں بناتے ہو اب تمہاری وہ آنکھ نہیں رہی۔

۱۲- جمع کی حالت میں خیال اور تصور کے معنی بھی پیدا ہوتے ہیں (فقرہ) اس کی تصویر آنکھوں میں پھرتی ہے۔

۱۳- گھٹنے کے دونوں طرف کا گڑھا۔

۱۴- بانس میں وہ جگہ جہاں سے شاخیں پھوٹتی ہیں۔

۱۵- گنّے میں وہ جگہ جہاں سے شاخیں پھوٹتی ہیں۔

۱۶- اناناس کے حلقے

۱۷- سرو میں وہ جگہ جہاں سے گلّے نکلتے ہیں۔

آئینہ ہے جسم آنکھیں پڑ گئیں جس عضو پر
شکل سرو اس میں عیاں اے حور آنکھیں ہو گئیں

برق

2- آنکھ آشنا ہونا- کبھی دیکھنا دیکھ کر واقف ہونا

کچھ بھی جو شوخیوں سے آنکھ آشنا ہوئی
کیا پانی پانی شرم کے مارے حیا ہوئی

3- آنکھ (یا آنکھیں) آشنا نہیں - دیکھا نہیں

آشنا آنکھ نہیں دستخطی پرچوں سے
کان کیا ہوں گے تنزل کی خبر سے واقف

سحر

4- آنکھ (یا آنکھیں) آشوبہ کر آنا - ایک مرض ہے جس سے آنکھ میں سرخی اور کھٹک ہوتی ہے۔

5- آنکھ (یا آنکھیں) آنا - آنکھ آشوب کر آنا۔

روتے روتے سُجائی ہیں آنکھیں
کوئی جانے کہ آئی ہیں آنکھیں

قلق

6- آنکھ (یا آنکھیں) اُبل آنا - آنکھ آشوب کر آنا۔ (فقرہ) کل داہنی آنکھ میں آشوب تھا آج بائیں آنکھ بھی اُبل آئی۔

7- آنکھ اٹکنا - عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا آشنائی ہونا جمع کے ساتھ متروک ہے۔

یاروں کو پھر دکھائیں گے وبے طاقتی کا رنگ
اپنی بھی آنکھ گر کسی گل سے اٹک گئی

مصحفی

8- آنکھ اٹھا کر تکنا - اوپر دیکھنا - آنکھ اونچی کر کے دیکھنا۔

غرورِ حسن ہے یا تنک انھیں کہ کیا امکان
اٹھا کے آنکھ کبھی وہ مہ جبیں کو تکیں

ظفر

9- آنکھ اٹھا کر دیکھنا -

ا- اوپر دیکھنا

نگہہ نہ پہنچی اٹھا کر جو آنکھ کو دیکھا
ہماری آنکھ سے اُڑ کر ہوا یہ خواب بلند
آتش

۲- سامنے دیکھنا
سمیر مرغ نظر سونے کی چڑیا ہو جائے
آنکھ اٹھا کر جو طلائی ترے جوشن دیکھے

وزیر

۳- التفات کرنا توجہ کرنا
ادھر کبھی آنکھ اٹھا کر ہے دیکھنا لازم
نگاہ لطف کا امید وار باقی ہے
آتش

۴- حسرت سے دیکھنا
دیکھوں ہوں آنکھ اٹھا کر جس کو وہ یہ کہے ہے
ہوتا ہے قتل کیونکر یہ بے گناہ دیکھوں

میر

۵- رغبت سے دیکھنا
میں تو اُس شوخ کو کب آنکھ اٹھا دیکھ سکوں
ہاں مگر کوئی طرح تُو و دِل بیمار نکال

جرات

۶- دشمنی کی نظر سے دیکھنا- (فقرہ) جس نے تجھے آنکھ اٹھا کر دیکھا ہو اُس کی آنکھیں نکلوا لوں۔

۷- دیکھنا- اس مقام پر فقط دیکھنا مقصود ہوتا ہے آنکھ اٹھا کر زاید ہے، حُسن کلام لے لئے آتا ہے۔

آنکھ اٹھا کر جس نے دیکھا مجھ کو وہ نالاں ہوا
تار مطرب کا ہوا عالم نگہہ کے تار میں

وزیر

جمع کے ساتھ بہت کم استعمال میں ہے۔

کچھ نہیں کہتے اگر آنکھیں اٹھا کر ایک دم
دیکھ تو لو حال اے خستہ دلوں کے قدرداں

نسیم

10- آنکھ اٹھا کر نظر کرنا۔ دیکھنا

یہ جو کہتے کعبے میں ہے فقط یہ غلط ہے محسن اسی نمط
جدھر آنکھ اٹھا کے نظر کروں نظر آئے مجھ کو وہ بر ملا

انشا

۱- آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنا۔ التفات نہ کرنا بے توجہی کرنا (فقرہ) میں دیر تک ان کے پاس بیٹھا رہا۔ انہوں نے آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا۔

۲- خاطر میں نہ لانا کچھ حقیقت نہ سمجھنا۔

گردوں کو آنکھ اُٹھا کے نہیں دیکھتے ہیں ہم
اس جامِ بے شراب کی مٹی خراب ہو !

اسیر

۳- آنکھ نہ ملانا۔ اچھی طرح نہ دیکھنا۔

۴- خوف سے نیچی نظر کئے رہنا۔

بعد مردن بھی ہے تیرا خوف مجھ کو اس قدر
آنکھ اٹھا کر میں نے جنت میں نہ دیکھا حور کو

ناسخ

سن جو کم ہے انھیں عاشق سے حجاب آتا ہے
آنکھ اٹھا کر ابھی دیکھا بھی نہیں جاتا ہے
ناصر

11- آنکھ اٹھانا-اوپر دیکھنا

۱- اوپر دیکھنا

نیچی نظروں سے ہوا اس کی زمانہ پا مال
آنکھ اٹھائی تو کیا عالمِ بالا خالی
آتش

۲- نظر سامنے کرنا

وہ سامنے بیٹھے ہیں تو کیا فائدہ اے برق
اب آنکھ اٹھانے کا بھی صدمہ نہیں اٹھتا

۳- دیکھنا-نظر کرنا

قرار اس شعلہ رو کے ہجر میں کیا خاک پاتا ہوں
نظر آتی ہے اک آتش جدھر کو آنکھ اٹھاتا ہوں۔
جرأت

۴- قطع نظر کرنا-توجہ اٹھالینا

تیرے دیدار سے میں اانکھ اٹھاؤں کیونکر
زلف سے پائے نظر حلقۂ زنجیر میں ہے
برق

۵- کسی کام کی طرف اشارہ کرنا (فقرہ) بادشاہ نے وزیر کی طرف آنکھ اٹھائی اس نے کل کا غذات پیش کر دیئے۔

۶- غیظ وغضب سے دیکھنا - (فقرہ) کسی نے تمہاری طرف آنکھ اُٹھائی تو آنکھ نکال لوں گا۔

12- آنکھ اٹھ جانا-لازم-نظر پڑ جانا

رہ گئے لاکھوں کلیجہ تھام کر
آنکھ جس جانب تمہاری اٹھ گئی

داغ

13- آنکھ اٹھنا-لازم نظر لئے ہونا۔

آنکھ مجرم پر کبھی اٹھتی نہیں
ہے مروّت آنکھ میں مثلِ نظر

قدر

14- آنکھ اٹھ نہ سکنا-آنکھ اونچی نہ ہو سکنا۔

خوف سے آنکھ کسی کی نہیں اب اٹھ سکتی
اس نے جس دن سے نکلوائی ہے دو چار کی آنکھ

15- آنکھ یا آنکھیں اٹھنے آنا-آنکھ آشوب کر آنا

وائے قسمت رو برو کب آکے بیٹھے بے نقاب
آنکھیں اُٹھنے آگئیں جب طالب دیدار کی

تسلیم

آنکھ اٹھنے کو جو اے جان ہماری آئی
پیش خدمت کوئی آئی نہ کہاری آئی

ناصر

16- آنکھ اُچٹ جانا-جاگ پڑنا، نیند اچٹ جانا-اب اس جگہ نیند اُچٹ جانا ہی کہتے ہیں۔

17- آنکھ اُڑنا-آنکھ پھڑکنا

کس بادہ کش کے شوق میں اُڑتی ہے اس کی آنکھ
گردوں کی آنکھ پر پرکاہِ ہلال ہے

اسیر

18- آنکھ دیا آنکھیں اُلجھنا- لازم آنکھ اٹکنا

آنکھ اُلجھی مری اس پر وہ نشیں سے جا کر
جس کی جوتی نے نہ رکھا سرِ بازار قدم

مصحفی

19- آنکھ یا آنکھیں اوپر نہ اٹھانا-

ا- کمال مصروفی ظاہر کرنے کے لئے (فقرہ) ایسے لکھنے میں مصروف ہیں کہ آنکھ اوپر نہیں اٹھاتے۔

۲- شرمانے اور شرمندہ ہونے کی جگہ-

شرم و غیرت سے چھپی جاتی تھی
آنکھ اُوپر نہیں اٹھائی تھی

ناصر

20- آنکھ اوپر نہ اٹھنا-

آنکھ اوپر نہیں اٹھتی لگاوٹ کب تھی

قدر

21- آنکھ اوٹ پہاڑ اوٹ- آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل۔ مثل جو چیز آنکھ کے سامنے نہیں ہے۔ وہ اگر قریب بھی ہو تو دور ہے۔ (فقرہ) جب ہماری آنکھ کے سامنے نہیں ہے تو غیبت میں کیا معلوم اس کا کیا حال ہو کچھ ہوا کرے آنکھ اوٹ پہاڑ اوٹ۔

غمِ دوری سے جان بیکل ہے
آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل ہے

داغ

22- آنکھ اونچی کرنا

ا- نگاہ سامنے کرنا نظر اٹھانا

دیکھ ان نیچی نگاہوں سے ہے میرا کیا حال
اک ذرا آنکھ تو کرائے بتِ پر فن اونچی — ظفر

-23 آنکھ (یا آنکھیں) اونچی نہ کرنا - نظر نہ اٹھانا

ا- اداب کی جگہ (فقرہ) باپ کے سامنے سر جھکائے بیٹھے رہے ذرا آنکھ اونچی نہ کی۔

۲- شرمانے، حیا کرنے کی جگہ

نیچی نظروں سے مجھے دیکھتے ہیں وصل کی شب
اونچی کرتے نہیں وہ شرم کے مارے آنکھیں
قلق

۳- فخر کرنے کی جگہ

کب سیا ہے یہ مرا زخم جگر عیسیٰ نے
آنکھ کر تُو نہ مرے سامنے سوزن اونچی
نصیر

-24 آنکھ اونچی نہ ہونا - نگاہ نہ اٹھنا

ا- ضعف سے

اے مسیحا اب تو پہنچا ہے نقاہت سے یہ حال
آنکھ اونچی ہو نہیں سکتی ترے بیمار سے
مصحفی

اب اس جگہ "آنکھ اٹھ نہیں سکتی" کہتے ہیں۔

۲- حیا - خجالت لحاظ کی وجہ سے (فقرہ) عجیب لڑکی ہے بڑوں میں تو کیا ذکر ہجولیوں میں بھی اس کی آنکھ اونچی نہیں ہوتی۔

۳- رعب سے

بل بے رعبِ حسن اس کی جلوہ گاہِ ناز میں
سر جھکے جاتے ہیں اونچی آنکھ ہو سکتی نہیں

شعور

25- آنکھ اونچی ہونا- لازم سُرخ رو ہونا۔ شرمندگی رفع ہونا۔ ذلت دُور ہونا

اس نے دیکھا ادھر حضور رقیب
آنکھ اونچی ہوئی ہماری آج

ناصر

26- آنکھ ایک نہیں کجلوٹیاں نُو نُو- بدصورت کو جب آرائش کا شوق ہوتا ہے تو یہ شکل کہتے ہیں۔

27- آنکھ بتانا- آنکھ سے اشارہ کرنا

اس نے بھی اپنی سہیلیوں کو آنکھ بتائی
اس مردانی فوج نے بھی ایک مرتبہ باگ اٹھائی

جادۂ تسخیر

28- آنکھ بچا جانا-

۱- اغماض کرنا بے مروّتی کرنا۔

اب یہ اغماض کا عالم ہے کہ ملنا کیسا
دُور سے دیکھ کے بھی آنکھ بچا جاتے ہیں

مسرور

۲- اس طرح کام کرنا کہ کوئی دیکھ نہ لے۔ (فقرہ) جاتے تو ہو مگر لب دریا شیخ صاحب بیٹھے ہیں ذرا ان کی آنکھ بچا جانا۔

29- آنکھ بچا کر- چوری چُھپے

شام کو بارے آنکھ بچا کر !
دیکھ گئے اس حال کو آکر

مومن

30- آنکھ بچانا-

۱- آنکھ کو چوٹ چپیٹ سے محفوظ رکھنا۔

پھینکا جو گُلال اُن پہ اُدھر آنکھ بچا کر
بولے کہ کرم کیجئے مگر آنکھ بچا کر معروف

۲- دیکھو آنکھ بچانا

آنکھ کس کس کی بچاؤں کونسی شب ہے کہ واں
در پہ دربان چار چوکیدار دور ہتے نہیں
ظفر

31- آنکھ بچنا-لازم

۱- آنکھ چوٹ چپیٹ سے محفوظ رہنا۔

۲- نظر چوکنا-ذرا غافل ہونا۔(فقرہ) صاحبزادے کب کسی کے روکے رُکتے ہیں ذرا آنکھ بچی اور چل دیئے۔

32- آنکھ بچولی-دیکھو آنکھ مچولی۔

33- آنکھ بچی مال دوستوں کا-مثل ذراسی چُوک میں مال تلف ہو جانا ذرا نظر چوکی کہ یاروں نے چیز اڑالی۔ذرا غفلت ہوئی مال چوری گیا۔بے ایمان کی نسبت بولتے ہیں کہ ذراسا موقع پاکر چیز اڑالے گیا۔

34- آنکھ بدل جانا-اگلی سی بات نہ رہنا۔پہلی سی نگاہ نہ رہنا۔محبت میں فرق آجانا۔

دل ہمارا نہ بدلنا تھا نہ بدلا تازیست
ایک لمحہ میں تری آنکھ بدل جاتی ہے

35- آنکھ(یا آنکھیں)بدل کر دیکھنا-تیور بدل کر دیکھنا تیوریاں چڑھا کر دیکھنا۔غصّے سے دیکھنا۔

شوخ چشم آئینہ ہر چند بہت ہے لیکن
پانی پانی ہو جو آنکھوں کو بدل کر دیکھو
اسیر

36- آنکھ بدلنا

۱- بے مروت ہو جانا

خط جو دیتا ہوں کبوتر کو بدلتا ہے وہ آنکھ

کیا مرّوت گلشنِ عالم سے عنقا ہوگئی اسیر

۲- بے مروتی کرنا

فلکِ پیر کو نیرنگ کہاں سے آیا

کہیں تم کو تو نہیں آنکھ بدلتے دیکھا

جلیل

۳- غصہ کرنا- تیور بدلنا- افروختہ ہونا

رنگ چہرے کا یاں بدلنے لگا

آنکھ تیری جہاں ذرا بدلی

ناسخ

یہ کیوں چتون سے پھری کیوں آنکھ بدلی

بھلا میں نے قصور ایسا کیا کیا

نسیم

37- آنکھ برابر نہ کر سکنا- شرم اور لحاظ سے آنکھ سامنے نہ کر سکنا

38- آنکھ بنانا-

۱- پھلی کاٹنا- جالا کاٹنا- آنکھ کا پانی نکالنا-

۲- پھوٹی ہوئی آنکھ کی جگہ پتھر یا شیشے وغیرہ کی مصنوعی آنکھ بنا کر رکھنا-

۳- آنکھ پیدا کرنا- آنکھ دینا (فقرہ) خدا نے آنکھ دیکھنے کو بنائی ہے کان سننے کو-

39- آنکھ (یا آنکھیں) بند کر کے کوئی کام کرنا- بے دیکھے بھالے بے سمجھے کوئی کام کرنا- بے پروائی سے اندھے پنے سے کوئی کام کرنا- بےخوف بیدھڑ کچھ کرنا- (فقرے) تم آنکھ

بند کر کے پڑھتے چلے جاتے ہو۔ انگریزی دوا کڑوی تو ہوتی ہی ہے آنکھ بند کر کے پی جاؤ۔

40- آنکھ (یا آنکھیں) بند کر لینا۔

۱- قلق اور عبرت کی جگہ

قابل عبرت ہے ایسا تیرا دیوانے کا حال
بند کر لیتے ہیں آنکھیں دوست دشمن دیکھ کر
شعور

۲- شرم و غیرت کے محل پر

بے پردگی ہوتی تھی جو اُن میں
دروازوں نے بند کر لیں آنکھیں
گلزار نسیم

۳- بے مروتی کی جگہ بے توجہی کی جگہ (فقرہ) تم نے میری جانب سے کچھ ایسی آنکھیں بند کر لیں کہ چار مہینے میں ایک خط نہیں بھیجا۔

۴- نفرت کرنے کی جگہ

یہ زیست سے خفا ہوں کہ کرلوں میں آنکھ بند
چشمہ نظر پڑے اگر آبِ حیات کا
جراءت

۵- رعب اور خوف کی جگہ

رعبِ قاتل کا یہ عالم ہے کہ بسمل در کنار
بند کر لیتے ہیں آنکھیں جو ہرِ شمشیر بھی
ناصر

۶- مر جانا

غم کھانے کو ایک رہ گئے ہم
آنکھیں یاروں نے بند کر لیں
مصحفی

41- آنکھ بند کرنا-

۱- نفرت ظاہر کرنے کے لئے (فقرہ) وہ میری صورت پر نظر نہیں ڈالتے آنکھ بند کئے سامنے سے گزر جاتے ہیں۔

۲- (کنایۃً) غور کرنے کی جگہ

ہم ضعیفوں کو کہاں آمد و شد کی طاقت
آنکھ کی بند ہوا کو چہ جاناں پیدا ناسخ

۳- (کنایۃً) تصور باندھنا (فقرہ) ادھر آنکھ بند کی اُدھر تمہاری صورت سامنے ہوگئی۔

۴- (کنایۃً) مرجانا

ترے بالیں پہ بیٹھا ہے مسیحا
ابھی اے مصحفی آنکھیں نہ کر بند

۵- (کنایۃً) سونا - غافل ہو جانا۔ (فقرہ) میں سونے کہاں پایا ذرا آنکھ بند کی تھی لڑکوں نے غل کر کے جگا دیا۔

۶- بیوفائی کرنا - اس معنی میں آنکھ بند کر لینا زیادہ استعمال میں ہے۔

42- آنکھ بند کرنے میں - نہایت جلد۔

43- آنکھ (یا آنکھیں) بند کئے چلے جاؤ - بیدھڑک چلے جاؤ کچھ خوف و خطر نہیں ہے۔ راہ ہموار ہے راہ پُر امن ہے۔

جاتا ہے آنکھ بند کئے جو فنا ہوا
تانتا ہے سوئے گورِ غریباں لگا ہوا۔

شاد

44- آنکھ (یا آنکھیں) بند ہو جانا-

۱- سو جانا

۲- مست ہو جانا - غافل ہو جانا (فقرہ) دولت کے نشے سے امیروں کی آنکھیں بند ہو گئی ہیں۔

۳- (کنایتہً) مر جانا۔ فنا ہو جانا

رو لو کہ یہ وقت اور یہ صحبت نہ ملے گی
جب آنکھ ہوئی بند تو مہلت نہ ملے گی

انیس

۴- رعب یا خوف کی وجہ سے

دل نہیں قابو میں رہتا آنکھیں ہو جاتی ہیں بند
رعب نادر شاہ کا ہے یار کی تصویر میں
خلیل

بند ہو جاتی ہیں سیاروں کی آنکھیں خوف سے
کھینچتا ہوں جب میں دل سے آہِ آتش بار کو
ناسخ

۵- چمک کے شدت سے (فقرہ) سورج کے سامنے آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔

45- آنکھ بند ہے- غافل ہے۔ بے ہوش ہے

46- آنکھ (یا آنکھیں) بنوانا- آنکھ قدح کرانا۔ مصنوعی آنکھ بنوانا۔

47- آنکھ (یا آنکھیں) بنواؤ- طنز سے کہتے ہیں یعنی دیکھنے کی لیاقت حاصل کرو۔ پرکھ حاصل کرو۔

48- آنکھ بھبوکا ہونا- آنکھوں کا جوش کر آنا۔ نشے یا غصے سے سُرخ ہو جانا۔

اس درجہ ہوئی نشہ سے اے جان بھبو کا
آتی ہے نظر صاف عقیقِ یمنی آنکھ

قمر

49- آنکھ (یا آنکھیں) بہہ جانا- پتلی اور دیدے کا خراب ہو جانا (فقرہ) ایسا نزلہ گرا کہ دونوں آنکھیں بہہ گئیں۔

50- آنکھ (یا آنکھیں) بھر آنا- لازم۔ آنکھ میں آنسو ڈبڈبانا۔

دیکھ بھر آئیں تیری پھر آنکھیں
یاد آئیں کوئی کافر آنکھیں
محسن

51- آنکھ بھر کر دیکھنا-گھورنا

۱- نظر جما کر دیکھنا۔

رخِ جاناں کے آگے ہر تماشائی کو سکتا ہے
کوئی خورشید کو بھی آنکھ بھر کر دیکھ سکتا ہے
امیر

۲- بری نیت سے دیکھنا۔گھورنا

ہائے کہنا وہ کسی بت کا دمِ نظارہ
آنکھ بھر کر ہمیں دیکھے تو وہ اندھا ہو جائے
داغ

۳- جی بھر کے دیکھنا-سیر ہو کر دیکھ۔

آنکھ بھر کر ایک دن دیکھا نہ روئے یا رصاف
میں وہ مفلس ہوں نہیں جس کو میسّر آئینہ
آتش

۴- تیور پر بل ڈال کر دیکھنا-قہر کی نگاہ سے دیکھنا۔دشمنی کی نظر سے دیکھنا (فقرہ) جو تجھے آنکھ بھر دیکھے اس کی آنکھ نکلوالوں۔

52- آنکھ بھر کر نہ دیکھنا-

۱- دیکھتے ہوئے نظر لگ جانے سے ڈرنا (فقرہ) ایسا پیارا بچہ تھا کہ ماں باپ بھی آنکھ بھر کر نہ دیکھتے تھے۔

۲- متوجہ نہ ہونا-التفات نہ کرنا

نہ کوئی بات پُوچھے ہے نہ بھر کر آنکھ دیکھے ہے
یہ مجھ کو کون لاتا ہے جو اس کے گھر میں آتا ہے

جرات

اب اس جگہ آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنا بولتے ہیں۔

53- آنکھ (یا آنکھیں) بھر لانا- آنسو بھر لانا اب اس جگہ آنسو بھر لانا فصیح ہے۔

54- آنکھ (یا آنکھیں) بہنا- ہر دم آنسو جاری ہونا۔ آنکھوں سے پانی بہا کرنا۔

بہنا کچھ اپنی چشم کا دستور ہو گیا
دی تھی خدا نے آنکھ سو نا سور ہو گیا

سودا

55- آنکھ بھوں ٹیڑھی کرنا- مجازاً خفا ہونا۔ نفرت ظاہر کرنا تیور چڑھانا۔

چشم آہو کے نہ ہم عاشق نہ مفتونِ ہلال
آنکھ بھوں ٹیڑھی نہ کر صورت ہماری دیکھ کر

تسلیم

56- آنکھ بھوں چڑھانا- آنکھ بھوں ٹیڑھی کرنا۔

آنکھ بھوں مجھ پہ چڑھائے وہ نگار آتا ہے
یاں یہ عالم ہے کہ غصّے پہ بھی پیار آتا ہے

حبیب

57- آنکھ بھوں چلنا- آنکھ بھوں کا حرکت کرنا۔ (فقرہ) کسی غضب کی شوخی ہے بات بات پر آنکھ بھوں چلتی ہے۔

58- آنکھ (یا آنکھیں) بیٹھ جانا-

ا- آنکھ کے ڈھیلے کا اندر دھنس جانا۔ اندھا ہو جانا

جی چاہتا ہے رو کے وہ طوفان اٹھائے
پانی کے بلبلے کی طرح آکھ بیٹھ جائے

اشرف

۲- کثرت مصارف سے سخت صدمہ پہنچا۔ بار نقصان کا تحمل نہ ہوسکنا۔

ایک بوسہ کی وہ قیمت دل و جاں مانگتے ہیں
بیٹھ جاتی ہے جسے سن کے خریدار کی آنکھ

اس معنی میں جمع کے ساتھ نہیں بولتے ہیں۔ اور صرف بیٹھ جانا کے ساتھ مستعمل ہے۔

-59 آنکھ (یا آنکھیں) بیکار ہو جانا -نظر نہ آنا

-60 آنکھ (یا آنکھیں) بیمار ہونا - آنکھوں کو روگ لگنا۔

اشکِ خوں آئے اگر اس کو نہ دیکھا ایک دن
جب کیا پرہیز تب بیمار آنکھیں ہو گئیں

ناصر

-61 آنکھ پانا-

۱- اشارہ پانا- (فقرہ) تمہارے آتے ہی وہ اُٹھ کر چلتا ہوا۔

۲- مرضی پانا- (فقرہ) تماری آنکھ پائیں تو ابھی ابھی اپنے یاروں کو نکال دیں

-62 آنکھ (یا آنکھوں) پر تنکا رکھنا- آنکھ پھڑکنے کا علاج ہے جب آنکھ پر تنکا یا دھاگا رکھ لیتے ہیں تو پھڑک کم ہو جاتی ہے۔

کیا توقع اپنوں سے رکھئے کہ مژگاں ہیں مگر
آنکھ اگر پھڑکے علاج اس کا ہو برگِ کاہ سے

ناسخ

-63 آنکھ (یا آنکھیں) پر چڑھنا - بہت پسند آنا۔ نظروں میں بچ جانا۔

کوئی ستم ہو دل سے نہ اترو گے عمر بھر
تم ہو ہماری آنکھ پر اے جاں چڑھے ہوئے
تسلیم

64- آنکھ (یا آنکھیں) پُرنم ہونا- آنکھوں میں آنسو بھرے ہونا۔

65- آنکھ پڑنا-

۱- نظر پڑنا- دیکھنا

آنکھ پڑتے ہی قرار و صبر و طاقت لے گئے
خال شکیں دلبری میں گویا سبقت لے گئے
آتش

۲- رغبت اور لالچ سے دیکھنا۔

کی خدانے کافروں پر اے صنم جنت حرام
ورنہ کس کی آنکھ پڑتی تیرے ہوتے حور پر
ناسخ

۳- اتفاقیہ نظر پڑنا

بیخودی میں آنکھ پڑ جاتی ہے جب خورشید پر
آسماں کو میں سمجھتا ہوں پری کا بام ہے
ناسخ

اس جگہ پڑ جانا کہتے ہیں۔

۴- حسد سے دیکھنا- (فقرہ) اللہ اپنے حفظ وامان میں رکھے سوت کی آنکھ ہر وقت میرے بچّوں پر پڑتی ہے۔

۵- توجہ ہونا- التفات کی نظر ہونا۔

سختی حشر بھی آسان ہے پھر اے ناصر
پڑ گئی تجھ پہ اگر حیدرِ کرّار کی آنکھ

۶- پسند کرنا - انتخاب کرنا

ہو گیا بے ہوش جس پر آنکھ تیری پڑ گئی
کس قدر لبریزِ مستی نرگسِ مخمور ہے

ناصر

۷- عاشق ہونا

جسے دیکھا اسے دیکھا جسے چاہا چاہا
ہر جگہ آنکھ پڑے اپنا یہ انداز نہیں

۸- تاک ہونا - گھات ہونا

مژدہَ کُنجِ قفس تجھ کو مبارک بلبل
آج پڑتی ہے بُری طرح سے سیاد کی آنکھ

رند

۹- نظر بہکنے کی جگہ۔

سو جگہ اس کی آنکھیں پڑتی ہیں
جیسے مستِ شراب ہیں دونوں

میر

اب ان معنوں میں مستعمل نہیں ہے جمع کے ساتھ بھی اس کو استعمال ہے مگر بہت کم)

-66 آنکھ پسارنا - آنکھ پھیلانا۔ آنکھ کھولنا۔ یہ محاورہ اب متروک ہے۔

-67 آنکھ پہچاننا - نظر پہچاننا۔ اشارہ سمجھنا۔ تیور سے سمجھنا کہ کیا مرضی ہے۔

سوئے رقیب دیکھ کے جھوٹی قسم نہ کھا
پہچانتے ہیں خوب محبت کی آنکھ ہم

تسلیم

68- آنکھ بھر جانا- آنکھ پھرنا۔

ا- آنکھ کا گردش کرنا۔

۲- نظر کا ایک طرف سے دوسری طرف پھرنا

پھر گئی آنکھ مثلِ قبلہ نُما
جس طرف اس صنم نے پھیرا منہ

مومن

۳- نگاہ چوکنا- (فقرہ) ذرا میری آنکھ پھری کہ چیز اُڑا لے گئے ان معنوں میں پھرنا کے ساتھ بولتے ہیں۔

۴- بیزار ہو جانا- خفا ہو جانا۔ خلاف ہو جانا۔ دشمن ہو جانا۔

آنکھ اس کی پھر گئی تو دل اپنا بھی پھر گیا
یہ اور انقلاب ہوا انقلاب میں

مومن

69- آنکھ پھری مال یاروں کا- دیکھو آنکھ بچی مال دوستوں کا

70- آنکھ (یا آنکھیں) پھڑکنا- لازم۔ خود بخود پلک یا پپوٹے میں حرکت ہونا۔ مشہور ہے کہ مرد کی دہنی اور عورت کی بائیں آنکھ پھڑکے تو کوئی بچھڑا ہوا ملے۔ اور مرد کی بائیں اور عورت کی دہنی آنکھ پھڑکے تو صدمہ پہنچے بعض کہتے ہیں کہ تخصیص مرد عورت کی داہنی آنکھ کی ٹھیک نہیں ہے بلکہ باعتبار اس شگون کے کسی کی باتیں

الٰہی اپنی بغل میں میں دیکھوں آج اُسے
یہ بائیں آنکھ پھڑکنی ہو نیک فال مجھے

بحر

تقدیر شکل ہجر کی تکتی ہے وصل میں
رہ رہ کر بائیں آنکھ پھڑکتی ہے وصل میں

صبا

آنکھ پھڑکے بائیں بیر ملے یا سائیں
آنکھ پھڑکے دا ہنی ماں ملے بہنی

(مقولہ) عورت کی بائیں آنکھ اور عوت کی داہنی آنکھ پھڑکتی ہے تو کسی عزیز یا دوست سے ملاقات ہونے کا شگن لیا جاتا ہے۔

71- آنکھ پھسلنا- کسی چیز کی چکنائی۔ صفائی۔ آبداری سے نظر نہ جمنا۔ نگاہ کا لغرش کرنا۔

تم کو جی بھر کے نہیں دیکھنے پاتے عاشق
آنکھ گالوں پہ پھسلتی ہے نظر رانوں پر

سحر

72- آنکھ پھوٹنا یا پھُوٹ جانا- بینائی جاتی رہنا۔

73- آنکھ پھوٹی پیر گئی- (مثل) درد کا صدمہ اٹھانے سے اندھا ہو جانا بہتر ہے۔ وہاں بولتے ہیں جہاں یہ کہنا منظور ہوتا ہے کہ بلا سے ایک دفعہ نقصان ہوا تو ہوا مگر آئے دن کا جھگڑا تو مٹ گیا۔ روز روز کے دکھ سے تو نجات ہوئی۔

اس سنانے سے دے تُو صاف جواب
آنکھ پھُوٹی بلا سے پیر گئی!

میر

74- آنکھ پھُوٹے گی تو کیا بھوں سے دیکھیں گے- (مثل) وہاں بولتے ہیں جہاں یہ کہنا منظور ہوتا ہے کہ جو چیز جس کام کی ہے وہ کام اسی سے نکلتا ہے۔

75- آنکھ پھوڑ ٹنڈا- مذکر- بڑی بڑی موچھوں کا سبز رنگ کیڑا جس کے پر سُرخ ہوتے ہیں اور ان پر زرد زرد بُندکیاں ہوتی ہیں۔ گاؤں والے آنکھ پھڑوا بوٹ کہتے ہیں۔ مدار کے درخت پر بیشتر پایا جاتا ہے۔

۲- (اصطلاح میں) مفسد۔ حاسد۔ حق ناحق برائی کرنے والا۔

76- آنکھ پھوڑنا۔ متعدی۔

۱- اندھا کرنا۔

۲- باریک کام میں لگا کر آنکھ کو نقصان پہنچانا۔ ناحق انتظار کرنا۔

77- آنکھ (یا آنکھیں) پھیر لینا۔

۱- بے مروتی کرنا

سن کے مطلب صاف آنکھیں پھیر لیں
دیکھ لی ہم نے مروّت آپ کی !

بحر

۲- خفا ہو جانا۔ بیزار ہو جانا

میری طرح وہ غیر سے بھی آنکھ پھیر لے
ہوں منتظر زمانے کے اس انقلاب کا

وزیر

۳- ایک طرف سے دوسری طرف متوجہ ہو جانا۔

پھیریئے آنکھیں مژہ سے نیشِ عقرب کی طرف
کاکلِ پیچاں کے بدلے مارِ پیچاں دیکھئے

ناسخ

۴- توجہ اٹھا لینا۔

غم نہ کھا رزق کا گو کور ہو گو گنگ ہو تو
پھیرتا خواجہ نہیں بندۂ معذور سے آنکھ

آتش

۵- کنارہ کرنا۔

آنکھیں طبیب پھیرے ہے نبض اپنی دیکھ کر
یعنی مریضِ چشم بُتاں کا نہیں علاج

جرأت

۶- آنکھ کو گردش دینا- آنکھ پھیلا کر دیکھنا۔ غور سے چار طرف دیکھنا اس کے استعمال میں حسرت کے ساتھ تلاش کا پہلو بیشتر ہوا کرتا ہے۔ (فقرہ) میدان کارزار میں آنکھ پھیلا کے دیکھا ساتھ والوں کا کہیں پتا نہ تھا۔

78- آنکھ پیدا کرو- دیکھنے کی قابلیت پیدا کرو۔ شناخت اور پرکھ حاصل کرو۔

برگِ نخلِ طور ملتے ہیں تو آتی ہے صدا
آنکھ کر پیدا اگر ہے حوصلہ دیدار کا

اسیر

79- آنکھ تاڑ جانا- تیور سے عندیہ دریافت کر لینا۔

بوسہ لب میں ان سے کیسا مانگوں
تاڑ جاتے ہیں وہ طلب کی آنکھ

آتش

80- آنکھ (یا آنکھیں) تر ہونا- آنسو بھر آنا۔ خفیف سی رقت ہونا۔

ساقیا خشک ہے جو میری زباں
آنکھیں رہتی ہیں تر جُدائی میں

ناسخ

81- آنکھ (یا آنکھیں) توتے کی طرح بدل لینا- آنکھ توتے کی طرح پھیر لینا- آنکھ توتے کی طرح پھیرانا۔ بے مروتی کرتے دیر نہ لگنا۔ (فقرہ) کیا توتے کی طرح آنکھ بدل

لی ہے گویا کبھی آشنا ہی نہ تھے۔

بدلی ہے آنکھ گلشنِ عالم کی عجب کیا
توتے کی طرح پھیرے ہر مرغ چمن آنکھ

مصحفی

چیں بہ ابروہ نہ ہو بوسے کے طلب کرنے پر
آنکھیں توتے کی طرح مجھ سے ستمگر نہ پھرا

رند

82- آنکھ ٹیڑھی کرنا-آنکھ ٹیڑھی رکھنا-غصہ ہو کر دیکھنا۔

ڈر یہی ہے مجھے اَحول نہ کہیں ہو جاؤ
ٹیڑھی رکھتے ہو بہت عاشقِ رنجور سے آنکھ

آتش

آنکھ کیوں کرتا ہے ٹیڑھی رکھ نظر اچھی طرح
ہم سے ملتا ہے تو مل اے عشوہ گر اچھی طرح ظفر

83- آنکھ ٹیڑھی ہونا-خفا ہونا۔ناخوش ہونا۔

ہم سے یہ اندازا و باشانہ کرنا کیا ضرور
آنکھ ٹیڑھی خم ہے ابرو طور کچھ بے طور ہے

میر

84- آنکھ ٹیڑھی ٹیڑھی ہے-خفا خفا ہیں۔

ہے خدا حافظ و ناصر ترا اے مُرغِ چمن
ٹیڑھی ٹیڑھی تری جانب سے ہے صیاد کی آنکھ

رند

85- آنکھ جا پڑی - یکا یک نگاہ پڑ گئی۔ اتفاقیہ نظر پڑ گئی۔

بھولے سے میری جان ادھر آنکھ جا نٹری
دکھلائے نہ آنکھ مجھے بے قصور ہوں

حبیب

86- آنکھ جالڑی - آنکھ جا کے لڑی۔ آنکھ سے آنکھ لڑ گئی۔ یعنی عشق ہو گیا۔

نادیدی دکھائے کیوں کر نہ عشق ہم کو
کس فتنۂ زماں سے آنکھ اپنی جالڑی ہے

میر

دو دو پہر رگڑتا ہے جو تیغ سنگ سے
آنکھیں لڑی ہیں جا کے اسی خانہ جنگ سے

رند

87- آنکھ جانا - یکا یک کسی طرف نظر پہنچنا۔ بلا قصد اچانک کوئی چیز دکھائی دے جانا۔
(فقرہ) اتفاقیہ میری آنکھ اُدھر گئی تو دیکھا تمہاری اچکن درخت پر پڑی ہے۔

88- آنکھ جلنا۔

۱- دب جانا۔ مغلوب ہونا۔

نگہِ گرم یار دیکھی ہے
کب کسی سے یہ آنکھ جلتی ہے

برق

۲- کسی کے غصہ و عتاب کی تاب نہ لانا شرمانا۔

۳- ہمچشمی کی تاب نہ رکھنا۔

نہ دے یار کی میرے پری و حور سے آنکھ
نہ جلے نار سے جھپکے نہ کبھی نور سے آنکھ

آتش

89- آنکھ جما کر دیکھنا - خوب غور سے دیکھنا۔ (فقرہ) آنکھ جما کے دیکھو تو چاند نظر آئے۔

90- آنکھ (یا آنکھیں) جوش کر آنا - آنکھ آشوب کر آنا۔

91- آنکھ (یا آنکھیں) جھپکا دینا - متعدی۔

۱- نگاہ کو خیرہ کر دینا

دمِ نظارہ رخِ رنگیں!
برقِ عارض نے آنکھیں جھپکا دیں

قلق

۲- ایک کھیل ہے دو لڑکے آپس میں شرط بد کر آنکھ سے آنکھ مقابل کرتے ہیں جس کی آنکھ جھپک جاتی ہے وہ ہار جاتا ہے اس جیت کو آنکھ جھپکا دینا کہتے ہیں۔ معنی نمبر ۲ میں جمع کے ساتھ نہیں بولتے ہیں۔

92- آنکھ جھپکا لینا - تھوڑا سا سو لینا۔ (فقرہ) ذرا آنکھ جھپکا لوں تو پھر اُٹھ کر کام کروں۔

93- آنکھ جھپکانا - ذرا لیٹ رہنا پلک مارنا

94- آنکھ (یا آنکھیں) جھپکنا۔ لازم۔

۱- ذرا سو جانا۔ تھوڑی دیر نیند آ جانا۔

شام سے وصل کی شب آنکھ نہ جھپکی تا صبح
شادیٔ دولتِ دیدار نے سونے نہ دیا

آتش

۲- نگاہ کا خیر ہو جانا۔ روشنی کی تاب نہ آنا۔ چمک کی شدت سے نگاہ نہ ٹھہرنا روشنی کے سامنے چکا چوند آ جانا۔

آنکھ بجلی کے چمکنے سے جھپک جاتی ہے
دیکھیں ہم بھی ترے طالبِ دیدار کی شکل
آتش

۳- چھپنا-
آنکھ سورج کی جھپکتی ہے رخ انور سے
چاند کترا کے نکلتا ہے کلاہ زر سے
میر

۴- دب جانا- مقابلہ کی تاب نہ لانا۔
جھپکے تو نگروں سے مری آنکھ کس طرح
نازاں وہ اپنے مال پہ ہیں میں کمال پر
امیر

۵- مان جانا-
رُخِ روشن سے چار جب کی آنکھ
جھپکی آئینہ حلب کی آنکھ
قلق

۶- آنکھ لڑانے میں ہار جانا- دیکھو۔ آنکھ جھپکا دینا۔
باندھتے ہو ٹکٹکی تو چند بو سے بھی بدو
شرط ہارے گا جھپک جائے گی جس کی یار آنکھ رند رند

95- آنکھ (یا آنکھیں) جھکانا-
۱- آنکھ نیچی کرنا۔
۲- کسی دیدہ ریزی کے کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے۔ (فقرہ) یہ لڑکی جب سینے پرونے پر آنکھ جھکاتی ہے تو پہروں نظر نہیں اُٹھاتی۔

۳- شرم لحاظ سے آنکھ نیچی رکھنا۔

ہم ہیں خاموش اِدھر آنکھ جھکائے وہ اُدھر
یارو سے سابقہ پہلا ہے ملاقات نئی

بحر

96- آنکھ (یا آنکھیں) جھکنا - لازم

97- آنکھ (یا آنکھیں) جھینپنا - لازم - شرمانا۔ آنکھ سامنے نہ ہونا۔

شرم ہم صحبتوں سے آتی ہے
خود بخود آنکھ جھپتی جاتی ہے

قلق

98- آنکھ (یا آنکھیں) چار کرنا - نظر سے نظر ملانا۔ ڈھٹائی سے دیکھنا۔

جُھوٹ کہتا ہے اور مکرتا ہے
اور پھر آنکھ چار کرتا ہے

شوق

اس محاورے میں ڈھٹائی اور بے باکی کا پہلو غالب ہوتا ہے۔

99- آنکھ (یا آنکھیں) چار نہ کرنا -

۱- آنکھ سے آنکھ نہ ملانا۔ نظر سامنے نہ کرنا۔

ہے کسے امید یہ اے یار تو بیدید ہے
کر نہ چار آنکھیں رلا کر آٹھ آٹھ آنسو مجھے

صبا

۲- شرمانا۔ نادم ہونا۔

دیر تک بس جھکی رہیں آنکھیں
دو گھڑی تک نہ چار کیں آنکھیں

قلق

100- آنکھ (یا آنکھیں) چار ہونا-

۱- نظر سے نظر ملنا۔

اس سے چار آنکھ جو ہوتے ہی میں کل بیٹھ گیا
نگہِ یار تھی یا تیرِ اجل بیٹھ گیا

رشک

۲- ملاقات ہونا۔ سامنا ہونا۔

دونوں میں ہوتیں جو چار آنکھیں
دولت کی کھلیں ہزار آنکھیں

گلزارِ نسیم

101- آنکھ (یا آنکھیں) چُرا کر دیکھنا- کن آنکھیوں سے دیکھنا چوری چوری دیکھنا۔

کیا بتاؤں تمہیں کل غیر نے کیوں کر دیکھا
یوں نہ دیکھا نہ سہی آنکھ چرا کر دیکھا

حبیب

102- آنکھ (یا آنکھیں) چُرانا-

۱- نگاہ بچانا

حسرت بھرا وہ جس کا چرایا ہے تو نے دل
محفل میں تیری آنکھ چُرانے سے اُٹھ گیا

جرأت

۲- دریغ کرنا۔ کنارہ کرنا۔ کترانا۔ بے رخی کرنا۔ پہلو بچانا۔ منہ چھپانا۔

نزع کا عالم ہے اب تو دیکھ جاؤ اک نظر
پُتلیاں پتھرا چکیں آنکھیں چرانا کیا ضرور

اسیر

۳- چھپنا- جھپکنا- کنیانا- مارے لحاظ کے آنکھ سامنے نہ کرنا۔

پھول آگے ترے پکڑتے ہیں کان!
نرگس آنکھیں اگر چراتی ہے

رشک

103- آنکھ (یا آنکھیں) چھپانا- بیرخی کرنا۔ نظر بچانا۔ آنکھ سامنے نہ کرنا۔ منھ چھپانا۔ اس جگہ آنکھ چرانا زیادہ بولتے ہیں۔

104- آنکھ دبا کر دیکھنا- کچھ کھلی کچھ بند آنکھ سے دیکھنا۔

دیکھا نہ کرو میری طرف آکھ دبا کر
ناقص ہوا چہرہ جو ہوئی چھوٹی بڑی آنکھ

شوق

105- آنکھ دبنا- مغلوب ہونا۔ شرمندہ ہونا۔ جھپنا ۔

سورج سے بھی نہ آنکھ دبی جس کی مصحفی
زرّہ ہوں میں وہ خاکِ درِ بوتراب کا

106- آنکھ دروازے کی طرف ہونا- کسی کا منتظر ہونا۔

ہے عینِ وصل میں بھی مری آنکھ سوئے در
چسکا جو پڑ گیا ہے مجھے انتظار کا

ذوق

107- آنکھ (یا آنکھیں) دکھانا-

۱- تشخیص مرض اور علاج کے لئے معالج کو آنکھ دکھانا۔

۲- آنکھ سے اشارہ کرنا۔ آنکھوں ہی آنکھوں میں باتیں کرنا۔

مُنھ پھیر کے ایک مُسکرائی
آنکھ ایک نے ایک کو دکھائی

گلزارنسیم

۳- (کنایتہً) ڈرانا۔ غصہ کرنا۔

آنکھیں دکھاؤ تم تو شیاطین بھاگ جائیں
تیرِ شہاب ہے نگہہ خشمگیں نہیں!

آتش

۴- (کنایتہً) لگاوٹ کا اندازہ دکھانا۔ دل لبھانا۔

جان کر چشم سیہ کا تری شیدا ہم کو
آنکھ دکھلانے لگی نرگسِ شہلا ہم کو

غافل

۵- رکھائی اور بیمروتی ظاہر کرنے کے لئے (فقرہ) پہلے تو بڑی آؤ بھگت کرتے تھے جب سے بیعنامہ لکھالیا ہے آنکھیں دکھاتے ہیں۔

۶- خفیف سی تنبیہ کرنا دھمکانے چشم نمائی کرنے کی غرض سے۔

باز آیا دیکھنے سے نہ آتش رخوں کے دل
سو بار آبلے اُسے آنکھیں دکھا چکے

ذوق

۷- منع کرنا۔

۸- غصے ہو کے گھورنا۔ آنکھیں نکال کر دیکھنا۔ اشاروں میں گھُڑکنا۔

یادِ عارض میں ہوا ہے جان کا دشمن چراغ
آنکھ دکھلاتا ہے ہر شب صورتِ رہزن چراغ

وزیر

108- آنکھ (یا آنکھیں) دُکھنا -لازم۔ آنکھ میں درد ہونا۔ کھٹک ہونا۔

جو تم محفل سے جاتے گھیرتے امراض محفل کو
قدح کی آنکھ دُکھتی شیشے کو دردِ گلو ہوتا

اسیر

109- آنکھ (یا آنکھیں) دُکھنے آنا- آنکھ آشوب کر آنا۔

دُکھنے آئی ہے ترے طالب دیدار کی آنکھ

داغ

دل جب اچھا ہوا آنکھیں مری دُکھنے آئیں

تسلیم

110- آنکھ (یا آنکھیں) دوڑانا- چار طرف دیکھنا۔ چار طرف تلاش کی نظر سے دیکھنا۔ اِدھر اُدھر دیکھنا۔ (فقرہ) کچہری میں چار طرف نظر دوڑائی مگر کوئی جان پہچان نہ ملا کہ ضامن ہو جاتا۔

ہر طرف مجمعِ اغیار ہی دیکھا ہم نے
آنکھیں دوڑائیں تری بزم میں کیا کیا ہم نے

داغ

111- آنکھ دوڑنا-

۱- تیزی سے نظر جمانا

ہماری آنکھ دوڑی جس طرح اس بحرِ خوبی پر
جہاز ایسا کہاں پانی کے اوپر تیز چلتا ہے

ظفر

۲- مزاج میں انتہا کی حِرص ہونا۔ لالچ ہونا۔ (فقرہ) بڑا ہی لالچی ہے۔ ذرا ذرا سی چیز پر آنکھ دوڑتی ہے۔ اس جگہ نگاہ دوڑنا۔ نظر دوڑنا۔ زبانوں پر زیادہ ہے۔

112- آنکھ دُھوئی دُھلائی ہے-

۱- دیدوں میں صفائی ہے۔ آنکھوں میں ذرا حیا نہیں ہے۔ مروت چھو نہیں گئی ہے۔

آہو فتن کے سب ترے دیدے سے ڈرتے ہیں
دُھوئی دُھلائی آنکھ سے اے یار صاف صاف

سحر

۲- اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو کوئی بُرا کام کرے اور پھر ڈھٹائی سے آنکھ ملا کے صاف انکار کرے۔

113- آنکھ دیکھنا۔

۱- نگاہ لڑانا۔ اس غرض سے کہ مرضی اور ارادہ معلوم ہو۔

ہوتی جاتی ہے سوا بوسۂ لب کی قیمت
دیکھتے جاتے ہیں وہ اپنے خریدار کی آنکھ

داغ

۲- صحبت اٹھانا۔ تربیت پانا۔ فیض صحبت حاصل کرنا۔

کس طرح سے نہ فنِ شعر میں کامل ہو رندؔ
دس برس دیکھی ہو آتش سے جب استاد کی آنکھ

114- آنکھ دینا۔

۱- بصارت دینا۔ بینائی کی قوت بخشنا۔ ان معنوں میں جمع کے ساتھ بھی بولتے ہیں۔

گل شکلِ گوش ہے تری گفتار کے لئے
نرگس کو آنکھ دی ترے دیدار کے لئے

رند

چلیے نظارۂ بتِ کم سن کے واسطے
آنکھیں خدا نے دی ہیں اسی دن کے واسطے

منظر

۲- بصیرت بخشنا (فقرہ) خدا نے آنکھ اسی واسطے دی ہے کہ انسان نیک و بد میں تمیز کرے۔ ان معنوں میں جمع کے ساتھ بھی بولتے ہیں۔

وہ یہ کہتے ہیں خدا نے جنہیں آنکھیں دی ہیں
سرمۂ طور سے بہتر ہے غبارِ عارض

کیف

۳- اشارہ کرنا

خلق نے آنکھ دی تبسم کو!
خوش مزاجی کی آگئی باری

منیر

۴- شہ دنیا-اُبھار دینا

جان کیا تھی کہ عدو ہم سے ملاتے تیور
آنکھ دی آپ نے میں خوب اشارا سمجھا

حبیب

۵- شناخت کی قابلیت دینا-امتیاز کا مادّہ عطا کرنا۔

دی ہے اللہ نے جن شوخ نگاہوں کو آنکھ
تاڑ لیتے ہیں وہ لاکھوں میں نگاہِ عاشق

قلق

115- آنکھ ڈالنا-

۱- دیکھنا۔نگاہ کرنا۔

کیونکر نہ آنکھ ڈالئے رخسارِ صاف پر
آئینہ دیکھنے کے لئے آفریدہ ہے

بحر

۲- شوق کی نظر سے دیکھنا مائل ہونا۔عاشق ہونا۔

حور پر آنکھ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا
سب سے بیگانہ ہے اے دوست شنا سا تیرا

رند

۳- کسی چیز پر دانت لگانا۔ کسی چیز کی تاک میں ہونا۔

تیغ میں جوہر نہ او قاتل سمجھنا اس کو تُو
ڈالتی ہے باقی ماندوں پر تری تلوار آنکھ

رند

۴- بد نیتی سے دیکھنا بُری نظر سے دیکھنا۔

بیٹے کی باپ سے بنی خانم بگڑ نہ جائے
ڈالے بہو پہ آنکھ مؤابد شعار باپ

جان صاحب

۵- نظر لگانا ندیدے پن سے دیکھنا۔

ماہ کی تجھ کو نہ لگ جائے نظر ڈرتا ہے جی
ڈالتا ہے تجھ پہ مثلِ مردمِ نادیدہ آنکھ

ظفر

۶- سرسری طور پر دیکھنا- (فقرہ) میں نے اس صفحہ پر یونہی آنکھ ڈالی تھی مضمون کا خیال بھی نہیں کیا۔

116- آنکھ رکھنا-

۱- آسرار کرنا۔

دوست دشمن کا نہیں پابند تیرا فیضِ عام
رکھتے ہیں تیرے کرم پر کافر و دیندار آنکھ

رند

۲- شناخت ہونا۔ پرکھ ہونا۔ بصیرت ہونا۔

جو لوگ کہ رکھتے ہیں اسیرؔ آنکھ سخن میں

رکھتے ہیں وہ سر پر میرے دیواں کو ادب سے

جمع کے ساتھ کم کہتے ہیں۔

صورت آباد سے جاتے ہیں طلبگار وصال

حق یہ ہے رکھتے نہیں کافر و دیندار آنکھیں

رند

117- آنکھ (یا آنکھیں) سامنے کرنا۔

۱- نظر ملانا- ڈھٹائی کے آنکھ ملانا۔ (فقرہ) اپنی خطا کا اقرار کیے جاتا ہے اور پھر آنکھ سامنے کرتا ہے۔

۲- متوجہ ہونا۔ استغاثہ کرنا (فقرہ) وہ آنکھ سامنے کریں تو میں اپنا حال کہوں۔

118- آنکھ (یا آنکھیں) سامنے نہ کرنا۔ جھپنا۔ شرمندگی سے نظر نہ ملانا۔

آنکھ تک سامنے نہیں کرتے!

وصل میں یہ حجاب کیسا ہے

شرف

119- آنکھ (یا آنکھیں) سامنے نہ لانا۔

۱- دیکھنے کی تاب نہ لانا۔

کیا تاب لائے آئینہ اس کے جمال کی

خورشید کی بھی آنکھ نہ ہو جس کے سامنے

ناصر

۲- نادم ہونا - حیا آنا۔

آنکھ اس کی نہیں آئینہ کے سامنے ہوتی
حیرت زدہ ہوں یار کی میں شرم و حیا کا

میر

120- آنکھ سے آنسو اُمنڈنا - آنکھوں سے آنسو برسنا۔

خط کو ہم لکھنے جو بیٹھے آنکھ سے اُمڈے یہ اشک
بہ گیا خط لکھتے لکھتے مشفق من آب میں

ذوق

121- آنکھ (یا آنکھوں) سے آنسو آنا - رقت ہونا۔

کیا روؤں آشک آتے ہیں انکھوں سے سیل سیل
پل مارنے میں بیش نظر ایک جھیل ہے

میر

122- آنکھ (یا آنکھوں) سے آنسو بہانا - رونا

بہاتا ہوں آنسو جو آنکھوں سے پیہم
دلا داغِ الفت کی یہ شست و شو ہے

ناسخ

123- آنکھ (یا آنکھوں) سے آنسو بہنا - آنسو جاری ہونا۔

سمندر کر دیا نام اس کا ناحق سب نے یہ کہہ کر
ہوئے تھے جمع کچھ آنسو مری آنکھوں سے یہ بہہ کر

سودا

124- آنکھ (یا آنکھوں) سے آنسو ٹپکنا - رونا۔ رقت ہونا۔

ہیں یہاں رنج کے آثار خوشی کے باعث
اشک آنکھوں سے ٹپکتے ہیں خوشی کے باعث
ظفر

اُس کی نظر پڑی جو مرے حالِ زار پر
بے اختیار آنکھ سے آنسو ٹپک پڑے
مسرور

125- آنکھ (یا آنکھوں) سے آنسو چلنا۔ آنکھ یا آنکھوں سے آنسو رواں ہونا۔ آنسو جاری ہونا۔

آنکھ سے آنسو چلے بے اختیار
جیسے برسے ہے کوئی ابر بہار
سودا

رہتے ہیں عشقِ ذقن میں اشک آنکھوں سے رواں
دیکھنا پُھوٹی ہے سوت آکر کہاں اس چاہ کی
ناسخ

126- آنکھ (یا آنکھوں) سے آنسو گر پڑنا۔ بے اختیار رو دینا۔ آنسو نکل آنا۔

بھری مجلس میں گر پڑتے ہیں میری آنکھ سے آنسو
چھلکنا یاد آتا ہے کبھی مجھ کو جو ساغر کا
مصحفی

127- آنکھ (یا آنکھوں) سے آنسو نکلنا یا نکل آنا۔

نہ نکلا آنکھ سے تیری اک آنسو اس جراحت پر
کیا سینہ میں میں جس نے خونچکاں مژگان کے سوزن کو
غالب

دیکھیں جو میرا حال تو احباب کا کیا ذکر
اغیار کی آنکھوں سے بھی آنسو نکل آئیں
شعور

128- آنکھ سے آنسو نہ نکلا - یا آنکھ سے ایک آنسو نہ نکلا۔ بیداری سنگدلی ظاہر کرنے کو۔
(فقرہ) دشمن بھی ڈھاڑھیں مار مار کے روئے مگر اس مکٹر کی آنکھ سے آنسو نہ نکلا۔

نہ نکلا آنکھ سے تیری اک آنسو اس جرات پر
کیا سینہ میں جس نے خون چکاں مژگاں کے سوزن کو
غالب

129- آنکھ سے آنکھ (یا آنکھوں سے آنکھیں) لڑنا - نگاہیں چار ہونا۔

آنکھ سے آنکھ تصور میں لڑی رہتی ہے
نرگسِ خلد کے کرتے ہیں نظارے مشتاق
برق

کبھی جو یار کی آنکھوں سے لڑ گئیں آنکھیں
مژہ کے تیر کلیجے کو توڑ کر گزرے
بحر

۲- عاشق ہونا

جب آنکھ سے اس ترک ستمگر کی لڑی آنکھ
نرگس پہ پڑی آنکھ نہ آہو پہ لڑی آنکھ
شوق

130- آنکھ سے آنکھ ملانا-

۱- آنکھ سے آنکھ سامنے کرنا

ملا کر آنکھ سے آنکھ آج گریاں کر دیا کس نے
کہ اپنی آنکھ نم کی قطرۂ شبنم سے نرگس نے

داغ

۲- برابری کرنے کی جگہ

یار کی آنکھ سے تو آنکھ ملائی تو نے
گردشِ چشم بھی اے نرگسِ شہلا دکھلا

آتش

۳- توجہ کرنے کی جگہ- (فقرہ) پہلے تو وہ بہت متوجہ تھے اب تو وہ آنکھ سے آنکھ نہیں ملاتے۔ اس جگہ صرف آنکھ نہیں ملاتے، کہتے ہیں۔

۴- ڈھٹائی کے محل پر- (فقرہ) تو اپنی خطا پر نادم تو نہیں ہوتا۔ اُلٹے آنکھ سے آنکھ ملاتا ہے۔

131- آنکھ سے آنکھ (یا آنکھوں سے آنکھیں) ملنا- نظر سے نظر ملنا۔ چار آنکھیں ہونا۔

غش آجاتا ہے اس کی آنکھ سے جب آنکھ ملتی ہے
نگہباں اور پیدا کیجئے اپنے نگہباں کا

داغ

اس کی آنکھیں کیا ملیں عاشق کی آنکھوں سے بھلا
جتنے آہو ہیں یہاں ہر ایک سے رم چاہئے

ناسخ

132- آنکھ سے آنکھ نہ جھپکنا- آنکھ لڑانے میں مغلوب نہ ہونا۔ دیکھو آنکھ لڑانا۔

133- آنکھ (یا آنکھوں) سے اتر جانا- جی سے اتر جانا، بے قدر ہو جانا سبک ہو جانا۔ (فقرہ) تمہاری تصویر دیکھ کے سارا مرقع آنکھوں سے اتر گیا۔

134- آنکھ (یا آنکھوں) سے اوٹ ہونا، آنکھ (یا آنکھوں) سے اوجھل ہونا- نظر کے سامنے

نہ ہونا۔ نظر سے غائب ہونا۔

جس کی صورت آنکھ سے اوجھل کبھی ہوتی نہ تھی
اب اسی کا تشنۂ دیدار میں رہنے لگا
مصحفی

(فقرہ) یہی جی چاہتا ہے کہ تم کسی وقت آنکھوں سے اوٹ نہ ہو۔

اوجھل آنکھوں سے وہ یوسف نہ ہو حسرت ہے یہی
موت بھی آئے تو ردیائے زلیخا ہو کر
بحر

135- آنکھ سے بچ کر نکلنا۔ چُھپ کر نکلنا۔

جینے کا ہے جو خوف نکلتی ہے برق بھی
بچ کر اسیرؔ سوختہ قسمت کی آنکھ سے

136- آنکھ (یا آنکھوں) سے بھی کبھی دیکھی ہے۔ یعنی تم اس چیز کی قدر کیا جانو تمہیں کبھی میسر بھی آتی ہے۔

137- آنکھ سے ٹپ ٹپ آنسو ٹپکنا۔ آنکھ سے ٹپ ٹپ آنسو چلنا

138- آنکھ سے ٹپ ٹپ آنسو گرنا۔ برابر آنسو نکلنا۔ (فقرہ) خط پڑھتا جاتا ہے اور آنکھ سے ٹپ ٹپ آنسو چلے جاتے ہیں۔ بے اختیار آنکھ سے ٹپ ٹپ آنسو گر پڑے۔ جمع کے ساتھ بھی بولتے ہیں۔

139- آنکھ (یا آنکھوں) سے ٹپکنا۔ نظروں سے کسی بات کا ظاہر ہونا (فقرہ) اس کی آنکھ سے شرارت ٹپک رہی ہے۔

140- آنکھ (آنکھوں) سے جُدا ہونا۔

ا- نظروں سے غائب ہونا۔

ہے جُدا جب سے کہ وہ لختِ جگر آنکھوں سے
بہر تسکیں ہیں یہاں لختِ جگر آنکھوں میں
ناسخ

۲- آنکھوں سے الگ ہونا۔ (فقرہ) آنسوؤں کا تار بندھا ہے روماں آنکھوں سے کیونکر جدا ہو۔

141- آنکھ (یا آنکھوں) سے چوب جھاڑنا- جب چوٹ آجانے سے آنکھ سُرخ ہو جاتی ہے تو عورتیں یہ ٹوٹکا کرتی ہیں کہ بائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں سوئی چبھو کر اس کا لہو آنکھ میں چھڑکتی ہیں اور اس کو چوب جھاڑنا کہتی ہیں۔

چھڑ کا ہے لہو سوئی سے اُنگلی کو کچو کے
جب چوب گئی آنکھ سے دوبار جھڑی چوٹ
جانصاحب

142- آنکھ (یا آنکھوں) سے خون آنا- بہنا۔ بہانا۔ یا خون کا دریا بہنا۔ جاری ہونا۔ یا خون گرا کرنا۔ بطور مبالغہ کثرت گریا ظاہر کرنے کو کہتے ہیں۔

آنکھوں سے لہو آنے لگا اشک کی جاگھ
نیرنگی الفت نے عجب رنگ نکالا !
جگر

خونِ دل آنکھوں سے بہانے لگی
فرش غم پر پچھاڑیں کھانے لگی
قلق

پھر آنکھوں سے خون دل بہے ہے
پھر سینہ بھی گرم سارے ہے
مومن

رگوں میں دوڑنے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے

غالب

دریا مری آنکھوں سے یہ بہتا ہے لہو کا
مژگاں سے مری پنجۂ مرجاں ہے برابر

سودا

لو لگی ہے تیغِ قاتل سے شہادت کا ہے شوق
خوں ہے زخموں کی طرح آنکھوں سے جاری ان دنوں
آتش

کون سی شب ہے کہ مثلِ شمع جب کُھلتی ہے آنکھ
جائے اشک آنکھوں سے اپنی خون گرا کرتا نہیں

درد

143- آنکھ (یا آنکھوں) سے دُور ہونا- آنکھ سے جُدا ہونا۔

درد آنکھ سے اک ذرا نہ ہوتا
بُھولے سے کبھی جدا نہ ہوتا

مومن

144- آنکھ سیدھی ہونا- مہربانی کی نظر ہونا۔ مہربانی سے پیش آنا۔

وہ گئے دن جو ہمیشہ مجھ سے سیدھی آنکھ تھی
جب نہ تب میں اب تو پاتا ہوں نگاہِ یار کج

ناسخ

145- آنکھ سے دیکھ کے- دیکھ بھال کے سمجھ بُوجھ کے (فقرہ) آنکھ سے دیکھ کر چلو کہیں ٹھوکر نہ لگ جائے۔

146- آنکھ (یا آنکھوں) سے دیکھنا۔

۱- بچشم خود دیکھنا۔

آپ چل کر آنکھ سے دیکھ آیئے

قدردان روزوں بہت بیمار ہے

۲- کبھی آنکھ سے یا آنکھوں سے حُسن کلام کے لئے زائد آتا ہے اور مقصود محض دیکھنا ہوتا ہے۔

دیکھتے تھے کل جنہیں آنکھوں سے ہم اے غافلو

آج اُن کا اپنے کانوں کے لئے افسانہ ہے

ناسخ

147- آنکھ (یا آنکھوں) سے رومال نہ سرکنا- آنکھوں سے رومال نہ ہٹنا۔ آنکھوں پر رومال رہنا۔ روتے رہنا۔ (فقرہ) ان کے رونے کو کیا پوچھتے ہو کسی وقت آنکھوں سے رومال نہیں سرکتا۔

148- آنکھ سے رینی ٹپکنا- شدت گریہ ظاہر کرنے کر کہتے ہیں۔ لہو کے آنسو رونا۔

لہو کی بوٹیاں دیدے ہوئے ہیں فرط گریہ سے

محبت رنگ لائی آنکھ سے رینی ٹپکتی ہے

شعور

149- آنکھ سے سلام لینا- آنکھ کے اشارے سے سلام قبول کرنا۔ اور زبان سے جواب سلام نہ دینا۔ یہ محاورہ اکثر تکبّر اور مغرور لوگوں کے شان میں بولتے ہیں۔ (فقرہ) وہ ایسے مغرور ہیں کہ سلام کے جواب میں زبان نہیں ہلاتے ہاتھ نہیں اُٹھاتے فقط اشارہ کر دیتے ہیں آنکھ سے سلام لیتے ہیں۔

150- آنکھ (یا آنکھوں) سے طوفان اٹھنا- طوفان بپا ہونا۔ بہت رونا۔

آنکھوں سے طوفان بپا ہو گیا
دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہو گیا

وزیر

151- آنکھ (یا آنکھوں) سے طوفان اُٹھنا -طوفان بپا ہونا۔ بہت رونا۔

آنکھوں سے طوفان بپا ہوئیں
دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہو گیا

152- آنکھ سے کاجل چرانا - انتہائی چالاکی کرنا۔ عیاری کرنا۔ شاطر چور کی نسبت مبالغے سے بولتے ہیں۔ جو آنکھوں کے سامنے رکھی ہوئی چیز کو چُرا لے اور نگہبانوں کو خبر نہ ہو۔

دُزدی جو کوئی سیکھے اُس آفت کی آنکھ سے
کاجل چُرائے مہر قیامت کی آنکھ سے

بحر

153- آنکھ سے کاجل چرانا - انتہائی چالاکی کرنا۔ عیاری کرنا شا، شاطر چور کی نسبت بالغ سے بولتے ہیں، جو آنکھوں کے سامنے رکھی چیز کو چرالے اور نگہبانوں کو خبر نہ ہو۔

دزدلی جو کوئی دیکھے اُس آفت کی آنکھ سے
کاجل چُرائے مہر قیامت کی آنکھ سے

بحر

154- آنکھ (یا آنکھوں) سے کبھی دیکھی نہیں ہے۔ جب کوئی شخص کسی چیز کو دیکھ کر بیتابی سے اُس کے کھانے یا لینے کی خواہش ظاہر کرتا ہے۔ تو یہ جملہ کہتے ہیں مطلب یہ ہوتا ہے کہ بارہا کھا پی چکے ہو اور پھر اس طرح گرے پڑتے ہو کہ گویا آنکھ سے کبھی دیکھی نہیں۔

155- آنکھ (یا آنکھوں) سے گرا دینا -حقیر کر دینا۔ بے قدر کر دینا۔

156- آنکھ (یا آنکھوں) سے گر جانا - ذلیل ہو جانا۔

گر جائے آنکھ سے ج ہو تجھ سے دو چار چاند

چار ابروؤں نے تجھ کو لگائے ہیں چار چاند

بحر

157- آنکھ سے گنگا بہنا-مجازاً بہت رونا۔

پچتائے تم سے دل کو لگا کر ہم اے بتو

گنگا بہائی اشکِ ندامت کی آنکھ سے

بحر

158- آنکھ (یا آنکھوں) سے لہو آنا- بہت رونے کی جگہ مبالغے سے کہا جاتا ہے۔

ہمیشہ گر یہ وزاری رہی کہ خونباری

جو اشک تھم گئے تو آنکھ سے لہو آیا

وزیر

199- آنکھ سے نہ دیکھوں- کسی چیز سے نفرت ظاہر کرنے کی جگہ بولتے ہیں۔

یا رب یہی اب میں چاہتا ہوں

یہ چشمہ پھر آنکھ سے نہ دیکھو

گلزار نسیم

200- آنکھ (یا آنکھیں) شرما جانا یا شرمانا-شرم سے نگاہ روبرو نہ ہونا۔

آنکھ ورنہ تری ہر ایک سے شرماتی تھی

کل کی ہے بات تجھے بات نہ کر آتی تھی

جرأت

201- آنکھ (یا آنکھیں) قدح کرانا-آنکھ کھلوانا

202- آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا- بیوقوف مالدار۔ اناڑی بیوقوف فضول خرچی اور مالدار مسرف کی نسبت بولتے ہیں۔ (فقرہ) کوئی آنکھ کا اندھا گانٹھ کا پورا ہتے چڑھ گیا ہے جبھی آپ اللے تللے کرتے ہیں۔

203- آنکھ کا پانی بہہ جانا- اس کا استعمال بہنا کے ساتھ نہیں ہے بہہ جانا ہی بولتے ہیں بے غیرت ہو جانا۔ (فقرہ) لڑکی کچھ تو اپنے پرائے کا لحاظ کر تیری آنکھ کا پانی بہہ گیا۔

204- آنکھ کا پانی ڈھل جانا- بے شرم ہو جانا۔ بے حیا ہو جانا۔ ڈھیٹ ہو جانا۔

ڈھل گیا آنکھ کا نرگس کے کچھ ایسا پانی
ہو گیا کوفت سے شبنم کا کلیجا پانی

شعور

205- آنکھ کا پانی مر جانا- شرم نہ رہنا۔ لحاظ نہ رہنا۔

مجھ کو دیکھا تو بولے تُو نہ مُوا
مر گیا تیری آنکھ کا پانی

مسرور

206- آنکھ کا پردہ!

۱- آنکھ کی جھلّی ہر ایک طبقہ۔ حکما کہتے ہیں کہ آنکھ میں سات پردے ہوتے ہیں۔

۲- لحاظ جو مستورات کو نامحرم سے ہوتا ہے۔

اس سے ہمچشم ہوتی ہے نرگس
آنکھ کا پردہ چاہئے تجھ کو

ہندی آغا ہجو

جمع کے ساتھ بھی بولتے ہیں۔

سب حجاب اُٹھے ہیں لیکن مانعِ دیدار ہیں
ان سے ہم سے ہے فقط آنکھوں کا پردہ آجکل

شرف

207- آنکھ کا پردہ اُٹھا دینا- لحاظ توڑ دینا۔ شرم سے قطع نظر کرنا۔

اپنے کا پاس ہے نہ پرائے کا کچھ لحاظ
تم نے تو بالکل آنکھ کا پردہ اُٹھا دیا

مسرور

208- آنکھ (یا آنکھوں) کا پردہ اُٹھ جانا-حجاب نہ رہنا۔

گھورتی ہے گلوں کو اے نرگس
آنکھ کا پردہ اُٹھ گیا کیسا

ناصر

جامِ کوثر دستِ ساقی میں نظر آیا مجھے
اٹھ گیا آنکھوں کا پردہ ابرِ رحمت دیکھ کر

منیر

209- آنکھ کا پردہ جاتا رہنا-حجاب نہ رہنا۔

سامنا اس سے ہوا تو بھی نگاہیں نہ ملیں
اُٹھ گئے پردے مگر آنکھ کا پردہ نہ گیا

مصحفی

210- آنکھ (یا آنکھوں) کا تارا-

۱- آنکھ کا تل جو آنکھ کے سیاہ حصے میں ہوتا ہے۔

فی الحقیقۃ دانۂ کنجد چراغ افروز ہے
آنکھ کا تارا ہوئی خالِ صنم کی روشنی

بحر

۲- بہت پیارا۔ بہت محبوب۔ اولاد۔

ہوئی تھی جس سے چکا چوند چشمِ موسیٰ کو
ہماری آنکھ کا تارا وہ آفتاب رہا

صبا

مری آنکھوں کا تارا راحتِ جان

مرا نور نظر واجد علی خاں!

قدر

211- آنکھ (یا آنکھوں) کا تارا سمجھنا- بہت پیارا سمجھنا۔

نگہہ مہر سے دیکھو جو کبھی تم مجھ کو

آنکھ کا تارا سمجھنے لگیں مردم مجھ کو

قلق

212- آنکھ کا تل- سیاہ نقط جو دیدے کے وسط میں ہوتا ہے۔

213- آنکھ کا (یا آنکھوں کے) تل سفید ہونا- پُتلیاں پتھرا جانا۔

رنگ لایا ہے انتظار ان کا!

آنکھ کا تِل سفید زیرہ ہے

صبا

214- آنکھ کا جاتا رہنا (آنکھیں جاتی رہنا)- آنکھ پُھوٹ جانا۔

215- آنکھ کا جالا- ایک مرض ہے کہ دیدے پر جھلّی آجاتی ہے جس کے سبب سے بینائی میں نقصان آجاتا ہے۔ (آجانا۔ پڑنا۔ کاٹنا۔ کٹنا۔ ہونا کے ساتھ)۔ (فقرہ) آنکھ میں جالا آگیا ہے تو کسی ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہئے۔

روتے روتے بلکہ میری آنکھوں میں جالے پڑے

منزع

جالی کی کُرتی اُس کی ہے یوسف کا پیرہن

کٹ کر ہماری آنکھ سے جالا نکل گیا

برق

روتے روتے میکشی میں میں ہوا لے یار کور
نشے کے دوروں کی جا آنکھوں میں جالا ہو گیا

ناسخ

216- آنکھ (یا آنکھوں) کا جھڑی لگانا- آنسوؤں کا تار نہ ٹوٹنا۔

آنکھوں سے جھڑی لگائی ایسی
رونے کا مرے نہ تار ٹوٹا

اشرف

217- آنکھ (یا آنکھوں) کا حجاب- شرم وحیا

جا کی ہے تو نے منزل دل میں تو اے صنم
آنکھوں کا بھی حجاب یہ ہم سے نہ اب رہے

آتش

218- آنکھ کا ڈور آنکھ کے (یا آنکھوں) کے ڈورے- وہ سُرخ رگیں جو آنکھ کی سفیدی میں نظر آتی ہیں۔

وصف لکھوں میں تری آنکھ کے ڈورے کا اگر
رگِ دل خامہ دے اور نرگس شہلا کا غذ

مومن

219- آنکھ کا ڈھلکا- ایک مرض ہے جس میں آنکھ سے پانی جاری رہتا ہے۔

ڈھلتی نہیں مے ساقیِ گلفام نہیں ہے
موقوف ہو کس طرح مری آنکھ کا ڈھلکا

کیف

220- آنکھ (یا آنکھوں) کا ساون کی جھڑی لگانا- آنسوؤں کا تار نہ ٹوٹنا۔

برسات پہ موقوف اگر بادہ کشی ہے
کہیے تو لگا دے ابھی ساون کی جھڑی آنکھ

ناسخ

جھڑی لگائیں گی ساون کی ابرو باراں میں
تماشا دیکھ ہی لو گے ہماری آنکھوں کا

221- آنکھوں کا غبار - ایک کیفیت ہے جس سے نظر میں دھندلا پن آجاتا ہے صاف نہیں معلوم ہوتا۔

رقیب میری عداوت سے ہو گیا اندھا
غبار دل میں جو تھا آنکھ میں اُتر آیا

حبیب

222- آنکھ کا کاجل چُرانا - دیکھو آنکھ سے کاجل چرانا۔

یار کی دزد نگہہ پر دستبردی ختم ہے
آنکھ کا کاجل چرالے جائے ایسا چور ہے

223- آنکھ کا کھا جانا - نظر کا تہلک ہونا۔

کھا گئی آخر مجھے چشم سیاہِ سر گیں
رزقِ قسمت نے دیا زنگیٔ آدم خوار کا

آتش

224- آنکھ کا لحاظ - وہ فطرتی حجاب اور حیا جو باعصمت عورت کو مرد سے ہوتی ہے اگر چہ محرم ہی کیوں نہ ہو۔ (فقرہ) بہو بیٹیوں کو اپنے باپ بھائی سے بھی آنکھ کا لحاظ چاہیے۔

کیا وصفِ چشم یار کروں اُس کے سامنے
نرگس سے ہے فقط مجھے اک آنکھ کا لحاظ

قلق

225- آنکھ (یا آنکھوں) کا لہو کی بوٹی ہونا- آنکھوں کا بہت سرخ ہو جانا-

خوں رونے کی ہم نے ایسی خُو کی
آنکھیں ہوئیں بوٹیاں لہو کی

موزوں

226- آنکھ (یا آنکھوں) کا ناسور ہو جانا- برابر آنسو جاری رہنا۔

اشکباری کے سبب ناسور آنکھیں ہو گئیں
غار پڑ جاتے ہیں جس جا پر گزر آب ہو

خلیل

227- آنکھ کان سے درست ہے- جس چوپائے میں ظاہرا کوئی عیب نہ ہو اسے کہتے ہیں کہ آنکھ کان سے درست ہے۔

228- آنکھ کڑی پڑنا- لازم۔ غصّے کی نظر پڑنا۔ دشمنی کی نظر پڑنا۔ تیز نگاہ پڑنا۔

سودا جو تری زلف کا ہیجان ہے مجھ کو
ہر حلقۂ زنجیر کی پڑتی ہے کڑی آنکھ

ناسخ

229- آنکھ کڑی ڈالنا- متعدی غصّے سے دیکھنا۔

عکس بھی تیرا مجھے تیرے مقابل دیر سے
ڈالتا ہے کیوں کڑی آئینہ پر ہر بار آنکھ

رند

230- آنکھ کسی طرف یا کسی چیز پر ہونا یا رہنا- کسی طرف دھیان لگا ہونا۔ کسی رخ دیکھنا۔

231- آنکھ (یا آنکھیں) کھٹکنا- آنکھوں میں چبھن ہونا۔

232- آنکھ کُھلنا-

۱- جاگنا- (فقرہ) میری آنکھ پچھلے پہر نہیں کُھلتی۔

۲- سن تمیز کو پہنچنا- ہوشیار ہونا۔ سیانا ہونا۔ (فقرہ) ابھی تو بچہ ہے جب آنکھ کھلے گی تو خود ہی گھر کا کام دیکھے بھالے گا۔

۳- غشی دور ہونا - بیخودی دور ہونا ہوش آجانا۔

کُھل جائے اپنی آنکھ معطر دماغ ہو
غش میں جو وہ پری ہمیں آکر سنگھائے زلف

صبا

۴- بصیرت پیدا ہونا-

خواب غفلت ہے تماشائے جہاں کچھ بھی نہیں
کُھل گئی آنکھ تو فرماؤ گے ہاں کچھ بھی نہیں

بحر

۵- دنیا کی ہوا لگنا - پیدا ہونا۔

کم شرر سے نہیں مری ہستی!
جب کُھلی آنکھ میں تمام ہوا

اسیر

۶- حقیقت حال ظاہر ہونا-

اے درد جس کی آنکھ کُھلی اس جہان میں
شبنم کی طرح جان کو اپنی وہ رو گیا

۷- بعض حیوانات کے بچوں کی آنکھیں کھلنا پیدائش سے کئی روز کے بعد کُھلتی ہیں۔

233- آنکھ (یا آنکھیں) کُھلی کی کُھلی رہ جانا - حیران رہ جانا۔ ہکا بکا رہ جانا۔

234- آنکھ (یا آنکھیں) کھول کر دیکھنا-

۱- ہوش میں آکر دیکھنا

کھول کر آنکھ دیکھتا کیا ہے !
نہ وہ تختہ ہے نہ وہ دریا ہے

قلق

۲- پیدا ہوتے ہی دیکھنا۔

نرگس نے آنکھ کھول کے دیکھا چمن میں کیا
دو دن ہوا یہاں کی یہ بیمار کھا گئی
ظفر

۳- غور سے دیکھنا دھیان کر کے دیکھنا۔

دیکھے جو آنکھ کھول کے غافل تو جان لے
ہستی تری برنگ شر رہے بھی اور نہیں
مصحفی

235- آنکھ (یا آنکھیں) کھولنا۔

۱- متعدی۔حقیقی معنی میں۔

تو ہے ایسا چاند کا ٹکڑا کہ تیرے دید کو
آنکھ اپنی دن کو بھی ہر ایک اختر کھول دے
ناسخ

۲- جاگنا۔نیند سے چوکنا۔

خواب میں مجھ کو خیال نرگس مستانہ تھا
آنکھ کھولی تو لبا لب عمر کا پیمانہ تھا
ماسیر

۳- بیماری سے افاقہ ہونا۔

عینِ غفلت میں کھولدیں آنکھیں
یار کو ڈھونڈھنے لگیں آنکھیں
قلق

۴- بعض حیوانوں کے بچوں کا آنکھیں کھولنا جو پیدائش کے کئی روز بعد کھلتی ہیں۔

۵- غش سے افاقہ ہونا۔

اے مرے دل تو کیوں پڑا ہے نڈھال
آنکھ تو کھول چونک میرے لال

سوز

۶- دنیا کی ہوا لگنا- پیدا ہونا۔

نرگس کی روش آنکھ ظفر ہم نے جو کھولی
اُس گل کے سوا گلشنِ ہستی میں نہ سُوجھا

۷- ہوشیار ہونا- خبردار ہونا۔

کہاں تک کروٹیں بدلا کرے گا خواب ہستی میں
ذرا کھول آنکھ او غافل کہ دم بھر میں سویرا ہے

نسیم

۸- سنِ شعور کو پہنچنا- ہوش سنبھال لینا۔ (فقرہ) ہم نے جب سے آنکھ کھولی تم کو اسی حال میں دیکھا۔

۹- ڈاکٹر یا کحال آنکھ کے مرض ہوتیا بند کا علاج کرتے ہیں اس کو بھی آنکھ کھولنا کہتے ہیں۔

۱۰- ہندستان کی بعض قوموں میں دلہن بیاہ کے بعد چند روز تک سُسرال والوں کے سامنے آنکھیں بند کر کے بیٹھتی ہے اس حجاب کے دُور ہونے کو بھی آنکھیں کھولنا کہتے ہیں۔

236- آنکھ کے آگے- آمنے سامنے روبرو۔

پھر جائے نہ تا چشم تری آنکھ کے آگے
سیر چمنِ نرگسِ شہلا نہ کریں گے

مومن

237- آنکھ کی بدی بھوں کے آگے- آنکھ کی برائی بھوں سے آنکھ کا گلہ بھوں سے- اُس کی نسبت بولتے ہیں جو کسی کے آگے دوست یا عزیز کو اُس کے بُرا کہے۔

یہ مثل وہ ہے بدی آنکھ کی بھوں کے آگے
مجھ سے کرتی ہیں شکایت تری اے یار آنکھیں

بیخود

آسماں سے یار کا شکوہ کبھی اے دل نہ کر
آنکھ کا بھوں سے گلہ ایسی خطا اچھی نہیں

خلیل

238- آنکھ کی پُتلی (یا آنکھوں کی پتلیاں)۔

۱- آنکھ کی سیاہی

گئیں جو حسرتِ دیدار لے کے دنیا سے
کریں گی حشر کو آنکھوں کی پتلیاں فریاد

رند

۲- نہایت عزیز اور محبوب۔ (فقرہ) اولاد ہزار بُری ہو مگر ماں باپ آنکھ کی پُتلی سمجھتے ہیں۔

239- آنکھ کی پُتلی بنانا۔ نہایت عزیز رکھنا۔

وہ بت ہے تُو کہ آنکھ کی پُتلی بنایئے
آنکھوں کے ڈورے ہوں تری زنار کیلئے

غافل

240- آنکھ (یا آنکھوں) کی پُتلی یا (پُتلیاں) پھرنا۔ علامت مرگ ظاہر ہونا آنکھوں کا تلے اوپر ہو جانا۔

241- آنکھ کی ٹھنڈک۔

۱- عزیز یا دوست یا کوئی پیارا جس کو دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی ہوں جی کو چین آ جائے۔

آنکھیں جلتی ہیں، تپ فرقت سے
آمری آنکھ کی ٹھنڈک آجا

سرور

۲- روحانی تسکین دل کا سکھ۔

242- آنکھ کی حیا- آنکھ کا لحاظ

پھر کہاں اُن کی یہ چتون چند روزہ ہے حجاب
دید کے قابل ہے آنکھوں کی حیا دو چار دن

صبا

243- آنکھ کی سفیدی- بیاضِ چشم

نہ چھوڑی حضرت یوسف نے یاں بھی خانہ آرائی
سفیدی دیدۂ یعقوب کی پھرتی ہے زنداں پر

غالب

244- آنکھ (یا آنکھوں) کی سیل-

۱- آنکھ کی تری

غم سے ہوئے ہیں بال ہمارے سفید بحر
سر کی پھپھوندی لگ گئی آنکھوں کی سیل سے

۲- کنایۃً شرم و مروّت (فقرہ) آدمی کیا اُن سے امید رکھے نہ اُن کی آنکھوں میں سیل ہے نہ طبیعت میں میل ہے۔

245- آنکھ کی کیچڑ- وہ کثافت جو آنکھ کے گوشوں میں جمع ہو جاتی ہے۔

246- آنکھ (یا آنکھوں) کی گردش- آنکھوں کی حرکت چلت پھرت۔ نگاہوں کا چار طرف پھرنا۔

آنکھوں کی گردشوں سے یہ جوہر عیاں ہوئے
تیغِ نگاہِ یار بھی چڑھتی ہے سان پر

برق

247- آنکھ کی مروّت - منھ دیکھی مروّت (فقرہ) پیام سے مطلب نہ نکلے گا۔ تم خود ہی سامنے جاؤ شاید آنکھ کی مروّت کچھ کام دے جائے۔

248- آنکھ (آنکھیں) گاڑنا - یا گڑونا۔ متعدی۔ نظر جمانا۔ بغور دیکھنا۔ اس جگہ آنکھ جمانا زیادہ فصیح ہے۔

249- آنکھ (یا آنکھیں) گڑنا - نظر جمنا۔ اس جگہ آنکھ جمنا زیادہ فصیح ہے۔

پھیلایئے کیا پائے نگہہ سارے بدن پر
اللہ رے صفائی کہ کسی جا نہ گڑی آنکھ

ناسخ

250- آنکھ گلابی ہونا - آنکھ میں ہلکی ہلکی سُرخی پیدا ہو جانا۔

مردمِ دیدہ تک شرابی ہو
آنکھ پیدا ہو تو گلابی ہو

داغ

251- آنکھ لال کرنا - غصّہ کی نظر سے دیکھنا۔

مت لال کر آنکھ چشمِ خوں پر
دیکھ اپنا لہو بہائیں گے ہم

مومن

252- آنکھ لجانا - شرمانا۔ جھینپنا۔

گل پُھلا کر باغ سے کیا کوئی آئی اے نسیم
کیوں لجائی آنکھ اس نرگس کی کیوں محجوب ہے

جانصاحب

253- آنکھ لجائی دھی پرائی - مثل وہاں بولتے ہیں جہاں کہیں سے نسبت آنے کے وقت لڑکی کے وارث اور عزیز لڑکے کے عزیزوں کے سامنے شرم سے سر جھکا لیتے ہیں۔

254- آنکھ لپکانا - بار بار آنکھ کو کھولنا اور بند کرنا۔

255- آنکھ (یا آنکھیں) لڑانا - متعدی

۱- آنکھ ملانا۔ چار آنکھیں کرنا۔ آنکھ سے آنکھ ملا کر دیکھنا۔

آنکھ آئینے سے جو تم نے لڑائی ہوتی
رات بھر میری طرح نیند نہ آئی ہوتی
آتش

۲- گھورنا۔ تاکنا۔ ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا۔

سب آسماں سے تارے آنکھیں لگے لڑانے
نرگس کا جب گلے میں اس مہہ نے ہار ڈالا
مصحفی

۳- عاشق ہونا۔ فریفتہ ہونا۔

آنکھیں اک بت سے لڑا بیٹھے ہیں ہم
ان دنوں پھر جی جلا بیٹھے ہیں ہم
مصحفی

256- آنکھ لگنا۔

۱- نیند آ جانا

۲- آشنائی ہونا۔ عشق ہونا۔ محبت ہونا

آنکھ لگتی ہے تو کہتے ہیں کہ نیند آتی ہے
آنکھ اپنی جو لگی چین نہیں خواب نہیں
داغ

اساتذہ نے جمع کے ساتھ بھی کہا ہے مگر اب متروک ہے۔

۳- کسی چیز سے آنکھ وصل ہونا۔

ہائے وہ دن کے جو سُن کر پس دیوار ہمیں
شوخ سے آنکھ بس اک رہتی تھی روزن سے لگی
جرأت

۴- آسرا ہونا-

ہے آس تو بس خدا ہی کی ہے
آنکھ اپنی اُسی طرف لگی ہے

مصحفی

۵- انتظار کرنے اور راہ دیکھنے کی جگہ-

وہ گھر کو سدھارا ہے تو تا شام سحر سے
جوں حلقۂ در آنکھ لگی رہتی ہے در سے

نکہت

257- آنکھ لگی- صفت- آشنا عورت- ناجائز تعلق رکھنے والی عورت- وہ عورت جس کو کوئی مرد آشنائی کر کے گھر میں ڈال لے-

258- آنکھ للچائی ہوئی پڑنا- چاہت کی نظر پڑنا- پیار سے دیکھنا-

ہے غضب اپنی طبیعت اس پہ ہے آئی ہوئی
جس پہ پڑتی ہے ہر اک کی آنکھ للچائی ہوئی!

جرأت

259- آنکھ مارنا-

۱- پلک جھپکانا-

انداز کچھ نرالے ہیں ان کے شکار کے
آہو پہ پھیرتے ہیں چُھری آنکھ مار کے

مصحفی

۲- اشارہ کرنا- مختلف اغراض کے لئے مختلف حالتوں میں- مثلاً نمبر ۱- طعن سے-

جان قربان ان اشاروں کے ہلا ابرو کو ٹو
صدقے اس چشمک زنی کے بے تکلف مار آنکھ

رند

نمبر۲-کسی کام سے باز رکھنے کو

بیتابی دل اُبھارتی تھی
غیرت مگر آنکھ مارتی تھی

شوق قدوائی

نمبر۳-اشتعالک کے واسطے-اُبھار دینے کی غرض سے۔

مت آنکھ ہمیں دیکھ کے یوں مار دیا کر
غمزے ہیں بلا ان کو نہ سنکار دیا کر

میر

نمبر۴-متوجہ کرنے کو

260- آنکھ مچولا-لڑکوں کا کھیل۔ایک لڑکے کی آنکھ بند کر کے اور سب لڑکے چھپ جاتے ہیں پھر وہ آنکھیں کھول کے ڈھونڈھتا پھرتا ہے جسے پا کر چھو لیتا ہے اس کو آنکھیں بند کر کے بیٹھنا پڑتا ہے۔

موت آنکھیں مری کرتی ہے بند آپ نہ چھپئے
یہ کھیل نہیں آنکھ مچولا نہ سمجھئے

ہلال

انشا نے آنکھ مچول بھی کہا ہے ؎

ہے تب مزہ کہ آنکھ مچول کے کھیل میں
ہمسن کئی ہوں لڑکے پری اس صنم کے ساتھ

دہلی میں آنکھ مچولی بھی کہتے ہیں۔

غیر کو گھر میں چھپایا مری آنکھیں ڈھانکیں
کھیل یہ آنکھ مچولی کا نرالا دیکھا

داغ

261- آنکھ (یا آنکھیں) ملانا۔

۱- نگاہ سامنے کرنا۔ نظر ملانا۔ ڈھٹائی سے دیکھنا۔

اس کے کوچے میں کہاں ایسی ٹھکانے کی جگہ
کہ جہاں ہم کو ملے آنکھ ملانے کی جگہ

ظفر

۲- متوجہ ہونا۔ مخاطب ہونا۔

جو دیکھتا ہے اس کو مجھے دیکھتا نہیں
دنیا میں کون آنکھ ملائے غریب سے

داغ

۳- مقابلہ کرنا۔ ہمچشمی کرنا۔

بے رعب سے زہرہ ملک الموت کا پانی
کیا آنکھ ملائے ترے جانباز سے کوئی

امیر

۴- اشارے کرنا۔ رمز کرنا۔

دیکھنا ہم کو تو پھر آنکھ ملانا سب سے
دھڑکے کیونکر نہ مرا ایسے اشارات سے دل

جرأت

262- آنکھ ملنا۔

۱- نیند کا غلبہ یا خمر دُور کرنے کو ہتھیلی سے آنکھ ملنا

مُنہ دھونے جو آنکھ ملتی آئی!
پُر آب وہ چشمِ حوض پائی

گلزارِ نسیم

۲- کسی قسم کی سوزش ہونے کی وجہ سے یا کوئی آنکھ میں پڑ جانے کی وجہ سے

بھی آنکھ ملتے ہیں۔(دیکھو آنکھیں ملنا)

263- آنکھ ملنا- آنکھیں چار ہونا۔ نظر سے نظر ملنا۔

دو بدو یوں سے میکشی کا مزہ
جام سے لب ملے تو یار سے آنکھ

آنکھ مُند پلے:- (کُتے کے بچے جن کی آنکھ نہ کُھلی ہو)
حرامی بچے- مجازاً استعمال ہوتا ہے۔

264- آنکھ (یا آنکھیں) مُند جانا یا مُندنا- لازم۔ آنکھیں بند ہو جانا۔ مر جانا۔ سو جانا۔ روشنی کی تاب نہ لانا۔ اب مُند جانا متروک ہے اس کی جگہ بند ہو جانا بولتے ہیں۔

265- آنکھ مُندی- کنواری لڑکی۔ ناسمجھ۔ بھولی۔

266- آنکھ مُندی اندھیرا پاک- مثل- آنکھ بند ہوتے ہی اندھیرا چھا جاتا ہے مرنے کے بعد دنیا اندھیرا اور ہیچ ہے۔

زندگی کے بعد سب کچھ خاک ہے
مُند گئی جب آنکھ اندھیرا پاک ہے
مصحفی

267- آنکھ موچی دھپ- لڑکوں کا کھیل۔ ایک لڑکے کی آنکھیں بند کر کے اور لڑکے باری باری سے اس کے چپت لگاتے ہیں پھر اس کی آنکھیں کھول کر اس سے پُوچھتے ہیں کہ بتاؤ کس نے پہلے چپت لگائی اگر اس نے نام ٹھیک بتا دیا تو وہ لڑکا چور ہو جاتا ہے اگر ٹھیک نہ بتائے اس کے چپتیں لگاتے ہیں۔

268- آنکھ موند کے کوئی کام کرنا، آنکھ بند کر کے کوئی کام کرنا۔

269- آنکھ موند لینا- آنکھ بند کر لینا، قطع نظر کرنا

270- آنکھ میچنا- آنکھ بند کرنا، سو جانا، مر جانا

271- آنکھ میلی کرنا- بے رخی کرنا، تیوری چڑھانا

شاہد عدل آنکھ میلی گر کرے تو خوبرو
اپنی پلکوں سے سئیں عُشاق کے زخم جگر
میر

272- آنکھ میلی نہ کرنا-صدمے کو خیال میں نہ لانا۔صدمے سے تیور پر بل نہ ڈالنا۔
بارِ عشق اس نے اٹھایا اور میلی کی نہ آنکھ
حوصلہ تو دیکھو مُشتِ خاکِ بے بنیاد کا
آتش

273- آنکھ میلی نہ ہونا-تیور پر بل نہ آنا۔مکدر نہ ہونا۔
اے دل صاف صفائی کے تو یہ معنی ہیں
کبھی میلی نہ ہو اُس آئینہ رخسار کی آنکھ
داغ

274- آنکھ (یا آنکھوں) میں آنسو آنا-لازم۔آبدیدہ ہو جانا۔یہ محاورہ بول چال میں بالکل نہیں ہے۔

275- آنکھ میں آنسو بھر آنا-آبدیدہ ہو جانا۔
بھرے کچھ آنکھ میں آنسو پڑے کچھ حلق میں چھالے
قفس میں یہ میسّر مجھ کو آب و دانہ آتا ہے
داغ

276- آنکھ میں آنسو بھر لانا (یا بھرنا)-
کبھی آنکھوں میں آنسو بھر لانا
کبھی تیوری چڑھا کے دھمکانا
قلق

مضطرب تھی جو خاطرِ مہجور
آنسو آنکھوں میں بھر کے بولی وہ حور
قلق

277- آنکھ (یا آنکھوں) میں آنسو ڈبڈبا آنا یا ڈبڈانا- آنکھوں میں آنسو بھر آنا۔

مطلب دل زبان پر لائے
آنسو آنکھوں میں ڈبڈبا آئے
قلق

ہونٹ دانتوں تلے دبائے ہوئے
آنسو آنکھوں میں ڈبڈبا ہوئے
قلق

278- آنکھ میں آنسو لانا- آنکھ میں آنسو بھر لانا۔

اشک آنکھوں میں ڈر سے لا نہ سکی
دل کی بھڑکی ہوئی بُجھا نہ سکی
نسیم

279- آنکھ میں آنسو نہیں۔ یا آنکھ میں ایک آنسو نہیں۔

۱- روتے روتے آنکھ میں آنسو باقی نہیں۔

رو چکے پروانے کو رونا تھا جتنا کل کی رات
ایک آنسو آج چشمِ شمعِ محفل میں نہیں

رند

۲- بیحد سنگدل ہے۔ (فقرہ) دوست دشمن سبھی اُن کے حال پر روتے تھے مگر اس کی آنکھ میں آنسو نہ تھا۔

280- آنکھ میں آنسو نہیں اور کلیجا ٹوک ٹوک- مثل۔ ظاہر میں بہت کچھ رنج و افسوس ہے لیکن دل پر ذرا اثر نہیں۔

281- آنکھ میں آنکھ (یا آنکھوں میں آنکھیں) ڈالنا- آنکھ میں آنکھ ملانا- ڈھٹائی سے دیکھنا۔ نظر سے نظر ملانا۔ برابر دیکھے جانا۔ گھور کر دیکھنا۔ شرم ولحاظ نہ کرنا۔ (فقرہ) قصور پر شرماتا نہیں ہے اُلٹے آنکھ میں آنکھ ڈالکر مجھ کو قائل کرنا چاہتا ہے۔

آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دشمن نے کی جو بات
تیور یہاں بدل گئے ہم اُٹھ کھڑے ہوئے

مہر

282- آنکھ میں پانی اترنا یا اُتر آنا- آنکھ کی جھلّی میں نزلے کا پانی آجانا جس سے بصارت جاتی رہتی ہے۔

چشمِ جوہر چوندھیائی نور دندان دیکھ کر
پانی اترا آنکھ میں آئینہ اندھا ہو گیا

منیر

283- آنکھ میں پانی نہیں ہے- بالکل شرم نہیں ہے۔

کرتے ہیں رندوں کو یہ منع شراب
زاہدوں کی آنکھ میں پانی نہیں

ہندی

284- آنکھ میں پُھلی پڑ جانا، یا آجانا- آنکھ میں سفید گرہ سی پڑ جاتی ہے اُس کو پُھلی کہتے ہیں۔ پُھلی پڑ جانے سے بصارت جاتی رہتی ہے۔

285- آنکھ میں تھی شرم دل کی تھی نرم- مقولہ عورتیں اس جگہ کہتی ہیں جہاں مروّت سے، نہ ماننے والی بات کوئی مان لے۔

286- آنکھ میں جگہ کرنا- عزیز ہو جانا۔

ہوں وہ غمدیدہ نظروں سے اک پل میں وزیر
کی جگہ بھی جو کسی آنکھ میں آنسو ہو کر

287- آنکھ (یا آنکھوں) میں چوب آنا- چوٹ لگنے سے دیدہ میں جو سرخی پیدا ہو جاتی ہے

اس کو چوب کہتے ہیں۔ عوام اس کے دفع کے واسطے ٹوٹکے بھی کرتے ہیں۔

چوب آئی گر مرے نظارے سے نازک بدن
ٹوٹکا جس طرح بتلاؤں میں کرنا چاہئے
اپنی آنکھوں سے چھوا کر میری آنکھیں سات بار
پھول نرگس کے ہیں یہ ان کو اُتارا چاہئے

نکہت

چوب آنا۔ پڑنا۔ پڑ جانا۔ جاتی رہنا۔ سب طرح مستعمل ہے۔

ظالم یہ دیکھ چوب پڑی میری آنکھ میں
کاری لگی تھی کیا تری ترچھی نظر کی چوٹ

داغ

چھڑ کا ہے کہو سوئی سے اُنگلی کو کچو کر
جب چوب گئی آنکھ سے دو بار جھڑی چوٹ

جانصاحب

288- آنکھ (یا آنکھوں) میں حیا نہ ہونا - بے شرم ہونا۔ ڈھیٹ ہونا۔

کس طرح نہ اس شوخ کے رونے پہ ہنسوں میں
نظروں میں مروّت ہے نہ آنکھوں میں حیا ہے

مومن

289- آنکھ میں (یا آکھوں) میں خار ہونا - آنکھ (یا آنکھوں) میں خار معلوم ہونا۔ بُرا معلوم ہونا۔ کھٹکنا۔ ناگوار ہونا۔

اب تو ہم اس کی آنکھ میں ہیں خار
وجہ کیا ہے خزاں رسیدہ ہیں

حزیں

290- آنکھ میں ڈر نہ ہونا - ڈھیٹ ہونا۔

ہلاکی ڈھیٹ یہ باندی چڑیل ہے مردار
نہ خوف دل میں ہے جس کے نہ آنکھ میں ڈر ہے
محشر

-291 آنکھ میں ذرا آنسو نہ ہونا۔ نہایت بے رحم ہونا۔ نہایت بے شرم ہونا۔

-292 آنکھ میں ذرا پانی نہ ہونا۔ دیکھو آنکھ میں ذرا آنسو نہ ہونا۔

-293 آنکھ میں ذرا سیل نہیں۔ ذرا مروّت نہیں۔ ذرا رحم نہیں۔

پانی ہے یہ مُروّتِ مردم کا ڈھل گیا
آنکھوں میں اک ذرا بھی نہیں نام سیل کا
شاد

-294 آنکھوں میں ذرا میل نہیں (میل بروزن تیل) بے مروّت ہے۔ سنگدل ہے۔

-295 آنکھوں میں ذرا میل نہیں جب کوئی اپنی خطا پر نادم نہ ہو اور آنکھ ملا کے گفتگو کرے۔

-296 آنکھ (یا آنکھوں) میں سُرخی ہونا۔ آشوب صدمے، یا رات کے جاگنے سے۔

کہاں تک آنکھوں میں سُرخی شراب خواری سے
سفید مو ہوئے باز آسیاہ کاری سے
آتش

-297 آنکھ (یا آنکھوں) میں سمانا۔ نظروں میں بھلا معلوم ہونا۔ آنکھ میں بسنا۔ نہایت پسند آنا۔

دندانِ یار جب سے سمائے ہیں آنکھ میں
لیتے ہیں موتی جوہری اپنی نگاہ میں
آتش

-298 آنکھ میں شرم ہونا۔ آنکھ میں حیا ہونا۔

حیا و شرم نہایت تمہاری آنکھ میں ہے
روش ادب کی ہے یہ لے اگر قدم نرگس
شعور

299- آنکھ میں شرم ہو تو جہاز سے بھاری ہے-مثل-شرم و حیا سے بہت وقار ہوتا ہے۔

طوفان جوڑنے سے کسی کے نہ ہو سُبک
بھاری جہاز سے ہے جو آنکھوں میں شرم ہے

ناصر

300- آنکھ (یا آنکھوں) میں گھبنا-آنکھوں کو بھلا معلوم ہونا۔ پسند آنا۔

301- آنکھ (یا آنکھوں) میں کھٹکنا-

۱- آنکھوں میں چبھنا، ناگوار ہونا۔ بہت بُرا معلوم ہونا۔

تا بکے اغیار اپنی آنکھ میں کھٹکا کریں
آبلوں میں کچھ دنوں خارِ مغیلاں دیکھئے

ناسخ

۲- بہت پسند آنا-دل کو بھا جانا۔

چُبھتا نہیں کوئی اپنے دل میں
آنکھوں میں وہی کھٹک رہا ہے

بحر

302- آنکھ میں لگانے کو نہیں-آنکھ میں گھس کے لگانے کو نہیں-(آنکھ میں لگانے کو بہت تھوڑی دوا کافی ہوتی ہے) یعنی ذرا بھی نہیں (فقرہ) میرا تو یہ حال ایک ایک سوئی جوڑ جوڑ کے جمع کرتی ہوں اور ماما کا نسوڑ ہاتھ جہاں لگا سب کا صفایا رتی بھر آنکھ میں گھس کے لگانے کو نہیں۔

303- آنکھ (یا آنکھوں) میں موتیا بند ہو جانا-نزلے کا پانی اُتر آنا جس سے بصارت جاتی رہتی ہے۔

موتیا بند آنکھ میں اپنی جو رکھتی ہے صدف
اب رکھے ہے روشنی مثلِ دلِ اہلِ صفا

ذوق

304- آنکھ میں میل ہے اور اس میں میل نہیں- کسی چیز کی صفائی کی تعریف میں مبالغے سے کہتے ہیں۔

305- آنکھ (یا آنکھوں) میں نہ آنا- نظروں میں نہ جچنا۔ حقیر ہونا ذلیل ہونا۔ یہ اگلی زبان ہے۔

306- آنکھ میں نہ ٹھہرنا- آنکھ میں نہ آنا۔

ٹھہرا جو نصیر اس دُرِ دنداں کا تصور
آنکھوں میں مری گوہرِ نایاب نہ ٹھہرا

307- آنکھ (یا آنکھوں) میں نیل کی سلائی پھیرنا- (آنکھوں میں نیل کی سلائی پھیرنے سے روشنی جاتی رہتی ہے) اندھا کر دینا اگلے زمانہ میں جابر بادشاہ مجرموں کو اس قسم کی سزا دیا کرتے تھے۔

کیوں نہ اُس کی آنکھ میں پھیروں سلائی نیل کی
دے رقیب رُوسیہ کا جل تمہاری آنکھ میں

نصیر

308- آنکھ ناک سے دُرست ہے- (یعنی کھلا ہوا عیب اعضا میں نہیں ہے) نہ بہت خوبصورت۔ نہ بہت بدصورت۔ اوسط درجے کی شکل ہے۔

بولے وہ ماہِ مصر کی تصویر دیکھ کر
ہاں خیر کچھ درست ہے یہ آنکھ ناک سے

داغ

309- آنکھ سے ڈرنا- اگلے زمانہ میں حاکم مجرموں کی آنکھیں نکال لیتے تھے۔ یا ان کی ناک کٹوا ڈالتے تھے۔ (آنکھ اور ناک دونوں آبرو کے اعضا ہیں)۔ ایسے کام نہ کرنا جس کے عوض میں آنکھ نکالی جائے یا ناک کاٹی جائے۔ قہرِ الٰہی سے ڈرنا۔ جب کوئی جھوٹ بولتا ہے یا کوئی برا فعل کرتا ہے تو عورتیں کہتی ہیں۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ خدا سے نہیں ڈرتا کہیں ایسا نہ ہو کہ پاداش میں اندھا یا ذلیل ہو جائے۔

ارے ظالم خدائے پاک سے ڈر
جُھوٹ مت بول آنکھ ناک سے ڈر

شوق

310- آنکھ (یا آنکھیں) نم کرنا- آبدیدہ ہونا کی جگہ۔

ملا کر آنکھ سے آنکھ آج گریاں کر دیا کس نے
کہ اپنی آنکھ نم کی قطرۂ شبنم سے نرگس نے

داغ

311- آنکھ نہ اُٹھ سکنا- نگاہ اوپر نہ اٹھنا۔ شرم وندامت سے ہو خواہ ضعف ہے۔

نامہ بر خفت اُٹھائے واں سے آیا کس قدر
آنکھ اُٹھ سکتی نہیں اب نامہ بر کے سامنے

معروف

(فقرہ) ضعف سے آنکھ تو اُٹھ نہیں سکتی کتاب کیونکر دیکھی جائے۔

312- آنکھ نہ اُٹھانا- آنکھ اوپر نہ کرنا نظر نہ اُٹھانا۔

ا- کام میں مشغول رہنے کی جگہ- (فقرہ) صبح سے جو لکھنے بیٹھتا ہے تو شام تک آنکھ نہیں اُٹھاتا۔

۲- شرم سے-

روزِ وصال میں بھی اُٹھاتے نہیں وہ آنکھ
بچھی ہی رہتی ہے صفِ مژگاں تمام دن

کیف

۳- متوجہ نہ ہونے اور التفات نہ کرنے کی جگہ- (فقرہ) دیر تک دست بستہ کھڑا رہا جب انہوں نے آنکھ نہ اُٹھائی تو مجبور ہو کر چلا آیا۔

313- آنکھ نہ پڑنا- توجہ نہ ہونا۔ رغبت نہ ہونا۔

اٹھائے ہیں جہاں میں رنج ایسے خوب رویوں سے
پڑے گی آنکھ جنت میں نہ اپنی حور و غلماں پر

اسیر

314- آنکھ نہ پسیجنا۔ آنسو نہ نکلنا۔ رحم نہ آنا۔

یاں روتے روتے اشک کے دریا بہا دیے
اس سنگدل کی آنکھ پسیجی نہ ایک دن

ہندی

315- آنکھ نہ ٹھہرنا۔

ا- بیقراری سے نظر کا قائم نہ رہنا۔

ہوگا جو اضطراب یہ میرا مزار میں
کس طرح آنکھ ٹھہرے گی منکر نکیر کی

منیر

۲- بہت روشن چمکیلی چیز پر نگاہ قائم نہ رہنا۔

آنکھ چہرے پر صفائی سے ٹھہر سکتی نہیں
کھینچ سکتا ہے مصور کب تری تصویر کو

اسیر

316- آنکھ نہ جھپکنا۔

ا- شوق سے دیکھتے رہنا۔ ٹکٹکی بندھی ہونا رغبت سے دیکھتے رہنا۔

شکلِ آئینہ نہیں آنکھ جھپکتی ہر گز
محوِ دیدار مری طرح کوئی ہو تو سکے

ظفر

۲- جاگتے رہنا۔ نیند نہ آنا

شاہدء تیور کہ بنا تو اے شب ہجر
جھپکی نہیں آنکھ مصحفی کی

۳- شرمندۂ احسان نہ ہونا- (فقرہ) وہ امیر ہیں تو ہوں ہماری بھی آنکھ ان سے کبھی نہیں جھپکی۔

۴- آنکھ لڑانے کا کھیل ہے جس کی جیت آنکھ نہ جھپکنے پر ہے۔ (فقرہ) گھڑیوں آنکھ لڑاتے رہے دونوں میں سے کسی کی آنکھ نہ جھپکی۔

۵- مقابلہ کرنا- برابری کرنا۔

آنکھ جمشید و فلاطون سے جھپکنے کی نہیں
ہم بھی ہیں خاک نشینِ درِ میخانۂ عشق

امیر

۶- نظر جمی رہنا-

خورشیدِ حشر سے بھی جھپکتی نہیں یہ آنکھ
تیور بجھے ہوئے نہیں رکھتے جگر جلے

بحر

۷- ڈھیٹ ہونا- بیباک ہونا بے حیا ہونا

جھپکی نہ دمِ قتل جو قاتل سے مری آنکھ
کھچوا کے مجھے گنجِ شہیداں سے نکالا

آتش

317- آنکھ نہ چھپنا- بات کا تیوروں سے ظاہر ہو جانا۔ مزاج کی کیفیت غصے یا محبت کا انداز نظر سے ظاہر ہو جانا۔

مارے غیرت کے جھپکی جاتی ہے
نہیں چھپتی کبھی طلب کی آنکھ

فروغ

318- آنکھ نہ دیدہ کاڑھے کشیدہ- مثل- سلیقہ کچھ نہیں حوصلے بہت کچھ۔ لیاقت کچھ نہیں دعوے بڑے بڑے۔

319- آنکھ نہ ڈالنا- التفات نہ کرنا۔ نظر بھر کر نہ دیکھنا۔ کچھ حقیقت نہ جاننا۔

حور پر آنکھ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا
سب سے بیگانہ ہے اے دوست شنا سا تیرا

رند

320- آنکھ نہ کُھل سکنا- لازم روشنی کی تاب نہ لانا۔ دیکھ نہ سکنا۔ (فقرہ) ضعف سے آنکھیں تو کھل نہیں سکتی بات کیا کریں۔ سورج کا ِگروہ کیونکر نظر آئے تابش سے آنکھ تو کھل نہیں سکتی۔

321- آنکھ نہ کھول سکنا- متعدی

322- آنکھ (یا آنکھیں) نہ کھولنا-

۱- شرم و ناز و انداز معشوقانہ سے-

ناز و شرم و حجاب سے لیکن
کھولتی تھی نہ آنکھ وہ کمسن!

قلق

غرور و ناز سے آنکھیں نہ کھولیں اس جفا جو نے
ملا پاؤں تلے جب تک نہ چشمِ صد غزالاں کو

میر

۲- تپ کی شدت یا اور کسی تکلیف سے بیہوش رہنا۔

تپ فرقت سے غش کی حالت ہے
آنکھ بیمار کھولتا ہی نہیں!

مسرور

۳- تصوّر کی حالت میں آنکھ بند رکھنا۔

آنکھ کیا کھولوں کہ ہے محوِ تصور دل مرا
گھر میں وہ محبوب آیا بند اب در چاہئے
ناسخ

۴- نیند سے نہ چونکنا۔
کھولی نہ آنکھ طالعِ خفتہ نے ایک دن
نالوں نے ساری عمر جگایا تو کیا ہوا
ناسخ

۵- جب مینہ برابر برستا ہے تو کہتے ہیں کہ مینہ نے آنکھ نہیں کھولی یعنی پانی نہیں تھما۔
کم ہوئے نہ عاشق کے کبھی اشک کا باراں
ممکن ہی نہیں کھولے یہ ساون کی جھڑی آنکھ
مصحفی

اس جگہ جمع کے ساتھ نہیں بولتے ہیں۔

323- آنکھ نہ لگنا۔

۱- جاگتے رہنا۔ (فقرہ) آدھی رات سے صبح تک بے چینی میں آنکھ نہ لگی۔

۲- مینہ کا لگا تار برسنا۔
کل تو سناٹے سے برسا ہی کیا ساری رات
آنکھ کمبخت نہیں کوئی گھڑی مینہ کی لگی
انشا

324- آنکھ نہ ملاؤ۔ گریباں میں منھ ڈالو۔ شرماؤ۔
دیکھ لی ہم نے دوستی تیری
ہم سے اب آنکھ بے وفا نہ ملا
بحر

325- آنکھ ناک بنو چاندی- مثل- طنز سے اس کی نسبت بولتی ہیں جو بدصورت ہو اور آپ کو خوبصورت جانے۔

326- آنکھ نہیں کہ کان نہیں- بینائی اور سماعت سب چیزیں خدا نے دی ہیں۔ (فقرہ) تم خود دیکھ سن کے کام کرو تمہارے آنکھ نہیں ہے یا کان نہیں۔

327- آنکھ (یا آنکھیں) نیچی کرنا-

ا- نیچے کی طرف دیکھنا۔

۲- شرمندہ ہونا۔ آنکھ نیچی ہونا۔ شرمندۂ احسان ہونا۔ (فقرہ) احسان سے انسان کی آنکھ نیچی ہو ہی جاتی ہے۔

۳- نادم ہونا- (فقرہ) بیٹا تمہارے چال چلن سے ہمچشموں میں ہمیشہ میری آنکھ نیچی رہتی ہے۔

328- آنکھ والا-

ا- بینا

۲- پہچاننے والا۔ پرکھنے والا۔

وہ نقدِ دل کو ہمیشہ نظر یار کھتے ہیں
جو آنکھ والے ہیں کھوٹا کھرا پرکھتے ہیں

داغ

329- آنکھ ہونا-

ا- بصیرت ہونا-

جو آنکھ ہے تو جہاں آفریں جہاں میں ہے
اس آئینہ میں سکندر کا مُنھ نظر آئے

قدر

۲- آنکھ کسی طرف ہونا-

گرو جب اُٹھتی ہے اک حسرت سے رہجاتے ہیں دیکھ
وحشیانِ دشت کی آنکھ اُس شکار افگن پہ ہے

میر

۳- پرکھ ہونا- سمجھ ہونا

سچ کہئے کس غضب کی ہماری بھی آنکھ ہے
لاکھوں ہیں آج حُسن تمارا ہے لاجواب

330- آنکھ ہی پھُوٹی تو بھوں سے کیا کام- یعنی جو امر باعث تعلق تھا جب وہی نہیں رہا تو تعلق کیسا۔ مثلاً داماد سے تعلق بیٹی کے بدولت تھا جب بیٹی نہ رہی تو داماد سے کیا مطلب۔

آنکھ جب تک ہے تو خوش آتی ہے بھوں
آنکھ ہی پھُوٹی تو کب بھاتی ہے بھوں

سودا

331- آنکھ ہے- نظر ہے۔ رغبت ہے

332- آنکھوں- جمع آنکھ کی

333- آنکھوں آنکھوں میں- آنکھوں ہی آنکھوں میں۔ دیکھتے ہی دیکھتے۔ اشاروں میں۔

وہ نظر باز وقتِ نظارہ
آنکھوں آنکھوں میں کھا گیا دل کو

داغ

اک نظر دیکھوں تو یوں کہتی ہے وہ چتون شریر
آنکھوں ہی آنکھوں میں کیفیت اڑا لیجائیے

جرأت

334- آنکھوں آنکھوں میں (یا آنکھوں ہی آنکھوں میں) باتیں ہوجانا- اشاروں میں باتیں ہونا۔

اُن سے اغیار سے سرِ محفل
آنکھوں آنکھوں میں ہو گئیں باتیں
عاشق

ظفر آنکھوں ہی آنکھوں میں باتیں ان سے ہوتیں
کبھی ظاہر میں کچھ باہم نہ کہتے ہیں نہ سنتے ہیں
ظفر

335- آنکھوں آنکھوں میں پے جانا - محبت لگاوٹ پیار کی نظر سے دیکھنا۔
چشم بد دور نہ کیونکر کہوں ماشاء اللہ
آنکھوں آنکھوں میں پے جاتے ہیں اغیار تمہیں
حبیب

336- آنکھوں آنکھوں میں (یا آنکھوں ہی آنکھوں میں) چُرا لینا - اشاروں میں اڑا لینا۔ سب کے سامنے چرا لینا۔ ہشیاری نگرانی کے باوجود چرا لینا۔ نظر ملاتے ہی غائب لینا۔

337- آنکھوں آنکھوں میں رات کٹنا - رات جاگتے گزرنا تمام رات نہ سونا۔
کاہش غم سے روح گھٹتی ہے
آنکھوں آنکھوں میں رات کٹتی ہے
داغ

338- آنکھوں ہی آنکھوں میں سحر (یا صبح) ہو جانا - رات جاگتے گزرنا۔
رات مصیبت کی بسر ہو گئی
آنکھوں ہی آنکھوں میں سحر ہو گئی
داغ

339- آنکھوں پر آشوب ہونا - آنکھیں دُکھنے آنا۔
پی ہو مے تو لہو پیاہوں میں
محتسب آنکھوں پر ہے کچھ آشوب میر

340- آنکھوں پر آیئے۔ بہت آؤ بھگت سے بلانے یا کسی کے آنے کی کمال خوشی ظاہر کرنے کے وقت کہتے ہیں۔

تنہا جو آیئے مری آنکھوں پر آیئے
ساتھ اپنے غیر کو نہ کبھی لے کے آیئے

داغ

341- آنکھوں پر ادھوڑی (یا اینٹ) کی عینک لگاؤ۔ دیکھو آنکھوں کی فصدیں لو۔

342- آنکھوں پر بٹھانا۔ کمال تعظیم سے پیش آنا۔ انتہا کی خاطر تواضع کرنا۔

کوئی نہ سر بٹھاتا ہے اب نہ آنکھوں پر
ہمارے اُٹھ گئے دنیا سے قدرداں کیا کیا

بحر

343- آنکھوں پر بیٹھئے۔ آنکھوں پر آیئے۔

بیٹھئے بندے کی آنکھوں پر جو مسکن چاہئے
پلکیں حاضر ہیں اگر پردے کو چلمن چاہئے

بحر

344- آنکھوں پر پاؤں رکھنا۔ بزرگداشت کرنا۔ عزیز رکھنا۔

چال وہ چل کہ ہو جاں سے دلِ عالم کو عزیز
آنکھوں پر رکھیں ترے کافر و دیندار قدم

آتش

345- آنکھوں پر پاؤں (یا قدم) رکھئے۔ آنکھوں پر آیئے۔

میری آنکھوں پہ رکھو پاؤں جو آؤ لیکن
رکھتے ہو ایسی جگہ تم تو قدم کاہے کو

میر

346- آنکھوں پر پٹی باندھ لینا- جان بُوجھ کر اندھا بن جانا۔ غافل ہونا بے مروت ہو جانا۔ بے درد ہو جانا۔ (فقرہ) تم نے تو ہماری طرف سے آنکھوں پر پٹی باندھ لی ہے۔ بالکل خبر ہی نہیں لیتے۔

347- آنکھوں پر پٹی باندھنا- متعدی قتل کے وقت مُجرم کی آنکھوں پر پٹی باندھ دیتے ہیں تا کہ وہ تلوار سے جھجکے نہیں کہ ہاتھ خالی جائے۔

سر جُدا جن سے کیا آنکھوں پہ پٹی باندھ کر
اے نسیم افسوس ہے دیدارِ قاتل رہ گیا

348- آنکھوں پر پٹی بندھنا- لازم

دم آخر بھی رہے دید سے محروم افسوس
بندھ چکی آنکھوں پر پٹی تو وہ جلاد آیا!
قدر

349- آنکھوں پر پردے پڑ جانا-

۱- کچھ نہ سوجھنا-

جوں نقاب اٹھی مری آنکھوں پہ پردہ پڑ گیا
کچھ نہ سُوجھا عالم اس پردہ نشیں کا دیکھ کر
مومن

۲- بے خبر ہو جانا- غافل ہو جانا

کرتا ہے داغ کوچۂ قاتل میں تاک جھانک
پردے پڑے ہیں آنکھوں پہ غفلت تو دیکھئے
داغ

۳- متحیر ہو جانا-

آنکھوں پہ پردے پڑ گئے حیرت سے زیرِ تیغ
حسرت ہی رہ گئی رُخِ قاتل کے دید کی

اسیر

350- آنکھوں پر پردے چھوٹنا- آنکھوں پر پردے پڑنا- اب اس کا استعمال نہیں ہے۔

351- آنکھوں پر پلکوں کا بوجھ نہیں ہوتا- مثل اپنی چیز کسی کو گراں نہیں ہوتی۔ جس سے محبت ہوتی ہے وہ دل پر گراں نہیں گزرتا۔

چشمِ دل کو ہیں خارِ غم محبوب
کب ہو آنکھوں پہ بوجھ پلکوں کا

ہندی

352- آنکھوں پر ٹھیکری (یا ٹھیکریاں) رکھ لینا-

۱- بے شرمی اور بے حیائی کی جگہ- (فقرہ) نہ آئے گئے کا لحاظ نہ اپنے پرائے کا خیال تم نے تو آنکھوں پر ٹھیکریاں رکھ لی ہیں۔

۲- احسان بھول جانے اور بے مروّتی جگہ-

بے مرّوت جو میں روتا ہوں تو ہنس دیتا ہے
ٹھیکری ایسی کوئی آنکھوں پہ رکھ لیتا ہے

۳- بے دردی سنگدلی کی جگہ- (فقرہ) انہوں نے تو آنکھوں پر ٹھیکریاں رکھ لی ہیں کوئی تڑپ کے مرجائے ان کو کچھ پروا نہیں۔

۴- جان بُوجھ کر انکار کرنے کے مقام پر- (فقرہ) آنکھوں دیکھی ہوئی چیز سے انکار کروں مجھ سے تو آنکھوں پر ٹھیکری نہیں رکھی جاتی۔

۵- ناانصافی کی جگہ- (فقرہ) دوسرے کے حق کا بھی خیال رکھنا چاہئے اس طرح آنکھوں پر ٹھیکریاں نہیں رکھ لیتے۔

353- آنکھوں پر جگہ دینا- تعظیم وتکریم سے پیش آنا۔ خاطر تواضع سے پیش آنا۔

سب میر کو دیتے ہیں جگہ آنکھوں پر اپنی
اُس خاکِ رہِ عشق کا اعزاز تو دیکھو

354- آنکھوں پر جگہ ملنا- لازم

جُھک کے ملتا ہوں زمانے میں جو ہمچشموں سے
مجھ کو آنکھوں پہ جگہ ملتی ہے ابرو کی طرح

سحر

355- آنکھوں پر جگہ ہونا-لازم

شعر سے آنکھوں پہ تھی میری جگہ
اب گرا آنکھوں سے ہو کر در بدر

قدر

356- آنکھوں پر جھپّاں پڑنا-غفلت کے سبب سے بیمار کی جب آنکھیں نہیں کھلتی ہیں اور پپوٹے لٹک آتے ہیں تو عورتیں کہتی ہیں کہ آنکھوں پر جھپاں پڑے ہیں۔

آنکھوں پہ پڑے ہوئے ہیں جھپّاں
دیکھوں بچتی ہے کس طرح جاں

عاشق

357- آنکھوں پر چربی چھانا-

ا- بے حیا ہونا۔ بیباک ہونا۔

چربی آنکھوں پہ تیری چھائی ہے
کچھ نگوڑے کی شامت آئی ہے

شوق

۲- کچھ نہ معلوم ہونا۔

اشک سے آنکھوں پہ چربی چھا گئی
دلگدازی سی نظر میں آگئی

مومن

358- آنکھوں پر چڑھنا-نہایت پسند آنا۔ چنا ہوا ہونا۔

کوئی ستم ہو دل سے نہ اتروگے عمر بھر
تم ہو ہماری آنکھوں پہ اے جاں چڑھے ہوئے

تسلیم

359- آنکھوں پر دیوار اٹھانا- جان بوجھ کے انکار کرنا دیدہ ودانستہ کسی امر سے انکار کرنا۔

مجھی سے پردہ کرتے ہو مجھی سے مکرے جاتے ہو
غضب ہے سامنے دیوار آنکھوں پر اُٹھاتے ہو

تسلیم

360- آنکھوں پر رکھنا- اعزاز واکرام کرنا۔ آنکھوں سے لگانا متبرک سمجھنا۔

لیلیٰ آنکھوں پہ انہیں رکھے بجائے مژگاں
تیرے مجنوں کے قدم سے ہوں اگر خار جدا

بحر

361- آنکھوں پر رومال ہونا- کنایۃً رونا۔

خیمے سے جو روتا ہوا نکلا وہ خوش اقبال
آہیں لبِ خشکیدہ پہ تھیں آنکھوں پہ رومال

نفیس

362- آنکھوں پر رہنا- لازم۔ آنکھوں پر رکھنا کا لازم۔

363- آنکھوں پر زور پڑنا- لازم (فقرہ) چاندنی میں خط نہ دیکھو آنکھوں پر زور پڑیگا۔

364- آنکھوں پر زور دینا (یا زور ڈالنا) لکھنے پڑھنے سینے پرونے اور کسی دیدہ ریزی کے کام میں مصروف ہونا (فقرہ) دونوں وقت ملتے ہیں اس وقت کتاب اٹھا ڈالو۔ آنکھوں پر زور نہ دو۔

365- آنکھوں پر غبار چھانا- (یا رہنا)- دُھندلا دکھائی دینا۔

کھو دیا نورِ بصارت انتظارِ یار نے
ہے غبار آنکھوں پہ چھایا یہ تکا ہے راہ کو

رند

تیرے بن (بے) دیکھے میں مکدر ہوں
آنکھوں پر اب غبار رہتا ہے

میر

366- آنکھوں پر غفلت کے پردے پڑنا (یا پڑ جانا، یا بے خبر ہونا، غافل ہونا۔ کچھ نہ سوجھنا۔

پردے پڑ جاتے ہیں غفلت کے مری آنکھوں پر
سحر کیا کرتی ہیں اے یار تمہاری آنکھیں

367- آنکھوں پر قدم۔ تواضع کرنے اور میہمان کے ہاتھوں ہاتھ لینے کی جگہ بولتے ہیں۔

تمہارے ہاتھوں سے خط لے کے آیا!
قدم آنکھوں پہ میرے نامہ برکے

اسیر

(پڑنا لینا کے ساتھ)

عالمِ مستی میں چلتا ہے جو تیری چال یار
اپنی آنکھوں پر قدم پڑتا ہے اس طاؤس کا

آتش

وہ رشکِ گل جو آج گیا سیر باغ کو
آنکھوں پہ بلبلوں نے قدم یار کے لئے

رند

368- آنکھوں پر ہاتھ رکھ لینا۔

ا- جھیپ جانا۔ شرمندہ ہو جانا۔

۲- نئی دلہنوں کا دستور ہے کہ مارے لحاظ کے ہاتھ آنکھوں پر رکھ لیتی ہیں۔

ہر ادا میں تری اس طرح کی معشوقی ہے
ہاتھ آنکھوں پہ بھی رکھے تو دلہن کی صورت

369- آنکھوں تلے، آنکھوں کے تلے۔ نظروں میں، آنکھوں کے سامنے۔

ہے اضطراب وصل کی شب میں یہ شام سے
آنکھوں تلے سپیدہ صبحِ فراق ہے

خلیل

اے ظفر اشکوں کی دولت ایک پل میں دیکھ لو
لگ گئے کیا موتیوں کے ڈھیر آنکھوں کے تلے

370- آنکھوں تلے اندھیرا آنا - تیورا جانا۔ چکر آجانا۔

دیکھتا غیر ہے وہ چشمِ سیاہ
میری آنکھوں تلے اندھیرا ہے

شاد

371- آنکھوں تلے پھرنا - لازم۔ ہر وقت خیال رہنا۔ بار بار خیال آنا۔

پھرتی ہیں اس کی آنکھیں آنکھوں تلے ہمیشہ
رہتا ہے آب دیدہ یاں تا گلے ہمیشہ

میر

372- آنکھوں تلے لہو اُتر آنا - غصہ آنا۔ مارے غصہ کے آنکھوں کا سرخ ہو جانا۔

جب گل کہے ہے اپنے تئیں یار کے روسا
تب آنکھوں تلے اپنے اترتا ہے لہو سا

میر

اگلا محاورہ ہے۔

373- آنکھوں خاک - چشم بدّور کی جگہ بولتے ہیں۔ (فقرہ) آنکھوں خاک بچے نے کیا صورت پائی ہے۔

374- آنکھوں دیکھا - اپنی آنکھوں سے دیکھی ہوئی شے۔

375- آنکھوں دیکھا پھٹ پڑا مجھے کانوں سننے دے - مثل وہاں بولتی ہیں جہاں کوئی ہٹ دھرمی سے دیکھی ہوئی سچی بات پر اپنی سنی ہوئی بے اصل جھوٹ بات کو ترجیح دے۔

376- آنکھوں دیکھا سو جانا کانوں سنا نہ مانا۔ مثل انسان اپنی آنکھوں سے جو کچھ دیکھے اُس پر یقین لائے سُنی سُنائی بات کا کیا اعتبار۔

377- آنکھوں دیکھتے، آنکھوں کے دیکھتے۔

۱- دیکھتے دیکھتے اپنے زمانے میں (فقرہ) میری آنکھوں دیکھتے کیا سے کیا ہو گیا۔

آنکھوں میں گھر کیا میری آنکھوں کے دیکھتے
اتنی سی ہے بساط پہ عیار طفلِ اشک

معروف

۲- دیدہ و دانستہ۔ دیکھ کر

378- آنکھوں دیکھے مکھی نہیں نگلی جاتی۔ مثل وہاں بولتی ہیں جہاں یہ کہنا منظور ہوتا ہے کہ جان بوجھ کر کوئی فعل خلاف شان یا خلاف عزت نہیں کیا جاتا۔

379- آنکھوں دیکھی۔ آنکھوں کی دیکھی۔ جیسے خود دیکھا ہو۔ (فقرہ) سُنی سُنائی میں نہیں مانوں گا اپنی آنکھوں دیکھی کہو۔

آنکھوں کی دیکھی ہوئی بات کہوں میں
جوش ہے کیا خاموش رہوں میں

مومن

380- آنکھوں دیکھیں گے۔ حسرت و آرزو سے کسی خوشی کی بات کے لئے کہتے ہیں کہ خدا ایسا بھی دن کریگا جو یہ بات آنکھوں دیکھیں گے۔

381- آنکھوں سکھ کلیجے ٹھنڈک۔ بہت خوشی سے منظور ہے ہماری عین راحت ہے۔ یہ فقرہ بطور اظہار مسرت بولا جاتا ہے (فقرہ) بوا تم جم جم آؤ تمہارا آنا میری آنکھوں سُکھ کلیجے ٹھنڈک۔

382- آنکھوں سے۔

۱- بسر و چشم بہت خوشی سے۔ بہت بہتر۔

کہا شبیر نے تم لاؤ گے پانی عباس
بولے عباس کہ یا شاہِ اُمم آنکھوں سے

۲- بڑے شوق سے۔نہایت رغبت سے۔

گالیوں کی بھی سماعت ہمیں آنکھوں سے قبول
تیرے ہونٹوں کی طرف کان رہا کرتے ہیں

رشک

383- آنکھوں سے آنکھیں بندھنا- دو شخصوں میں باہم محبت ہونا۔اب متروک ہے۔

384- آنکھوں سے آنسو برسنا- آنکھوں سے باراں برسنا۔

آنکھوں سے برستے ہیں دُرِ اشکِ تمنا
سینہ ہے مرا مخزنِ آلامِ جدائی

داغ

385- آنکھوں سے اترنا یا اتر جانا- نظروں میں بیوقعت ہونا۔حقیر ہونا ذلیل ہونا۔

جو سر چڑھاتے عدو کو تو وہ جلے تن ہوں
خدا گواہ تم آنکھوں سے پھر اُتر جاتے

اشرف

386- آنکھوں سے اٹھانا-

۱- تعظیم سے اٹھانا کمال شوق سے کسی چیز کو اٹھانا۔

۲- دیکھو آنکھوں سے پھول اُٹھانا

387- آنکھوں سے باراں برسنا- (عو) آنکھوں سے آنسوؤں کا سلسلہ جاری ہونا۔(فقرہ)
بیگم اپنے خواسو میں نہ تھیں آنکھوں سے باراں برستا تھا۔

388- آنکھوں سے بجالانا- نہایت خوشی سے حکم کی تعمیل کرنا۔

بجالاتے اُسے آنکھوں سے اے دوست
کبھی کچھ ہم سے فرمایا تو ہوتا!

آتش

389- آنکھوں سے بُلانا- اشارے سے بلانا۔

اب اور کہاں تک ہو انہیں پاس ہمارا
کچھ دُور تھے محفل میں تو آنکھوں سے بُلایا

حبیب

390- آنکھوں سے بلائیں لینا- اشاروں سے صدقے جانا۔

دیکھ کر یہ ادائیں آنکھوں سے
کیوں نہ میں لوں بلائیں آنکھوں سے

داغ

391- آنکھوں سے پائے یا آنکھوں سے پاؤں- عورتوں کی قسم اور کوسنا ہے یعنی آنکھیں پُھوٹیں۔

پاؤں آنکھوں سے اگر دیکھا ہو اور
دیکھے داغ ہجر یا دیکھا تجھے

رشک

واعظ جو عیب آنکھ لگانا بتائیں گے
اس کی سزا یقین ہے آنکھوں سے پائیں گے

رشک

392- آنکھوں سے پٹی باندھنا- دیکھو آنکھوں پر پٹی باندھنا۔

393- آنکھوں سے پردہ اُٹھ جانا- غفلت دور ہو جانا۔

دمِ سحر مری آنکھوں سے اُٹھ گیا جو حجاب
بہارِ گلشنِ معنیٰ سے دل ہوا شاداب

منیر

394- آنکھوں سے پھول اُٹھانا- ایک کھیل ہے کہ دو شخص تھوڑے فاصلے پر آمنے سامنے

کھڑے ہوکر ہتھیلی کی زد سے ایک دوسرے کی طرف پھول پھینکتے ہیں۔ پھول جس کے ہاتھ سے گر جاتا ہے وہ آنکھوں سے اُٹھاتا ہے۔

رُتبہ گل بازی کا دلا کاش تو پاتا
ہاتھوں سے جو گر جاتا تو آنکھوں سے اٹھاتا

جرات

395- آنکھوں سے تلوار سہلانا- نہایت آرام دینا۔ بہت زیادہ خدمت کرنا کی جگہ کہتے ہیں۔

کوئی دن میری بھی راحت کا سر انجام کریں
تلوے سہلاؤں میں آنکھوں سے وہ آرام کریں

بحر

396- آنکھوں سے ٹکر ٹکر دیکھنا- دیکھتے رہنا اور کچھ نہ کہنا۔ (فقرہ) واہ وا لڑکوں سے مار پیٹ ہوا کی اور تم آنکھوں سے ٹکر ٹکر دیکھا کیے۔

397- آنکھوں سے جان نکلنا- انتظار میں مرنا شوقیہ دیدار میں مرنا۔

دکھلائی مرتے دم بھی نہ صورت حضور نے
آنکھوں سے جان نکلی ہے مشتاقِ دید کی

اشرف

اکثر مرجانے کے بعد آنکھیں جو کھلی رہتی ہیں تو کہتے ہیں کہ آنکھوں سے جان نکلی یا دم نکلا۔

397- آنکھوں سے چربی اُتر گئی- ہوش آگئے غفلت جاتی رہی۔

398- آنکھوں سے چلنا- شوق سے چلنا۔

وہ بلاتے ہیں اگر چلنے کو آنکھوں سے چلوں
زندہ پہنچوں گا مگر تادرِ عانا کیونکر

سحر

399- آنکھوں سے چُن کے اُٹھانا:- کسی کو کمال تعظیم سے اُٹھانا۔

ترے نجام نے جو بے ادبی سے پھینکے
ہم نے آنکھوں سے وہ چُن چُن کے اُٹھائے ناخن

400- آنکھوں سے چنگاریاں اُڑنا- بہت جی جلنا کی جگہ بول چال میں جمع ہی کے ساتھ ہے۔ بحر نے واحد کے ساتھ بھی کہا ہے۔

کیونکر نہ بحر آنکھ سے چنگاریاں اڑیں
میرے دل و جگر میرے پیش نظر جلے

401- آنکھوں سے حجاب اُٹھ جانا- آنکھوں سے پردہ اُٹھ جانا۔

402- آنکھوں سے خون برستا ہے۔ آنکھوں سے خون ٹپکتا ہے-

۱- لہو کے آنسو روتا ہے۔

۲- تیور خونخوار ہیں۔

تہ خنجر تامل سخت جانی دیکھئے گیا ہو
ابھی سے خون اس قاتل کی آنکھوں سے برستا ہے
تسلیم

403- آنکھوں سے دریا بہنا- (مبالغے کے طور پر) بہت رونا۔

بخار اُس دل کا سینے میں دکھتے گر سحاب آسا
تو کیوں رو رو کے ہم دریا بہاتے اپنی آنکھوں سے
معروف

405- آنکھوں سے دریا بہنا- زار زار رونا بے انتہا رونا۔

روتے روتے ہجر میں آنکھوں سے دریا بہ گئے
پاٹ دامن کا موے گنگا کا دھارا ہو گیا
اختر

406- آنکھوں سے دم نکلنا۔ یا رواں ہونا- دیکھو آنکھوں سے جان نکلنا۔

اے خدا کوئی نہ دیکھے مرضِ الفتِ چشم
دم اس آزار میں آنکھوں سے نکلتے دیکھا

رشک

حسرت دید نہ پُوچھو شبِ تنہائی کی!
دیکھتا تھا کہ دم آنکھوں سے رواں ہوتا تھا

صبا

407- آنکھوں سے دریا جانا- آنکھوں سے دریا بہنا

سر سے شعلے اٹھتے ہیں آنکھوں سے دریا جائے ہے
شمع سے یہ کس نے ذکر اس محفل آرا کا کیا!

مومن

408- آنکھوں سے دُور ہو گر دل سے نزدیک ہو- جدائی میں کسی کی یاد اور ہر وقت تصور رہنے کی جگہ کہتے ہیں۔

رو پوش ہے جو ناز سے اس کا گلا نہیں
نزدیک دل سے ہے جو ہے آنکھوں سے یار دُور

آتش

409- آنکھوں سے دیکھا جو کانوں سے کبھی نہ سُنا تھا- کسی عجیب وغریب چیز کے دیکھنے یا کوئی نئی بات پیش آنے پر کہتے ہیں۔

ستم کرتا ہے چرخ شعلہ پرو راہلِ غیرت پر
جو کانوں سے نہ سنتے تھے وہ آنکھوں سے دیکھا تا ہے

رند

410- آنکھوں سے دیکھا جو کبھی نہ دیکھا تھا- کسی عجیب وغریب یا بُری بات کے ظہور پر یہ جملہ بولتے ہیں۔

لیا، غیار نے اُس نرگسِ بیمار کا بوسہ
نہ دیکھا تھا سو دیکھائے دلِ رنجور آنکھوں سے

سرور

411- آنکھوں سے دیکھا نہ کانوں سے سُنا - نہ دیکھا نہ سُنا۔ کسی عجیب وغریب یا خلاف قیاس بات کی نسبت کہتے ہیں۔

دیکھا ہنستے گلِ قالیں کو نہ آنکھوں سے کبھی
اور نہ کانوں سے سنی بلبلِ تصویر کی بات

اصغر

412- آنکھوں سے دیکھنا - خود دیکھنا۔

جگہ زلفوں میں دیکر کیا لگائے گا ٹھکانے وہ
کبھی آنکھوں سے دیکھا ہو تو دل کی قدر جانے وہ

شوق قدوائی

413- آنکھوں سے زمانہ دیکھا ہے - (آنکھوں سے زائد اور حُسن کلام کے لئے ہے) جہاندیدہ ہے تجربہ کار ہے۔ ہوشیار ہے

ہر طرح کا کار خانہ دیکھا!
ان آنکھوں سے ہے زمانہ دیکھا

سرور

414- آنکھوں سے سُوجھتا نہیں ہے - اس جگہ بولتے ہیں جب کسی کو سامنے رکھی ہوئی چیز نظر نہ آئے یا کوئی شخص بات کا موقع محل نہ دیکھ کر بے سمجھے بوجھے کچھ کہے یا کرے۔

415- آنکھوں سے شرم لحاظ جاتا رہنا - پاس ادب نہ باقی رہنا بے شرم ہو جانا۔ (فقرہ) بزرگوں کے سامنے یہ شوخیاں۔ اب تیری آنکھوں سے بالکل لحاظ جاتا رہا۔

416- آنکھوں سے شعلے اٹھنا یا نکلنا - آنکھوں میں بہت جلن ہونا۔ گرمی معلوم ہونا آنکھوں میں بہت سوزش ہونا۔

کانوں سے لویں اُٹھتی ہیں اور آنکھوں سے شعلے
دیکھی نہ سنی سوزشِ داغ جگر ایسی
سحر

کہوں کیا خواب میں دیکھا تھا کن برقِ تجلی کو
کب تک دیکھئے شعلے ان آنکھوں سے نکلتے ہین
داغ

417- آنکھوں سے عزیز رکھنا- متعدی (اعضائے انسان میں آنکھیں بہت پیاری ہوتی ہیں) نہایت عزیز اور محبوب سمجھنا۔

418- آنکھوں سے عزیز ہونا- لازم

آنکھوں سے عزیز گل مرا تھا
پُتلی وہی چشمِ حوض کا تھا
گلزارِ نسیم

419- آنکھوں سے غائب ہو جانا- نظروں سے پوشیدہ ہو جانا۔

غائب آنکھوں سے خیالِ یا رائے آتش نہ ہو
جان کے اوپر بنے کی دل اگر محزوں ہوا

420- آنکھوں سے غفلت کے پردے اٹھ جانا- ہوش میں آنا حقیقت حال کُھل جانا۔

421- آنکھوں سے غیرت بہہ جانا- غیرت جاتی رہنا۔

ہرکسی کے سامنے روتے ہو بحر
بہہ گئی آنکھوں سے غیرت آپ کی

422- آنکھوں سے قبول ہے- بہت خوشی سے منظور ہے۔

گالیوں کی ہے ساعت ہمیں آنکھوں سے قبول
تیرے ہونٹوں کی طرف کان رہا کرتے ہیں
اسیر

423- آنکھوں سے قدم لگانا- آنکھیں پاؤں سے ملنا۔ عجز و اعتقاد یا شوق و محبت کے اظہار کے لئے کہتے ہیں۔

دیا ہے حسن میں یہ مرتبہ اللہ نے تجھ کو
پری تیرے قدم چوٹ لگائے حور آنکھوں سے
شعور

آئے تو اب کے آنکھوں سے اپنی لگاؤں میں
دھو کر شراب سے قدم ابرِ بہار کا
آتش

424- آنکھوں سے کسی چیز کو لگانا- پیار اور محبت یا عظمت اور تقدس کی نظر سے۔

425- آنکھوں سے کوڑی نہیں دیکھی ہے- کوڑی کوڑی کو محتاج ہے (فقرہ) جنہوں نے آنکھوں سے کوڑی نہ دیکھی تھی وہ ہزاروں روپے کے آدمی ہو گئے۔

426- آنکھوں سے لگا کے رکھنا (یا لگا رکھنا) بہت عزیز کر کے رکھنا- حفاظت سے رکھنا۔ متبرک سمجھنا۔ کمال اعزاز سے رکھنا۔

جو متاعِ ہنر بیش بہا رکھتے ہیں
ان کو آنکھوں سے خریدار لگا رکھتے ہیں
داغ

آنکھوں سے لگا کیونکہ بھلا اس کو نہ رکھوں
آئی ہے مرے ہاتھ جو یہ خاک وہاں کی
ظفر

427- آنکھوں سے لگانا- کسی چیز کو آنکھوں سے چھوانا۔ پیار محبت سے ہو یا عظمت و تقدس کے لحاظ سے۔

جب کہ سو جاتا ہے آنکھوں سے لگا لیتے ہیں ہم
رات بھر میں لاکھ بار اس بیخبر کی ایڑیاں
ناسخ

مسیحا بھی اک دن فلک سے اُتر کر
لگائیں گے آنکھوں سے تربت علی کی

صبا

428- آنکھوں سے لہو برسنا (یا لہو ٹپکنا) - دیکھو آنکھوں سے خون برسنا۔

غصّہ میں بھرا ہوا ہے قاتل
آنکھوں سے لہو ٹپک رہا ہے

تسلیم

بھلا کیا ابر کو نسبت ہمارے دیدۂ تر سے
وہاں چھینٹا پڑے یاں دونوں آنکھوں سے لہو برسے

عاشق

429- آنکھوں سے مس کرنا - آنکھوں سے لگانا۔

430- آنکھوں سے مجبور - آنکھوں سے معذور۔ اندھا (کرنا، ہونے کے ساتھ)

ہوا پنہاں جو اُس کا چہرۂ پر نور آنکھوں سے
یہاں تک روئے عاشق ہو گئے مجبور آنکھوں سے

مسرور

(فقرہ) اتنا روئے کہ آنکھوں سے معذور ہو گئے۔

431- آنکھوں سے ملنا - آنکھوں سے لگانا۔

کلیجے سے لگا آنکھوں سے مل اتنا نہ دو بھر کر
اسے تلووں سے ملتا ہے ارے یہ تو مرا دل ہے

میر

432- آنکھوں سے نیل ڈھل جانا (یا ڈھلنا) - مرتے وقت جو چند قطرے پانی کے آنکھوں سے نکلتے ہیں اس کو آنکھوں کا نیل ڈھلنا کہتے ہیں۔

نیل آنکھوں سے اب تو ڈھلتا ہے
نبض ساقط ہے دم نکلتا ہے

شوق

433- آنکھوں سے نیند اڑ جانا - نیند اُچٹ جانا۔ نیند نہ آنا۔

اُڑے سنکر جسے اے قصہ خواں ہوش اپنی آنکھوں سے
ہمارے آگے تو وہ ہی فسانہ اور کہتا ہے

ظفر

434- آنکھوں سے ہاتھ دھونا - (یا دھو بیٹھنا) نور بصارت جاتے رہنے کا خیال یا خوف ہونا۔ نور بصارت سے ناامیدی ہو جانا۔

حد ہے رونے کی اُف رے شدّتِ اشک
ہم تو آنکھوں سے ہاتھ دھو بیٹھے

اشرف

435- آنکھوں کا برسنا - نارزار رونا۔

اشک اُمڈے برس گئیں آنکھیں
دیکھنے کو ترس گئیں آنکھیں

داغ

436- آنکھوں کا بہنا - آنسو جاری رہنا۔

بہنا کچھ اپنی چشم کا دستور ہو گیا
دی تھی خدا نے آنکھ سو نا سور ہو گیا

حزیں

437- آنکھوں کا پانی بہ جانا بے دید ہو جانا بے مروت ہو جانا۔ کسی قسم کا پاس خیال باقی نہ رہنا۔

مرے جس پر نہ چار آنسو بہائے اُس نے تربت کچھ
ہوا ثابت کہ پانی بہہ گیا چشمِ مروّت کا

بحر

438- آنکھوں کا تیل نکالنا-وہ دیدہ ریزی کے کام میں آنکھوں پر زور دینا۔

وصل میں ڈھونڈ ھیں عبث موئے میانِ یار کیوں
تیل آنکھوں کا نکالیں رات بھر بیکار کیوں

تسلیم

439- آنکھوں کا جادو-نگاہ کا اثر

چل گیا آنکھوں کا جادو ان پر
دیکھتے ہیں مضطرب دل ہو گیا

440- آنکھوں کا جھمکا-آنسوں کی جھڑی اب متروک ہے۔

441- آنکھوں کا چلنا-گردشِ چشم سے مراد ہوتی ہے۔

442- آنکھوں کا چلنا پھرنا-شوخی سے نظر نہ ٹھہرنا۔

اسے تاکا اُسے مارا یہی نقشہ دیکھا
چلتی پھرتی ہیں قیامت کی تمہاری آنکھیں

داغ

443- آنکھوں کا دریا بہنا-بہت رونا۔

آبروئے ابر دریا بار بھی اُڑ جائے گی
میری آنکھیں آندھی ہیں دریا بہانے کے لئے

رشک

444- آنکھوں کا ڈھیٹ-دیکھو آنکھیں ڈھیٹ ہونا۔

445- آنکھوں کا ڈھونڈھنا- کسی کے دیکھنے کا بہت مشتاق ہونا۔

صاحب کہیں ظہور کرو کائنات میں
دُولھا کو آنکھیں ڈھوڈ رہی ہیں بارات میں

بحر

446- آنکھوں کا رونا-

ا- آنسو بہانا-

یہی رونا ہے جو اِن خانہ خراب آنکھوں کا
بام سے در ہے جُدا در سے ہے دیوار جُدا

آتش

۲- آنکھوں کا شکوہ کرنا-

نظّارہ کی کیں وہ یہ دیدار کو ترسا
دن رات رہا آنکھوں کا رونا مرے دل کو

آتش

۳- بینائی کے جانے کا افسوس کرنا-

جو رونا یہی ہے تو پھوٹیں گی آنکھیں
مجھے اب تو آنکھوں کا رونا پڑا ہے

رند

اس جگہ آنکھوں کو رونا بھی کہتے ہیں-

نواب ہاتھ عشق میں دونوں سے دھوئے
دل کو تو روتے ہی تھے اب آنکھوں کو روئیے

نواب

447- آنکھوں کا لہو ہو جانا- آنکھوں کا نہایت سُرخ ہو جانا بہت رونے سے آنکھوں کا سُرخ ہو جانا (فقرہ) روتے روتے آنکھیں لہو تو ہو گئیں اب کہاں تک رووٴ گے۔

448- آنکھوں کا ناسور ہو جانا - آنکھ سے آنسو نہ تھمنا۔

آنکھیں ہوئیں ناسور جو رونے سے تو پھر کون
نظارہ کرے گا ترے بے ساختہ پن کا

نواب

449- آنکھوں کا نور۔

۱- آنکھوں کی روشنی

۲- (مجازاً) اولاد۔ عزیز قریب

احمد کے غم میں دیدہ و دل کیوں نہ ہوں تباہ
آنکھوں کا نور تھا مرے دل کا سرور تھا

(داغ - ماتمِ فرزند میں)

450- آنکھوں کا نور اُڑ جانا یا جاتا رہنا یا کھو جانا - بینائی جاتی رہنا۔ نابینا ہو جانا۔

اُڑا نور نرگس کی آنکھوں کا سب
ہوئے بال سنبل کے ماتم کی شب

میر حسن

دل کا اس کے سرور جاتا ہے
اور آنکھوں کا نور جاتا ہے

قلق

آنکھوں سے نور جسم سے جاں دل سے صبر و تاب
کھوئے گئے ہیں جب سے وہ آرامِ جاں گیا

خلیل

451- آنکھوں کا نور کھو دینا یا کھونا - متعدی اندھا کر دینا۔

452- آنکھوں کا نیل ڈھل جانا - دیکھو آنکھوں سے نیل ڈھل جانا۔

453- آنکھوں کو انتظار ہونا- دیکھنے کا اشتیاق ہونا۔

آنکھوں کو ہے انتظار قاصد
ہے جان اُمید وارِ قاصد

ناسخ

454- آنکھوں کو چکا چوندھی آنا- روشنی کے سامنے آنکھ نہ ٹھہرنا کی جگہ۔

455- آنکھوں کو رو بیٹھنا- آنکھوں سے معذور ہو جانا۔

رونا آتا ہے ہمیں رونے پر اپنے یارو
یاں تلک رونے کی آنکھوں کو بھی رو بیٹھے ہم

جرأت

456- آنکھوں کو روگ ہونا- آنکھوں کو کسی بات کی عادت ہونا لپکا پڑ جانا۔

نہیں تھمتے نہیں تھمتے کسی صورت آنسو
کونسا روگ ہے آنکھوں کو کوئی کیا جانے

حبیب

457- آنکھوں کے آگے۔

۱- نظر کے سامنے- (نظر کے سامنے موجود ہو یا تصور میں) (فقرہ) آنکھوں کے آگے بکس رکھا ہے اور تم کو نہیں سُوجھتا۔ پارسال کا جلسہ آنکھوں کے آگے پھر رہا ہے۔

۲- دیکھتے دیکھتے (فقرہ) میر آنکھوں کے آگے کیا کیا انقلاب ہو گئے۔

458- آنکھوں کے آگے آئے- (بد دعا)

459- آنکھوں سے پائے- اندھا ہو جائے۔

جلتے ہو کسی کو اگر تم کباب دو
آنکھوں کے آگے آئے جو جام شراب دو

عاشق

460- آنکھوں کے آگے۔(یا سامنے اٹھ جانا) کسی کی زندگی میں کسی کا مر جانا۔ دیکھتے دیکھتے نیست و نابود ہو جانا۔

461- آنکھوں کے آگے (یا سامنے)۔ اندھیرا آ جانا۔ یا چھا جانا یا آنا۔ چکّر آنا۔ کچھ نہ سوجھنا۔ دنیا نظروں میں تیرہ و تاریک ہو جانا۔ یہ حالت بہت غصّے کی حالت میں یا کسی بڑے صدمے یا زیادہ خوف یا ضعف سے ہوتی ہے۔

ابر غم کا دل کے اوپر چھا گیا
آنکھوں کے آگے اندھیرا آ گیا

سودا

آگے آنکھوں کے اندھیرا چھا گیا
کچھ دکھائی دے تو دیکھوں دل کی چوٹ

داغ

تری چشم سیہ کا ناتواں بیمار کیا اٹھتا
اندھیرا اس کے آتا بار بار آنکھوں کے آگے تھا

ظفر

462- آنکھوں کے آگے بھوی کا گلہ۔ یہ دیکھو آنکھ کی بدی بھوں کے آگے،

مستوں سے ہم سے بانکوں کی فریاد کی عبث
آنکھوں کے آگ مفت بھوؤں کا گلا ہوا

نسیر

463- آنکھوں کے آگے پلکوں کی برائی۔ مثل، آنکھ کی بدی بھوں کے آگے۔

یار کی یارو بیاں تم بیوفائی مت کرو
رو برو آنکھوں کے پلکوں کی برائی مت کرو

نکہت

464- آنکھوں کے آگے (یا سامنے) پھرنا یا پھر جانا۔ خیال میں نظروں کے سامنے رہنا یا

آجانا۔ کسی چیز کی پوری تصویر آنکھوں کے روبرو آجانا۔

آگے آنکھوں کے جو پھر جاتے ہو چلاتا ہوں میں
پہلے بجلی کوندتی ہے رعد کی آواز سے
ناسخ

465- آنکھوں کے آگے (یا سامنے) تارے چھٹکنا- یا تارے چٹھنا- (ضعف یا صدمے سے چکر آجانے میں جو ذرے سے نظر آتے ہیں ان کو تارے چھٹکنا کہتے ہیں) آنکھوں کے سامنے ترمرے نظر آنا۔

کیا ہے ناتواں ایسا کسی گیسو کی افشاں نے
کہ اب آنکھوں کے آگے دن کو بھی تارے چھٹکتے ہیں
شعور

اُٹھتے ہی چھٹتے ہیں آنکھوں کے تلے تارے سے
جب جدا تجھ سے ہم اے ماہ جبیں بیٹھتے ہیں
جرأت

466- آنکھوں کے آگے جہاں تاریک ہونا- نہایت غم یا غصّے میں تمام جہاں کا تیرہ و تاریک نظر آنا۔ اداسی برسنا۔

467- آنکھوں کے آگے چاند فنا ہو جانا- نہایت ضعف کے سبب سے آنکھوں کے سامنے چمکتے ذرّے نظر آنا۔

468- آنکھوں کے آگے سے الوپ ہو جانا- نگاہ کے سامنے سے اس طرح غائب ہونا کہ پتا نہ لگے۔

469- آنکھوں کے آگے کی بات- دیکھو آنکھوں کے سامنے کی بات۔

470- آنکھوں کے آگے ناک سُوجھے کیا خاک- مثل طنز سے اُس شخص کی نسبت بولتے ہیں جس کو سامنے پڑی ہوئی چیز نہ سُوجھے اور ہر طرف تلاش کرتا پھرے یعنی آنکھوں کے

آگے ناک آڑتھی اس لئے دکھائی نہیں دی۔ یعنی بے اٹکل ہے۔ بیوقوف ہے۔

ہے عیاں جلوہ خدا کا ان بُتان ہند میں
سوجھے کیا زاہد تجھے آنکھوں کے آگے ناک ہے

471- آنکھوں کے اندھے نام شیخ روشن (یا) آنکھوں کے اندھے نام نین سُکھ۔ مثل (عو)

ا- باوجود عیب اور نفس کے اچھائی کا دعویٰ کرنے والے کی نسبت بولتی ہیں۔ اُس نادان کی نسبت بھی بولتی ہیں جو دانا ہے یا اپنی دانائی کا دعویٰ کرے۔

آنکھوں کی اندھی ہے وہ مثل نام نین سُکھ
نرگس کو دن کو اونٹ بھی آتا نہیں نظر

یارعلی

472- آنکھوں کے اندھے۔ بے اٹکل۔ بے شعور۔ بیوقوف۔

دیکھ کر تصویر خوبانِ جہاں کہتے ہیں وہ
آنکھوں کے باندھے نظر آتے ہیں کیا کیا آدمی

تسلیم

473- آنکھوں کے بھل۔ شوق سے۔ ادب سے (بیٹھنا چلنا کے ساتھ)

کوئے جاناں میں اگر پاؤں دھرے ہوں تھک جائیں
سر کے بھل راہ چلا آنکھوں کے بھل بیٹھ گیا

رشک

راہِ طلب میں شوق کی بھی انتہا ہوئی
تھک تھک گئے جو پاؤں تو آنکھوں کے بھل چلے

اشرف

474- آنکھوں کی بینائی۔ بصارت۔

475- آنکھوں کی پُتلی۔

ا- مردمکِ چشم۔

۲- (مجازاً) نہایت عزیز- بہت پیارا۔

476- آنکھوں کی پتلیاں پتھرانا- آنکھوں کا بے حس ہو جانا بے نور ہو جانا۔

کیا دیرِ مغا میں ایک بُت کا انتظار ایسا
کہ دونوں پتلیاں پتھرا گئیں چشم برہمن میں
اسیر

477- آنکھوں کے پردے- وہ سات جھلیاں جو تہ بر تہ آنکھوں میں ہوتی ہیں۔

478- آنکھوں کی تری- آنکھوں کی نمی۔

479- آنکھوں کے تل- وہ چھوٹے سے نقطے جو آنکھ کی سیاہی میں ہوتے ہیں۔

480- آنکھوں کے تلے اندھیرا آنا- دیکھو آنکھوں کے آگے اندھیرا۔

481- آنکھوں کے تلے تتلیاں اُڑنا- دماغی صدمہ پہنچ جانے یا ضعفِ بصارت سے یہ حالت ہوتی ہے۔

آنکھ مل کر کوئی کہتا تھا چکاچوند آ گئی
میری آنکھوں کے تلے اڑنے لگی ہیں تتلیاں
قدر

482- آنکھوں کے حلقے۔

۱- اِدھر اُدھر کے گڑھے جو ڈھیلے کے گرد پڑ جاتے ہیں۔

۲- وہ دائرے جن میں آنکھوں کے ڈھیلے قائم ہیں۔

نرگسی چشمِ بتاں، کاہوں میں دیوانہ اسیر
حلقے آنکھوں کے ہوئے ہیں حلقہ زنجیر پا

483- آنکھوں کی چل پھر (یا چلات پھرت) شوخی سے نظر کا نہ ٹھہرنا۔

چھری کٹاری سے کچھ کم نہیں یہ شوخ نگاہ
غضب دکھائے گی چل پھر تمہاری آنکھوں کی

حبیب

484- آنکھوں کی دوا کرو۔

۱- عقل اور تمیز حاصل کرو۔ دیکھنے کی لیاقت پیدا کرو۔

۲- جب کسی کو کوئی چیز سامنے رکھی ہوئی نظر نہیں آتی تو اُس سے مذاق سے کہتے ہیں۔

هم چشمیِ یار سے حیا کر
نرگس آنکھوں کی کچھ دوا کر

بحر

485- آنکھوں کے ڈورے۔

۱- آنکھوں کی لال لال رگیں۔ جو نشے یا خمار سے پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور بعض آنکھوں میں قدرتی ہوتی ہیں۔

486- آنکھوں کے ڈھیلے۔ دیدے یعنی سیاہی اور سپیدی اور پتلی۔

487- آنکھوں کی راہ (یا راستے) سے دل میں اُتر آنا یا در آنا، نظروں میں سما کے دل میں گھر کرنا۔

یار کا دیدہ دلیری سے لبھانا دیکھو
آنکھوں کے رستے سے دل میں اتر آنا دیکھو

مسرور

بے محابا ہے حقیقت میں تصور اس کا
آنکھوں کی راہ سے کیا صاف در آیا دل میں صبا

488- آنکھوں کی راہ (یا آنکھوں کے رستے) دم نکلنا یا جان جان نکلنا۔ نزع کے وقت آنکھیں کھلی رہ جانا۔ حسرت دید میں مرنا۔

راہ سے آنکھوں کی نکلے جانِ مضطر چاہیے
شام سے فرقت کی شب میں ہے سحر کا انتظار

آتش

وہ تماشا ہے ترا حُسنِ پُر آشوب اے تُرک
آنکھوں کی راہ سے دم نکلے تماشائی کا

دولہ

آنسوؤں کے ساتھ دم نکلا مرا آنکھوں کی راہ
مُرغِ جاں وحشی تھا آخر راہ پاکر اڑ گیا

وزیر

نکل جائے گا دم آنکھوں کے رستے
یونہیں گر راستہ دکھلائیں گے آپ

حبیب

489- آنکھوں کے روبرو-آنکھوں کے آگے۔

490- آنکھوں کی روشنی جاتی رہنا-اندھا ہو جانا۔

آنکھوں کی روشنی بجھ گئی ساتھ یار کے
کچھ سُوجھتا نہیں جو وہ پیشِ نظر نہیں

رند

491- آنکھوں کے سامنے-آنکھوں کے آگے (اُٹھ جانا۔اندھیرا آجانا۔تارے چھٹکنا وغیرہ کے ساتھ)

492- آنکھوں کے سامنے آجانا-کسی چیز کا آنکھوں کی اوٹ ہو جانا۔

دیکھیئے کس طرح اس کے روئے عالمتاب کو
سامنے آنکھوں کے آجاتے ہیں پردے نور کے

نسیم

493- آنکھوں کے سامنے رکھنا-

ا- نظر کے سامنے رکھنا-

سامنے آنکھوں کے آئینہ بہت رکھا نہ کر
اے صنم لیجاتے ہیں کم پیشِ بیمار آئینہ
ناسخ

۲- نگرانی رکھنا۔

زیرِ دامن رہنے دو اشکِ پریشاں حال کو
سامنے آنکھوں کے رکھنا چاہئے اطفال کو
رشک

494- آنکھوں کے سامنے رہنا- لازم۔ نظر کے سامنے رہنا۔ نگرانی میں رہنا۔

495- آنکھوں کے سامنے (یا آگے) سے چُرانا- بہت چالاکی اور عیاری سے چرانا۔

آنکھوں کے سامنے سے دل کو مرے چرانا
خالِ سیہ ہے طرّار اس سارقی کے فن میں
آتش

496- آنکھوں کے سامنے سے نہ ہٹنا- ہر وقت نگاہ کے سامنے رہنا۔ کسی دم خیال سے دور نہ ہونا۔

آنکھوں کے سامنے سے نہ ہٹ اے خیال یار
تجھ سے کوئی عزیز دمِ واپسیں نہیں
آتش

497- آنکھوں کے سامنے (یا آگے) کی بات- اپنی دیکھی ہوئی بات۔ (فقرہ) تمہارے مکر نے سے کیا ہوتا ہے میری آنکھوں کے سامنے کی بات ہے۔

498- آنکھوں کے سامنے کی بات۔

499- آنکھوں کی سفیدی- وہ سفیدی جو آنکھ کے تل کے آس پاس ہوتی ہے۔

500- آنکھوں کی سوئیاں نکالنی رہ گئی ہیں- (اس مثل کی نسبت ایک کہانی مشہور ہے۔ کسی عورت نے ایک شخص کو دیکھا کہ مردہ سا پڑا ہے اور تمام بدن میں سوئیاں چبھی ہوئی ہیں۔ یہ سمجھ کر کہ کسی نے اس پر جادو کیا ہے وہ سوئیان نکالنے لگی۔ سارے بدن کی

سوئیاں نکال لیں صرف آنکھوں کی باقی رہ گئی تھیں کہ ایک دوسری عورت آ گئی جس نے آنکھوں کی سوئیاں نکالیں وہ شخص سحر سے نجات پا کر اُٹھ بیٹھا۔ محبت اور ہمدردی اُسی کی ثابت ہوئی جس نے آنکھوں کی سوئیاں نکالی تھیں) اُس جگہ بولتے ہیں جہاں کسی کام میں بہت کچھ محنت و مشقت ہو چکے تھوڑی سی کسر باقی رہے۔

جو بیٹھیں آنکھیں تو پلکیں بھی کوئی پل کی ہیں
رہی ہیں بس یہی آنکھوں کی سوئیاں باقی

داغ

501- آنکھوں کی سیاہی- آنکھو کا تل، پتلی

502- آنکھوں کی سیاہی سفید ہونا- موت کے آثار ظاہر ہونا۔

گزری تمام عمر نہ آیا ادھر سے خط
آنکھوں کی یاں سیاہی بھی ظالم ہوئی سفید

ہندی

503- آنکھوں کی صفائی- چالاکی۔ ڈھٹائی۔ بیمروتی۔

خط کا آغاز ہے آنکھوں کی صفائی ہے وہی
روز چشمک ہے وہی روز لڑائی ہے وہی

رشک

504- آنکھوں کی فصدیں کھلواؤ (یا فصدیں لو)- جب کسی شخص کی نگاہ کچھ دیکھنے یا پہچانتے ہیں کمی کرتی ہے تو اُس وقت مذاقاً یہ جملہ کہتے ہیں یعنی تمہاری نظر کی خطا ہے۔ دیکھنے کی لیاقت پیدا کرو۔

وہ کہتے ہیں نہ چھیڑو مجھ کو دیکھو لوگ بیٹھے ہیں
میاں آنکھوں کی فصدیں لو ذرا آنکھوں کے ناخن لو

مصحفی

505- آنکھوں کی قسم- ان الفاظ سے قسم کھاتی ہیں۔

صدف آنکھوں کی قسم کھا گئی رکھ کان پہ ہاتھ
اشک ساگوہر شہوار نہ دیکھا نہ سنا

معروف

506- آنکھوں کے گڑھے- وہ گہراو جو لاغری سے آنکھوں کے حلقوں میں پیدا ہو جاتا ہے۔

اے انتظار جان مسافر نہ گر پڑے
اندھے کنوئیں میں آنکھوں میں اپنی گڑھے نہیں

بحر

507- آنکھوں کے ناخن لو- (اس محاورے میں ناخن ناخنہ کا بگاڑا ہوا ہے۔ ناخنہ بیماری ہے جس سے آنکھ میں ایک قسم کی سفیدی پیدا ہو جاتی ہے اور آخر کو آنکھ سے بالکل نظر نہیں آتا) دیکھو آنکھوں کی فصدیں کھلواؤ۔

508- آنکھوں کے نیچے (یا تلے)۔

۱- نگاہ کے سامنے۔

۲- تصور میں۔

509- آنکھوں کے نیچے اندھیرا آجانا- آنکھوں کے آگے اندھیرا آجانا۔

بند ھا کب تصور ترے گیسوؤں کا
کہ آنکھوں کے نیچے اندھیرا نہ آیا

اسیر

510- آنکھوں کے نیچے بجلی سی چمک جانا- آنکھ جھپکا دینے والی چمک یکا یک نظر آجانا۔

اُن سے نگاہ ملتے ہی دل پر لگی وہ چوٹ
بجلی سی اپنی آنکھوں کے نیچے چمک گئی

داغ

511- آنکھوں کے نیچے پھرنا-آنکھوں کے آگے پھرنا۔

شکلِ چشم یار پھر آنکھوں کے نیچے پھر گئی
پھر مجھے وحشت ہوئی چشمِ غزالاں دیکھ کر

اسیر

512- آنکھوں میں آشوب ہونا-آنکھیں دُکھنے آنا۔

513- آنکھوں میں آنا-

۱- نظروں میں سمانا-

مری آنکھوں میں آؤ تم اگر شمشاد قامت ہو
شجر رہتا ہے اکثر سبز دریا کی ترائی میں

اسیر

۲- نظر پر چڑھنا-

نہیں آتے کسی کی آنکھوں میں
ہو کے عاشق بہت حقیر ہوئے

میر

514- آنکھوں میں اشارے ہونا-اشارے کنائے میں مطلب ادا ہونا۔

یہ اشارہ ہے کہ آنکھوں میں اشارے ہوویں
عین شفقت سے کئے اسنے جو بادام طلب

ظفر

515- آنکھوں میں اعجاز ہونا-نگاہ میں تسخیہ کا اثر ہونا۔

سنا ایسا سخن دیکھا نہ ایسا ناز آنکھوں میں
کرامت ہے لبوں میں آپ کے اعجاز آنکھوں میں

عاشق

516- آنکھوں میں انتظار ہونا- آنکھوں کو انتظار ہونا۔

کر کے وعدہ شب کے آنے کا نہیں آیا جو یار
بیقراری دل میں ہے اور انتظار آنکھوں میں ہے

ناسخ

517- آنکھوں میں اندھیرا- دیکھو آنکھوں کے آگے اندھیرا نہایت غم گین اور اداس ہونے کی جگہ (آنا چھانا۔ ہونا کے ساتھ)

مہرومہ کی جو پڑی آنکھ رتری زلفوں پر
دونوں چکر اگئے آنکھوں میں اندھیرا آیا

اسیر

چھپایا تری زینت سے یہ آنکھوں میں اندھیرا
مسی نہ دکھائی دی نہ سُرمہ نظر آیا

رشک

چار سو ہے اندھیرا آنکھوں میں
چار دن سے جو اس کی دید نہیں

بحر

518- آنکھوں میں باتیں کرنا- اشاروں میں باتیں کرنا۔

غیر سے کرتے تھے آنکھوں میں ابھی باتیں تم
ہم بھی آپہنچے ہیں کیا عین اشارات کے وقت

انشا

519- آنکھوں میں باتیں ہونا- لازم۔ اشاروں میں باتیں ہونا۔

سیکھے سے بھی انداز تمہارے نہیں آتے
آنکھوں میں ہوں باتیں یہ اشارے نہیں آتے

بحر

520- آنکھوں میں بجلی سی چمک جانا- آنکھ جھپکا دینے والی چیز کا یکا یک نظر آ جانا۔

ایک بجلی سی چمک جائے ہے آنکھوں میں وہیں
ذکر چھیڑے ہے جو اُس گل کی ہنسی کا کوئی

معروف

521- آنکھوں میں بسنا- نظروں میں سمانا۔ تصور میں رہنا۔ کوئی چیز جب ہر وقت خیال میں رہتی ہے تو کہتے ہیں کہ آنکھوں میں بس گئی ہے یا بسی رہتی ہے۔

بس گیا وہ نگار آنکھوں میں
کیا سمائے بہار آنکھوں میں

مصحفی

522- آنکھوں میں بہار پھولنا یا بہار چھانا- دل شگفتہ ہونا نگاہوں سے خوشی ٹپکنا۔

کُھب گیا وہ نگار آنکھوں میں
کیا ہی پُھولی بہار آنکھوں میں

سوز

آتے ہو ضرور تم چمن سے
آنکھوں میں بہار چھا رہی ہے

مسرور

523- آنکھوں میں بیٹھنا- (دہلی) ڈھٹائی سے مکرنا۔

دل کو چرا لیا ہے اشاروں سے اور پھر
آنکھوں میں بیٹھتے ہیں ڈھٹائی تو دیکھئے

داغ

524- آنکھوں میں پالنا- بہت محبت سے پرورش کرنا۔ نازونعم سے پالنا۔

اسی دن کے لئے آنکھوں میں ہم نے تجھ کو پالا تھا
بڑی تُو بے مروّت اے نگاہ واپس نکلی

امیر

525- آنکھوں میں پردے پڑ جانا - لازم۔ غافل ہو جانا دھوکا کھا جانا۔

526- آنکھوں میں پھر جانا - تصور میں پیشِ نظر رہنا۔ کسی چیز کی ہو بہو صورت آنکھ کے آگے پھر جانا۔

دیکھ کر آئینہ یار آنکھوں میں پھر جاتا ہے
یاد آتی ہے مجھے بھولی ہوئی صحبت صبح

آتش

527- آنکھوں میں پھرنا یا پھرا کرنا - ہر وقت کسی کا خیال نظر میں رہنا۔ آٹھ پہر کسی کا دھیان رہنا۔

جن کی رفتار کے پامال ہیں ہم
وہی آنکھوں میں پھرا کرتے ہیں

ناسخ

پھر رہا ہے وہ صنم آٹھ پہر آنکھوں میں

528- آنکھوں میں پھیکا لگنا - بُرا معلوم ہونا۔ حقیر معلوم ہونا۔

گر بہشت آئے تو آنکھوں میں مری پھیکی لگے
جسنے دیکھا ہو تجھے محو تماشہ کیا ہو

میر

529- آنکھوں میں پی جانا - یا پئے جانا۔ شوق سے تاکنا۔ رغبت سے تاکنا۔ گھورنا۔ بنظر خواہش دیکھتے رہنا۔

گھونٹ شربت کا ہے شاید وہ رشک شیریں
کہ پئے جاتا ہے یہ عاشقِ زار آنکھوں میں

امانت

530- آنکھوں میں تاڑ لینا - نگاہوں سے سمجھ لینا۔

وہ کہتے ہیں کہ ہم آنکھوں میں سب کو تاڑ لیتے ہیں
محبت ساری دنیا کی اسی کانٹے میں تولی ہے

امیر

531- آنکھوں میں ترمرے پڑنا - دماغی صدمے سے آنکھوں کے آگے ذرّے نظر آنا۔

خیالِ ذرّۂ ریگِ بیاباں کوئی جاتا ہے
پڑیں گے ترمرے تربت میں بھی مجنوں کی آنکھوں میں

داغ

532- آنکھوں میں تصور بندھنا - کسی چیز کا خیال پیش نظر ہونا۔

جب تصور رخ گلگوں کا بندھا آنکھوں میں
خار ہر گل ہوا اے بادصبا آنکھوں میں

تقی

533- آنکھوں میں تصور پھرنا - ہر وقت کسی بات کا خیال رہنا۔

پھرتا ہے سدا آنکھوں میں اس بت کا تصور
ہم دیکھتے ہیں ایک ہی پتلی کا سدا رقص

کیف

534- آنکھوں میں تصویر پھرنا - لازم۔ صورت نگاہ کے سامنے آجانا۔

قمر کا چودھویں شب ہیں اگر کرتا میں نظارہ
مری آنکھوں میں اُس کی چاندسی تصویر پھر جاتی

شرف

535- آنکھوں میں تکلے چبھونا - مجازاً سخت تکلیف دینا۔ غصے کے وقت عورتیں لونڈیوں باندیوں سے کہتی ہیں کہ اگر پھر اس طرح ڈھٹائی سے آنکھ سامنے کی تو آنکھوں میں تکلے چبھودوں گی۔ اس کا استعمال ایسی خطا پر ہے جو آنکھ سے متعلق ہو۔

کرے دعوائے ہم چشمی تو مژگانِ دراز اس کی
چبھوئے خوب تکلے نرگسِ شہلا کی آنکھوں میں

داغ

536- آنکھوں میں تل بیٹھنا - آنکھوں میں سما جانا۔

تل بیٹھ مری آنکھوں میں ہے ساعتِ نیک آج

داغ

537- آنکھوں میں تلنا - نظروں میں جچنا۔ اندازہ ہونا۔

تل گئے مہر و وفا اے یار آنکھوں میں مری

جب ترازو سینے میں تیر نظر ہونے لگا

بحر

538- آنکھوں میں تولنا - جانچنا۔ اندازہ ہونا۔

دیتے ہیں فوق اپنی کمر سے بھی نازنیں

آنکھوں میں تول کر مرے جسم نحیف کو

مسرور

539- آنکھوں میں تیل لگانا - تیل لگانے سے آنکھیں آشوب کی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔

کام چوری کے لئے دیدہ و دانستہ ضرور

آنکھوں میں تیل لگا لیتی ہے باندی مُردار

محشر

540- آنکھوں میں تیور آنا - آنکھوں میں اندھیرا آجانا۔

بنایا طائر تصویر ہم کو نا توانی نے

نہ تیور آئے پھر کیونکر دم پرواز آنکھوں میں

شعور

۵۰۳- آنکھوں میں ٹھنڈک پڑنا - آنکھوں میں طراوت آنا۔ جی خوش ہونا۔

(فقرہ) کیا ہری ہری دوب ہے کہ دیکھتے ہی آنکھوں میں ٹھنڈک پڑ گئی۔

541- آنکھوں میں ٹھہرنا - اچھا معلوم ہونا۔ بڑا معلوم ہونا۔

تری آنکھوں کی کیفیت کے آگے

مری آنکھوں میں ٹھہرے جام جم کیا

مصحفی

542- آنکھوں میں ٹیسو پھولنا - زردہی زرد نظر آنا۔ آنکھوں میں خوشی کا سماں پھرنا۔

آپ کی آنکھوں میں کس طرح نہ ٹیسو پھولے
زردیٔ چہرہ بیمار اثر کوئی ہے
داغ

543- آنکھوں مین جادو بھرا ہونا یا جادو ہونا یا جگایا ہوا جادو ہونا - نگاہ میں تسخیر کا اثر ہونا۔

تنہا نہیں جنوں سے وہ گیسو بھرے ہوئے
آنکھوں میں بھی غضب کے ہیں جادو بھرے ہوئے
نواب

جلانا مارنا اک بات کیا ادنیٰ اشارہ ہے
زباں میں معجزہ ہے آپ کی آنکھوں میں جادو ہے
اشرف

افعی بلا یار کا گیسو نظر آیا
آنکھوں میں جگایا ہوا جادو نظر آیا
صبا

544- آنکھوں میں جان آنا - آنکھوں میں بھلا معلوم ہونا۔

۱- جی کو راحت پہنچنا - (فقرہ) گرمی شدت کی ہے، آج کل ہری چیز دیکھ کر آنکھوں میں جان آجاتی ہے۔

۲- مرنے کے قریب ہونا۔

545- آنکھوں میں دم اٹکنا - جان بلب ہونا۔

وہ بت نہیں ہے اور آنکھوں میں جان آئی ہے
خدا دکھائے تو دیدار آخری ہو جائے
صبا

546- آنکھوں میں جان اٹکنا- آنکھوں میں جان اڑنا۔ تمام جسم سے دم نکل کے حسرت دیدار سے آنکھوں میں رُک رہنا۔

اب تو آنکھوں میں جان اٹکی ہے
دیکھ جا آکے اک نظر مجھ کو

بحر

اے یار کسی طرح یہ رخصت نہیں ہوتی
آنکھوں میں ترے دیکھنے کو جان اڑی ہے

شرف

547- آنکھوں میں جان ٹھہرنا- آنکھوں میں جان اٹکنا۔

کیا ہے کس نے ترسانے کے خاطر وعدہ آنے کا
کہ وقتِ نزع بھی ٹھہری ہوئی ہے جان آنکھوں میں

تسلیم

548- آنکھوں میں جان ہونا-

ا- آنکھوں میں جان اٹکنا-

اک رشکِ مسیحا کے تصور میں یہ ہے حال
آنکھوں میں ہے جان اور فنا دم نہیں ہوتا

آتش

۲- حد سے زیادہ ضعیف ہونا- قریب مرگ ہونا۔

لیلیٰ یہ بولی دیکھ کے مجنوں کی لاغری
کیا دیکھوں تجھ کو تیری تو آنکھوں میں جان ہے

مسرور

549- آنکھوں میں جچنا - پسند ہونا۔ نظروں میں باوقعت ہونا۔

بے پردہ نشیں تم مری آنکھوں میں جچے ہو
نظروں میں ہے ہر روزنِ دیوار تمہارا

صبا

یہ محاورہ زبانوں پر سلب کے ساتھ زیادہ ہے آنکھوں میں جگہ دینا۔

ا- بہت عزیز سمجھنا قدر کرنا۔

ہر ایک اپنی آنکھوں میں دے گا مجھے جگہ
سرمہ کیا ہے یار نے برق نگاہ سے

ناسخ

۲- تعظیم کرنا - توقیر کرنا۔

مومن و کافر جگہ دیتے ہیں آنکھوں میں اسے
طور کا سُرمہ کسی نقشِ قدم کی خاک ہے

آتش

550- آنکھوں میں جگہ پانا - آنکھوں میں جگہ ہونا - لازم - عزیز ہونا۔

ہماری آنکھوں میں دل کی جگہ تمہاری ہے
یہ آج غیر محلے میں کیوں ہے گھر کی تلاش

سحر

ہوئے سُرمہ جو اے یا رو تو آنکھوں میں جگہ پائی
نگاہوں میں سمائے کام آیا انکسار اپنا

شرف

551- آنکھوں میں جہاں اندھیر ہو جانا یا جہاں تاریک ہو جانا یا سیاہ ہو جانا - بہت رنج اور صدمے کے اظہار کے لئے کہتے ہیں یعنی نہایت اُداسی چھائی ہے - کوئی چیز اچھی نہیں لگتی - جہاں کی جگہ عالم بھی کہتے ہیں۔

عالم مری آنکھوں میں جو اندھیر ہے جرأت
جانے کا ارادہ ہے یہ کس رشکِ قمر کا

اے ہجر میری آنکھوں میں تاریک ہے جہاں
مضمونِ شعر تک بھی یہاں سوجھتا نہیں

رشک

آنکھوں میں میری عالم سارا سیاہ ہے اب
مجھ کو بغیر اس کے آتا نظر نہیں کچھ

میر

552- آنکھوں میں جی کھنچ آنا- روح کا بدن سے نکل کر آنکھوں تک آجانا۔ مرنے کے قریب ہونا۔

553- آنکھوں میں جی آنا (یا جی ہونا) -آنکھوں میں جان اٹکنا۔

جس کے دیدار کی حسرت میں ہو جی آنکھوں میں
مرتے دم وہ ہمیں صورت نہ دکھائے افسوس

غافل

مرا جی تو آنکھوں میں آیا یہ کہتے
کہ دیدار بھی ایک دن عام ہوگا

میر

554- آنکھوں میں چبھنا-

۱- آنکھوں کو بھلا معلوم ہونا- پسند آنا (فقرہ) آج کل سبز رنگ آنکھوں میں چُبھا جاتا ہے۔

۲- کھٹکنا- ناگوار ہونا۔

مژگاں کے خار چبھتے ہیں آنکھوں میں رات دن
کیا دخل ہجر یار میں آنے تو پائے نیند

حبیب

555- آنکھوں میں چرانا- باوجود نگرانی کے چالاکی سے چُرا لینا۔ سامنے سے چیز اڑا لینا۔

لے گیا دل چرا کے آنکھوں میں
وہ بچا ہے اگر چرائے نظر

رشک

556- آنکھوں میں چربی چھانا-

۱- آنکھوں میں جھلی آجانے کے سبب سے بصارت کم ہو جانا۔

۲- مغرور ہونا۔ اپنے مرتبے سے بڑھ چلنا۔

رو برو اس شعلہ رو کے بزم میں کیوں آگئی
شمع کا فوری کی آنکھوں میں یہ چربی چھا گئی

رند

۳- اپنا نیک و بد نہ سمجھنا- اچھے بُرے میں تمیز نہ ہونا۔

ہمارے شمعرو کے سامنے یوں شمع پر جلنا
الٰہی کیسی چربی چھائی پروانے کی آنکھوں میں

داغ

۴- دیدہ و دانستہ اندھا بن جانے کی جگہ۔

۵- پس و پیش کچھ نہ سوچنے کی جگہ۔

557- آنکھوں میں چکا چوند آنا یا ہونا-

۱- چمک کے سامنے نظر کا قایم نہ رہنا۔

چمک برقِ عارض دکھانے لگی
چکا چوند آنکھوں میں آنے لگی

کامل

558- آنکھوں میں چلے آنا - لازم۔ آنکھوں میں بس جانا۔

چلے آؤ آنکھوں میں تم گھر کی صورت
بچھا لینا پر دوں کو بستر کی صورت

قدر

559- آنکھوں میں چھانا - نظر میں سماں بندھنا۔ آنکھوں میں ایسا سمانا کہ اس کے سوا اور کچھ نہ سُوجھے۔

میں مطلع نہیں شبِ تارِ فراق سے
آنکھوں میں چھا رہی ہے جو تنویر یار کی

ناسخ

560- آنکھوں میں حلقے پڑ جانا (یا پڑنا) - کمال ضعف اور ناتوانی سے آنکھوں کا اندر گڑ جانا۔

میری آنکھوں میں پڑ جائیں نہ کیوں کر اس قدر حلقے
تصور رات دن رہتا ہے اُس کی زلفِ پُرخم کا

ناسخ

561- آنکھوں میں حقیر کر دینا - کسی کی نظروں میں ذلیل کر دینا۔

562- آنکھوں میں حقیر ہونا -

مصحفی ہو کے عاشقِ خوباں
سب کی آنکھوں میں ہم حقیر ہوئے

563- آنکھوں میں خار گزرنا - خار معلوم ہونا۔ خار ہونا۔ طبیعت پر گراں معلوم ہونا۔ بُرا معلوم ہونا۔ ناپسند ہونا۔ باعث تکلیف ہونا۔

بے یار فرش گل مری آنکھوں میں خار تھا
لوٹا کیا میں کانٹوں کے اوپر تمام رات

آتش

564- آنکھوں میں خاک۔

۱- چشم بدور کی جگہ بولتی ہیں۔

نظر پھسلتی ہے واللہ میری آنکھوں میں خاک
کہ صاف صاف ہے آئینہ ساں بدن کیا خوب

بحر

۲- جب کسی کی نظر لگ جانے کا ڈر ہوتا ہے۔ یا جب کوئی کسی اچھی چیز کو ٹوکتا یا نظر لگاتا ہے تو کہتے ہیں۔

آنکھوں میں اُس کی خاک مبادا نظر لگے
آنکھیں کرو نہ نرگس شہلا کے سامنے

رند

آدمی کو بُری نظر سے نہ دیکھ
اے فلک خاک تیری آنکھوں میں

داغ

565- خاک ڈالنا، یا خاک جھونکنا۔

۱- کھلی ہوئی بات سے انکار کرنا۔

گیلے ہیں بال اے کہیں سے نہا کے تم
آنکھوں میں خاک ڈالتے ہو خاک اڑا کے تم

داغ

۲- چالاکی سے کسی چیز کو اڑا لینا، دغا یا فریب سے کچھ لے لینا۔

مجلس سے رات دل کو مرے صورت صبا
کیا لے گئے ہیں آنکھوں میں وہ خاک ڈال کے

طپش

۳- اس غرض سے بھی آنکھوں میں خاک ڈال دیتے ہیں کہ دکھائی نہ دے۔

خاک آنکھوں میں غبارِ خط نو جھونکتا ہے
یار کے سبزۂ رخسار کو کیوں کر دیکھیں

بحر

۴- بیچنے والے اپنی چیز کی تعریف کرتے ہیں تاکہ خریدار اچھی سمجھ کر خرید لے۔ اور خریدار سمجھ جاتا ہے تو کہتا ہے کہ تم تو آنکھوں میں خاک جھونکتے ہو۔

566- آنکھوں میں خاک کی چٹکی نہ ڈالوں یا آنکھوں میں خاک بھی نہ ڈالوں- اُس جگہ بولتی ہیں جہاں کسی کو کچھ دینے سے انکار میں مبالغہ ظاہر کرنا منظور ہوتا ہے) کچھ نہ دوں۔

ہماری آنکھ میں ڈالے نہ خاک کی چٹکی
کچھ اُس کے موسم ہولی میں گر گُلال بٹے

567- آنکھوں میں خاک لگانا- کسی مقام کی خاک کو متبرک سمجھ کر آنکھوں میں لگانا۔

تصور میں زیارت جب ہوئی حاصل ہمیں رنگیں
لگائی ہم نے خاکِ مرقد شبیر آنکھوں میں

568- آنکھوں میں خمار ہونا- نشے یا نیند سے آنکھیں چڑھی ہونا۔ (فقرہ) شام کو تم ضرور پی کے آئے تھے اب تک آنکھوں میں خمار ہے۔ رات کے جاگنے سے اب تک آنکھوں میں خمار ہے۔

569- آنکھوں میں خواب آنا- نیند آنا-

کر دیا اس نگہِ مست نے مجھ کو غافل
آج آنکھوں میں مرے خوابِ خداداد آیا

نسیم

570- آنکھوں میں خوار ہونا- نظروں میں ذلیل ہونا۔ حقیر ہونا (فقرہ) تم اپنی بد چلنی سے زمانے کی آنکھوں میں خوار ہو گئے ہو۔

571- آنکھوں میں خون اُتر آنا یا اترنا - غصے کے مارے آنکھیں سرخ ہو جانا۔ نہایت

غضبناک ہونا۔ بہت غصہ آنا۔

جام مے گلگوں جو دیا غیر کو اس نے
آنکھوں میں مری خون برابر اُتر آیا

اسیر

(فقرہ) خدا جانے کس غضب کی عداوت ہے کہ مجھ کو دیکھ کران کی آنکھوں میں خون اترا ہے۔

572- آنکھوں میں خون برسنا-صورت سے خونخواری ظاہر ہونا۔

573- آنکھوں میں خیال پھرنا-ہر وقت کسی بات کا خیال رہنا۔

پایا جو جواب منتظر نے
آنکھوں میں لگا خیال پھرنے

گلزارنسیم

574- آنکھوں میں دل لبھانا-آنکھوں کے معشوقانہ ناز اور کرشمہ دکھا کے فریفتہ کرنا۔

کوئی تسخیر ہے افسوں ہے یا اعجاز آنکھوں میں
لبھالیتا ہے دل کو وہ بُتِ طناز آنکھوں میں

ضمیر لکھنوی

575- آنکھوں میں دم آجانا-قریب مرگ ہو جانا۔

آئے تم اُس دم کہ جس دم آگیا آنکھوں میں دم
ہم نے دیکھا بھی نہ تم کو جانِ جاں اچھی طرح

ظفر

576- آنکھوں میں دم اٹکنا-آنکھوں میں دم آرہنا۔

577- آنکھوں میں دم ٹھہرنا-آنکھوں میں جان اٹکنا۔

دم مری آنکھوں میں اٹکا ہے کہ دیکھوں تو سہی
کیا مسیحا سے مرے درد کا درماں ہوگا

داغ

گریہ وزاری کی کثرت سے بنا ہوں میں سباب
آنکھوں میں دم آرہا ہے عاشق غمناک کا

قدر

تقاضائے اجل ہے کہیے کب تک ایڑیاں رگڑیں
کہاں تک انتظار یار میں آنکھوں میں دم ٹھہرے

578- آنکھوں میں دم لانا۔۔نیم جاں کر دینا۔

مجھ سیہ بخت کا دم آنکھوں میں لایا کاجل
چشمِ بد دور عجب تو نے لگایا کاجل

مصحفی

579- آنکھوں میں دم ہونا۔سارے بدن سے کھنچ کر دم آنکھوں میں آرہنا۔

آنکھوں میں دم ہے اُس کا بیٹھے ہو کیا یہاں تم
احوال جاکے دیکھو کچھ اپنے مبتلا کا

جرات

580- آنکھوں میں دنیا سیاہ ہونا، دنیا اندھیر ہونا، دنیا تاریک ہونا۔کسی صدمے کی وجہ سے کچھ نہ سجھائی دینا۔

فرقتِ یار میں کیا کہئے ہے کیسا اندھیر
دن دہاڑے مری آنکھوں میں ہے دنیا اندھیر

حبیب

پوشیدہ جو ہے کمر وہ باریک
دنیا مری آنکھوں میں ہے تاریک

581- آنکھوں میں رات کاٹنا۔بے کیفی سے رات بھر جاگتے رہنا۔تمام رات بیداری میں بسر کرنا۔اضطراب سے یا انتظار میں رات بھر جاگتے رہنا۔

شاہد ہے آسمان ستارے گواہ ہیں
آنکھوں میں کاٹتے ہیں شب انتظار روز

صبا

582- آنکھوں میں رات کٹنا۔

سودا تری فریاد سے آنکھوں میں کٹی رات
آئی ہے سحر ہونے کو ظالم کہیں مر بھی

583- آنکھوں میں رات گزارنا۔آنکھوں میں رات کاٹنا۔

وہاں بسر ہوئی آرام سے تمہاری رات
تڑپ کے ہم نے یہاں آنکھوں میں گزاری رات

مصحفی

584- آنکھوں میں رات گزرنا۔لازم۔آنکھوں میں رات کٹنا۔(فقرہ) درد سے نیند نہیں آتی ساری رات آنکھوں میں گزر جاتی ہے۔

585- آنکھوں میں رائی لون۔جب کوئی کسی بچے یا اور کسی چیز کو ٹوکتا ہے تو اس ڈر سے کہ نظر نہ لگ جائے کہتی ہیں کہ تیری آنکھوں میں رائی لون۔

586- آنکھوں میں رس ہونا۔پیاری چتون ہونا۔نشیلی آنکھ ہونا۔لگاوٹ کی نظر ہونا۔

ہوئی شیریں ادائی ختم تم پر
ہمیں کہتے ہیں کیا آنکھوں میں رس ہے

حبیب

587- آنکھوں میں رکھنا۔

ا- نگرانی کرنا۔زیرِ نظر رکھنا۔آنکھوں کے سامنے رکھنا۔

رات دن آنکھوں ہی میں رکھتے ہیں عاشق ان کو
پیکِ نظارہ نگہبان رہا کرتے ہیں

ہلال

۲- عزیز رکھنا عزت سے رکھنا۔

آنکھوں میں صبح شام نہ کیونکر رکھوں کہ اشک
لڑکا ہے نور چشم ہے اپنا چراغ دل

نصیر

588- آنکھوں میں روشنی آجانا - بصارت حاصل ہونا۔ آنکھوں میں نور آنا۔ (فقرہ) تم کو دیکھتے ہی آنکھوں میں روشنی آگئی۔

589- آنکھوں میں روشنی ہو جانا - بصارت حاصل ہونا۔

اے بحر شانِ حسن کی ظلمت میں نور ہے
آنکھوں میں روشنی ہو اگر وہ دکھائے زلف

590- آنکھوں میں رہنا-

۱- تصور میں رہنا-

رہتے ہو تم آنکھوں میں پھرتے ہو تمہیں دل میں
مدت سے اگر چہ یاں آتے ہو نہ جاتے ہو

میر

۲- قابل قدر ہونا - نہایت عزیز ہونا۔

اے اہلِ کعبہ قدر ہماری ضرور ہے
آنکھوں میں ہم بتوں کی رہے سومنات میں

امیر

591- آنکھوں میں سبک کرنا - ذلیل کرنا۔ حقیر کرنا۔

پامالوں کی آنکھوں میں سبک مجھ کو نہ کرنا
ڈرتا ہوں کہ ہلکی نہ پڑے لات تمہاری

منیر

592- آنکھوں میں سبک ہونا-حقیر ہونا۔ذلیل ہونا۔

کیا آنکھ میں اُس کی میں سُبک ہوں
نظروں میں وہ مجھ کو تولتا ہے

وزیر

593- آنکھوں میں سحر کرنا- بے کیفی سے صبح تک جاگتے رہنا۔

دل تو یوں سیر میں بسر کرتی
رات کو آنکھوں میں سحر کرتی

قلق

594- آنکھوں میں سحر ہونا-لازم۔بول چال میں آنکھوں میں صبح ہو جانا۔

595- آنکھوں میں سرخی ہونا-کسی صدمے یا آشوب یا رونے یا نشے یا رات کے جاگنے سے۔

596- آنکھوں میں سرسوں پھُولنا-

ا- آنکھوں کے سامنے زردی چھا جانا-زردہی زرد نظر آنا۔ہر چیز بھلی معلوم ہونا۔

چاندنی کھیت کرے آنکھوں میں سرسوں پھُولے
جام بلّور کے ہاتھوں ہے یہ کیفیت شب

بحر

۲- نہایت خوش ہونے کی جگہ-

وہ بانجھ تھی جب حمل قبولی
سرسوں آنکھوں میں سب کی پھُولی

گلزار نسیم

597- آنکھوں میں سرسوں کھلنا- آنکھوں میں سرسوں پھولنا۔

کھل گئی آنکھوں میں سرسوں بھی نشے سے بنگ کے
آج دیوانہ کیا ساقی نے دکھلا کر بسنت

نصیر

598- آنکھوں میں سرمہ دلوانا- آنکھوں میں سرمہ دینا۔

سرمہ آنکھوں میں رقیبوں سے وہ دلوانے لگے
پیس ڈال اے گردش لیل و نہار اب کے برس

صبا

599- آنکھوں میں سرمہ (یا کاجل) دینا- سرمہ یا کاجل آنکھوں میں لگانا۔

تو آنکھ میں نہ سرمۂ دنبالہ دار دے
مفتونِ چشم کو یوہیں اک تیر مار دے

ذوق

کیوں نہ اُسکی آنکھ میں پھیروں سلائی نیل
دے رقیب اوسیہ کا جل تمہاری آنکھ میں

600- آنکھوں میں سُرمہ کھینچنا- سرمہ لگانا۔

کھنچے سرمہ جو یار آنکھوں میں
ہووے دُونی بہار آنکھوں میں

(اختر شاہ......)

601- آنکھوں میں سُرمہ (یا کاجل) گھلانا- آنکھوں میں سُرمہ یا کاجل لگانا۔

آنکھوں میں گُھلایا ہے دھواں دھار جو کاجل
منظور ہے کیا اِس سے اجی پھر کے دیکھو

مصحفی

602- آنکھوں میں سُرمہ کاجل گھلنا-لازم۔

خیر سے سُرمہ گھلا رہتا ہے اب تو ہر گھڑی
اس بلا کو پالنا آنکھوں میں دیکھ اچھا نہیں

داغ

603- آنکھوں میں سرمہ (یا کاجل) لگنا-متعدی۔حقیقی معنی میں۔

سرمہ آنکھوں میں وہ لگاتے ہیں
دیکھئے کیا فتور ہوتا ہے

صبا

604- آنکھوں میں (سُرمہ یا کاجل) لگانا-لازم۔

لگا تھا کاجل اُن آنکھوں میں یار روتا کیوں
وہ لوحِ قبر کو میری سیاہ کیا کرتا

کیف

605- آنکھوں میں سرمہ (یا کاجل) کی تحریر کھینچنا-سرمہ یا کاجل لگانا۔

تیرہ بختوں کا خطِ تقدیر کھینچ
آنکھ میں اُس سرمہ کی تحریر کھینچ

داغ

606- آنکھوں میں سفیدی چھا جانا-آنکھوں میں جالا پھیل جانا۔اندھا ہو جانا۔

تکتے تکتے راہ اے سیمیں بدن
میری آنکھوں میں سفیدی چھا گئی

ناصر

607- آنکھوں میں سلائی پھیرنا-اندھا کر دینا۔

تم کو دیکھا ہو تو آنکھوں میں سلائی پھیر دو
بند بھی کر دو کبھی یہ روزنِ دیوارِ عشق

قدر

-608 آنکھوں میں سمانا۔

ا- آنکھوں میں بس جانا۔ ہر وقت تصور میں رہنا۔ کسی شے کا ہر وقت خیال رہنا۔

بتوں کی جب سے صورت میری آنکھوں میں سمائی ہے
نظر آتا مجھے کیا کیا تماشائے خدائی ہے

ظفر

۲- نہایت پسند آنا۔ نظروں میں بھلا معلوم ہونا۔

تو نے جس روز سے بے پردہ دکھائی صورت
پھر مری آنکھوں میں ہرگز نہ سمائی کوئی

برق

-609 آنکھوں میں سماں بندھنا (پھرنا)۔ کسی کیفیت کی تصویر نظروں کے سامنے ہونا۔

آنکھوں میں سماں پھر گیا معراج کی شب کا

انیس

-607 آنکھوں میں سوال و جواب ہونا۔ اشاروں میں بات چیت ہونا۔

کہیں ہوئے ہیں سوال و جواب آنکھوں میں
یہ بے سبب نہیں ہم سے حجاب آنکھوں میں

درد

-608 آنکھوں میں سیل ہونا۔ مروّت ہونا۔ حجاب ہونا۔

لب پر جو گالیاں ہیں تو آنکھوں میں سیل ہے
پستہ ہے تلخ شربتِ بادام ہے لذیذ

قدر

-609 آنکھوں میں (حیا) شرم نہ ہو تو ڈھیلے اچھے۔ مثل بے حیائی پر ملامت کرنے کی جگہ بولتے ہیں۔

حلم اگر دل میں نہ ہووے کہیں بہتر پتھر
ڈھیلے اچھے ہیں حیا ہو نہ اگر آنکھوں میں
ناسخ

610- آنکھوں میں صبح کرنا - آنکھوں میں صبح ہونا۔ دیکھو آنکھوں میں سحر کرنا۔ سحر ہونا۔

611- آنکھوں میں صورت پھرتی ہے - تصور میں صورت ہر وقت نظر کے سامنے ہے۔

دکھاتی ہے دل پھر محبت کسی کی
کہ آنکھوں میں پھرتی ہے صورت کسی کی
بحر

612- آنکھوں میں طراوت آنا - آنکھوں میں ٹھنڈک پڑنا۔

کیا کہوں میں سبزۂ رخسارِ کلگوں کا اثر
دیکھتے ہی میری آنکھوں میں طراوت آگئی
تسلیم

613- آنکھوں میں طوفان بھرے ہونا - کثرت سے آنسو ہونا۔

کیا منہ کہ مجھ سے رونے میں ہم چشم ہو رقیب
آنکھوں میں میری دیکھ لے طوفان بھرے ہوئے
نواب

614- آنکھوں میں عالم تاریک ہونا - ...... سے کچھ نہ سجھائی دینا۔

615- آنکھوں میں غبار آجانا - آنکھوں میں غبار چھا جانا۔

615- آنکھوں میں غبار ہو جانا - دھندلا نظر آنا۔

اس قدر خاطر مکدر ہے نہیں کچھ سوجھتا
آگیا دل کی کدورت سے غبار آنکھوں میں ہے
ظفر

اتنی چھانی ہے خاک تیرے لئے
چھا رہا ہے غبار آنکھوں میں

سرور

بے سبب پیری میں غافل کم نظر آتا نہیں
تو سنِ عمرِ رواں کا یہ غبار آنکھوں میں ہے

ناسخ

617- آنکھوں میں کاجل بنکے پھرنا- آنکھوں میں سما جانا

منتظر ہو جو کوئی اس کی سبک چالوں کا
یہ سیہ رنگ پھرے آنکھوں میں بنکر کاجل

قدر

618- آنکھوں میں کوٹ کے (کوٹ کوٹ کے) موتی بھرے ہیں- بہت آبدار آنکھوں کی صفت میں یہ جملہ بولا جاتا ہے۔

منہ میں اُن دانتوں کی جا ہیرے جڑے
بھر دئے آنکھوں میں موتی کوٹ کر

اسیر

619- آنکھوں میں یا (آنکھوں آنکھوں میں) کھائے جانا- رغبت کی نظروں سے دیکھنا۔

دیکھئے شوق سے تو کہتے ہیں
تم تو آنکھوں میں کھائے جاتے ہو

مسرور

وہ نظر باز وقت نظارہ
آنکھوں آنکھوں میں کھا گیا دل کو

داغ

620- آنکھوں میں کھبنا - نگاہ کو بہت ہی بھلا معلوم ہونا۔ نہایت پسند آنا۔ کسی چیز کا اپنی خوبی کی وجہ سے آنکھوں کو بہت اچھا معلوم ہونا۔

کُھب گیا حُسنِ یار آنکھوں میں
کیا ہی پُھولی بہار آنکھوں میں

سوز

621- آنکھوں میں گڈھے پڑ جانا - آنکھوں میں علقے پڑ جانا۔ (فقرہ) بیماری سے صورت بدل گئی ہے۔ گال پچک گئے ہیں۔ آنکھوں میں گڈھے پڑ گئے ہیں۔

622- آنکھوں میں گھر بنانا - نظروں میں رہنا۔ آنکھوں میں بسنا۔

کس کی آنکھوں میں گھر بنایا تھا
بعد مدت جو آپ آئے نظر

رشک

623- آنکھوں میں گھر دینا - آنکھوں میں جگہ دینا۔

خوبرو طُرفہ نگینے ہیں کہ اربابِ نظر
مثل انگشتر انھیں آنکھوں میں گھر دیتے ہیں

بحر

یہ محاورہ بہت کم مستعمل ہے۔

624- آنکھوں میں گھر کرنا -

۱- نظروں میں سمانا۔ آنکھوں میں سمانا۔ آنکھوں میں بسنا۔

ایسی برگشتہ ہیں کیوں مثلِ مقدر پلکیں
دل میں آئیں مری آنکھوں میں کریں گھر پلکیں

اسیر

۲- نظر بچا کے کوئی کام کرنا۔ چالاکی سے کچھ اُڑا لینا۔

تا صبح گفتگو تھی نگاہوں میں یار سے
آنکھوں میں دشمنوں کی کیا گھر تمام رات
آتش

غمزے نے اُس کے چوری میں دل کی ہنر کیا
اس خانماں خراب نے آنکھوں میں گھر کیا

میر

۳- ڈھٹائی سے جُھٹلانا - اپنی بات کی پچ کرنا۔

غیر کو دیدہ و دانستہ بُلا کر صاحب
آپ گھر آنکھوں میں کرتے ہیں غضب کی جا ہے
برق

کیوں مکرتے ہو مری آنکھوں میں گھر کرتے ہو
ہے نگہ اور طرف مجھ پہ نظر کچھ بھی نہیں

بحر

625- آنکھوں میں گھر ہونا - آنکھوں میں جگہ ہونا۔ پیارا ہونا۔ بہت عزیز ہونا کی جگہ

گردرہ سے گو سمجھتے ہیں مجھے آدم ذلیل
آنکھوں میں گھر ہے میرے خاکستر برباد کا

آتش

پھول ہیں مطبوع سب کو گلشنِ آفاق میں
دل میں آنکھوں میں ہے گھر محبوبِ خوش پوشاک کا

بحر

626- آنکھوں میں لُبھا لینا - لگاوٹ کے اشاروں سے فریفتہ کرنا۔

آنکھوں میں لبھا لیا مرا دل
عیّار نے کیا نظر ملا کے

627- آنکھوں میں لون مرچ بھرنا- آنکھوں میں نمک مرچ بھرنے سے بسبب تکلیف کے نیند نہیں آتی ہے۔ جب کسی کو زیادہ نیند آتی ہے۔ جب کسی کو زیادہ نیند آتی ہے تو خفا ہو کے کہتے ہیں کہ اس کی آنکھوں میں لون مرچ بھر دیا جائے۔

دعوتِ ہجر کے ہوتے ہیں مسالے تیار
لون مرچ آنکھوں میں بھرتے ہیں نہ سونے والے

منیر

628- آنکھوں میں لہو اُترنا یا اُتر آنا- بہت غصہ آنا۔

اغیار تمہیں بادۂ گل رنگ پلائیں
آنکھوں میں لہو کیوں نہ ہماری اتر آئے

تسیم

629- آنکھوں میں لے جانا- دغا دے کر چالاکی سے چیز اڑا لینا۔

تیری چتون وہ دزد شاطر ہے
لے گئی دل ہزار آنکھوں میں

مسرور

630- آنکھوں میں مرچیں بھرنا- آنکھوں میں لون مرچ بھرنا۔

ہے مزہ نفس کشی کا جنہیں اے بیخبرو
مرچیں آنکھوں میں وہ بھرتے ہیں پے غفلتِ شب

صبا

631- آنکھوں میں مروّت ہونا- دیکھنے کی مروّت ہونا۔

مروّت بھی اگر آنکھوں میں اُس کی اک ذرا ہوتی
تو نظروں سے مری اس کی نظر بھی آشنا ہوتی

مصحفی

632- آنکھوں میں موہنی ہونا - نگاہ میں تسخیر کا خداداد اثر ہونا۔

دیکھا جسے ہو گیا وہ عاشق
تیری آنکھوں میں موہنی ہے
ناسخ

633- آنکھوں میں نشہ چڑھنا یا چھانا - نشے سے چُور رہنا۔

نشہ آنکھوں میں چڑھا اعجاز جادو ہو گیا
بے خبر جامِ شرابِ حسن سے تو ہو گیا
رشک

میخانوں میں جب سے آ رہے ہیں
نشئے آنکھوں میں چھا رہے ہیں

634- آنکھوں میں نقشہ پھر جانا (یا کھینچ جانا) - کسی چیز کی تصویر نظر کے سامنے آ جانا۔ کسی دیکھی ہوئی چیز کی تصویر پیش نظر ہو جانا۔

ہوئیں یہ آرزوئیں قتل دل میں
پھرا آنکھوں نقشہ کربلا کا
اسیر

635- آنکھوں میں نم نہ ہونا - آنکھوں میں آنسوؤں کی تری نہ ہونا۔

نہیں آتے جو اب پلکوں پہ آنسو
نہیں ہے نام کو آنکھوں میں نم کیا
مصحفی

635- آنکھوں میں نیل کی سلائی پھیرنا - اندھا کر دینا۔

636- آنکھوں میں نیند آنا - آنکھوں میں زائد صرف حُسن کلام کے واسطے ہے۔

وصل میں رفتار معشوقا نہ دکھلاتی ہے نیند
آج کن اٹھکھیلیوں سے آنکھوں میں آتی ہے نیند
وزیر

637- آنکھوں میں نیند بھری ہونا- نیند کا ماتا ہونا۔

پیری میں یہاں خواب اجل پیشِ نظر ہے
گو صبح ہوئی نیند پر آنکھوں میں بھری ہے

عاشق

638- آنکھوں میں ہلکا ہونا- نگاہوں میں حقیر ہونا۔

ہلکے تیری آنکھوں میں ہوتے جو سرِ بزم
گرتے صفتِ اشک نہ یاروں کی نظر سے

تسلیم

639- آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا- کسی عجیب و غریب و خلافِ قیاس بات کی نسبت کہتے ہیں۔

ناک ایسی دیکھی آنکھوں نے نہ نہ کانوں نے سنی
بُو تمہارے کاکلوں کی ہوتی ...... ہے نام میں

ناسخ

جسکو آنکھوں نے نہ دیکھا اور نہ کانوں نے سنا
ہے دہان تنگ اپنا اور اُس کا راز ہے

640- آنکھوں ہی آنکھوں میں- اشاروں میں۔ سب کے روبرو۔

641- آنکھوں ہی آنکھوں میں چرا لیجانا- دیکھو آنکھوں آنکھوں میں۔

۶۰۹- آنکھیں آسمان پر رہتی ہیں (یا آسمان پر ہیں) جو کام نظر جما کے اور نگاہ جما کے کرنے کا ہو وہاں اس کے خلاف کوئی ادھر اُدھر دیکھے تو یہ جملہ کہتے ہیں (فقرہ) لحاف سِل چکا۔ تیرا تو دیدہ ہوائی ہے آنکھیں ہر وقت آسمان پر رہتی ہیں۔

642- آنکھیں آسمان سے لگی رہتی ہیں- یا لگی ہیں۔

ا- یعنی نیچے دیکھتے ہی نہیں (فقرہ) حرف کیا صاف سوجھیں آنکھیں تو آسمان سے لگی ہیں۔ اب تو کبوتروں کے شوق میں ہر وقت آنکھیں آسمان سے لگی رہتی ہیں۔

۲- حسرت و یاس ظاہر کرنے کے لئے بھی بولتے ہیں۔

اب دشتِ عشق میں ہیں بتنگ آئے جان سے
آنکھیں ہماری لگ رہی ہیں آسمان سے

میر

643- آنکھیں الٹ جانا- پتلیاں چڑھ جانا۔ یہ حالت زیادہ رونے یا نزع میں یا زیادہ نشے میں ہوتی ہے۔

ایسے روئے بُروں کی جان کو ہم
روتے روتے اُلٹ گئیں آنکھیں

ظفر

دیکھا نہ وقت نزع بھی اس رشک حور کو
آنکھیں اُلٹ گئیں یہ مصیبت تو دیکھئے

داغ

محتسب نشے میں اُلٹی ہوئیں آنکھیں کیسی
پتلیاں میری نہ باہر ہیں نہ اندر پلکیں

سحر

644- آنکھیں اُمنڈنا- لازم رونے کا جوش ہونا۔

دل کی حسرت کہ بے قراری کر
آنکھیں اُمڈیں کہ اشکباری کر

سرور

645- آنکھیں اندر دھنس جانا- آنکھوں کے ڈھیلوں کا حلقے میں بیٹھ جانا۔

646- آنکھیں اندھی ہونا- بینائی نہ ہونا۔ بصارت نہ ہونا۔

647- آنکھیں انگارا بن جانا- آنکھوں کا بہت سرخ ہو جانا۔

لہو جو روئے تو انگارا بن گئیں آنکھیں
مژہ کی سیخ پہ ہر لختِ دل کباب ہوا

بحر

648- آنکھیں اوپر نہ اٹھانا- شرم سے آنکھیں نیچی رکھنا۔ شرمانا۔ آنکھیں اوپر کو نہ کرنا۔ یہ اگلی زبان ہے۔ اب اس جگہ آنکھیں اوپر نہ اٹھانا زیادہ فصیح ہے۔

649- آنکھیں بچھانا- بہت خاطر مدارات کرنا۔ بڑی تعظیم تکریم سے پیش آنا۔ کمال تواضع سے پیش آنا۔

شاہراہِ ہستی موہوم میں وہ چال چل
اپنی آنکھوں کو بچھائیں دوست و دشمن زیرِ پا

آتش

650- آنکھیں بچھنا- لازم آنکھیں بدل جانا۔ بیمروّت ہو جانا۔ التفات کی نظر نہ رہنا۔ (فقرہ) اللہ ری طوطا چشمی کیا جلد آنکھیں بدل گئیں۔

651- آنکھیں بدلنا-

۱- بیمروتی کرنا- بے التفاتی کرنا

آنکھیں نہ بدلیں شوخ نظر کیونکہ اب کہ میں
مفتونِ لطفِ نرگسِ فتاں نہیں رہا

مومن

۲- نزع کے وقت پتلیاں بدلنا۔

اے مسیحا نہ بدل اب آنکھیں
تیرے بیمار نے آنکھیں بدلیں

مسرور

۳- غصہ ہونا - خفا ہونا۔

میری جنگل میں اگر اڑ کے ہما آیا ہے
چغد نے آنکھیں بدل اُسے پر مارے ہیں

رند

652- آنکھیں بڑی چیز ہیں - آنکھیں بڑی دولت ہیں

653- آنکھیں بڑی نعمت ہیں - یہ جملے آنکھوں کی تعریف میں بولتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ خالق نے آنکھ عجب نادر شے انسان کو دی ہے۔

654- آنکھیں بگاڑ دینا - متعدی ناقص علاج سے آنکھ خراب کر دینا (فقرہ) اس ڈاکٹر کے علاج نے تو اور آنکھیں بگاڑ دیں۔

655- آنکھیں بنانا - دیکھو آنکھ بنانا۔

656- آنکھوں کی شکل وصورت بدلنا - تمسخر سے ایسا کیا کرتے ہیں (فقرہ) یہ لڑکا عجب مسخرہ ہے۔ کیسی کیسی آنکھیں بناتا ہے کبھی ایک آنکھ بند کر لیتا ہے کبھی دوسری۔ کبھی پٹر پٹر آنکھیں مارتا ہے۔ کبھی بُندھے پن سے دیکھتا ہے۔

657- آنکھیں بند رکھنا -

۱- حقیقی معنوں میں

۲- وحشت دور کرنے کو باز یا اور وحشی جانوروں کی آنکھیں دھاگے سے سی دیتے ہیں۔ یا چمڑے کی ٹوپی چڑھا دیتے ہیں۔

جانتا ہے مرغِ بسمل رشک سے ہو جائیگا
بند کیوں رکھے نہ وہ صیاد آنکھیں باز کی

ناسخ

658- آنکھیں بند رہنا - آنکھیں کھلی رہنا کی ضد۔ یہ حالت ضعف وبیخودی سے ہو خواہ تصور کی حالت میں یا نشے سے۔

659- آنکھیں بند کر کے۔

ا- غافل ہو کے

۲- بے پروا ہو کے۔اطمینان کے ساتھ۔

660- آنکھیں بند کرنا۔

ا- سونا (فقرہ) ذرا آنکھیں بند کی تھیں کہ غل ہوا آگ لگی۔ پھر بھلا نیند کہاں آتی ہے۔

۲- (کنایتہً) مر جانا۔

ترے بالیں پہ بیٹھا ہے مسیحا
ابھی اے مصحفی آنکھیں نہ کر بند

۳- غور کرنے اور تصور باندھنے کی جگہ۔

بہت سی فکر کی آنکھوں کو کر بند
نہ کچھ دلبستگی کا پر کھلا پیچ

رند

۴- بیہوشی اور غفلت کی حالت ظاہر کرنے کو۔

پڑے مدہوش ہیں آنکھیں کئے بند
کسی کی بانکی چتون پر ہزاروں

جرات

۵- حیرت کی حالت ظاہر کرنے کو۔

اُلٹا اِدھر نقاب تُو پردے پڑے ادھر
آنکھوں کو بندہ جلوۂ دیدار نے کیا

آتش

661- آنکھیں بند ہونا-لازم

۱- سو جانا-غافل ہو جانا۔

کہیں ایسا نہ ہو وہ آکے پھر جائے
کسی شب بند ہوں آنکھیں نہ در بند

بحر

۲- مرنا-فنا ہو جانا-

جو آنکھیں بند ہوتیں دیکھتے کیوں ہجر کے صدمے
ہمیں شکوہ اجل سے ہے نہیں ہر گز گلہ تم سے

بحر

۳- کسی خیال یا فکر کی وجہ سے-

بند آنکھیں ہوں تصور ہو اُسی کا ہر وقت
کچھ نہ دیکھو جو کبھی وہ رُخِ زیبا دیکھو

رند

۴- بعض جانوروں کے بچّوں کی پیدا ہونے کی بعد کئی دن تک آنکھیں نہیں کھلتی ہیں۔

آشیاں کنج قفس میں نہ کبھی یاد آیا
بند آنکھیں تھیں جو لیکر مجھے صیاد آیا

رند

662- آنکھیں بند ہوتے کیا دیر ہے-مرتے دیر نہیں لگتی۔زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں۔

663- آنکھیں بند ہوئی جاتی ہیں-نیند آئی جاتی ہے۔غفلت چھائی جاتی ہے۔

664- آنکھیں بھری آنا-آنکھوں میں آنسو بھر آنا-

بھری آتی ہیں آج یوں آنکھیں
جیسے دریا کہیں اُبلتے ہیں

میر

665- آنکھیں بے نور ہو جانا۔ضعف بصارت ہو جانا۔اندھا ہو جانا۔

آنکھیں بے نور ہوئیں بالوں نے بھی بدلا رنگ
صبح پیری سے ہوئی جسم کی تعمیر سفید
رشک

مانعِ دیدار حیرت ہے رہے گھر میں تو کیا
چشم روزن کی طرح بے نور آنکھیں ہو گئیں
برق

666- آنکھیں پانی ہو کر بہ جانا۔رونے کے مبالغے میں کہتے ہیں۔

اک نظر دیکھنے کی حسرت میں
آنکھیں تو پانی ہو بہیں پیارے
میر

667- آنکھیں پاؤں سے ملنا یا پاؤں پر ملنا۔خوشامد یا محبت یا پیار سے آنکھیں پاؤں پر ملنا۔ خوشامد کرنا۔

ملی ہیں غیر نے پائے نگار سے آنکھیں
سرشکِ خوں سے ہوئے پنجہ ہائے مژگان سرخ
مومن

آنکھیں ملیں جو پاؤں پر اس بحرِ حسن کے
دریا سے مل گئی مری مژگانِ ترکی شاخ
نواب

668- آنکھیں پتھرا جانا۔آنکھوں کا اس طرح کھلا رہ جانا کہ نہ ان میں نور باقی رہے۔نہ حس و حرکت گویا پتھر ہو گئیں۔

669- آنکھیں کھلی رہ جانا۔آنکھوں کا بے نور ہو جانا۔

آنکھیں پتھرا گئیں تحیر سے
دل پر اک بیخودی ہوئی طاری
منیر

670- آنکھیں پٹ پٹا جانا- لازم دھوپ کی تیزی سے آنکھیں تیورا جانے اور آنکھوں پر صدمہ پہنچنے کی جگہ

671- آنکھیں پٹ پٹانا- آنکھیں پڑپڑ مارنا۔ جلد جلد انکھیں کھولنا بند کرنا۔ (فقرہ) چارون کی بیاہی دلہن اور آنکھیں پڑپڑ مارتی ہے۔

672- آنکھیں پٹم ہو جائیں- (کوسنا) اندھا ہو جائے دیدے بھوٹ جائیں۔

یا الٰہی جو جھوٹی قسمیں کھائیں
دونوں آنکھیں ابھی پٹم ہو جائیں

شوق

673- آنکھیں پڑنا- لازم۔ خاص توجہ ہونا۔ التفات کی نظر سے دیکھا جانا۔

تیرا رُخ پُر نور ہے میرا سخن مشہور ہے
تجھ پہ آنکھیں پڑتی ہیں اٹھتی ہیں مجھ پر اُنگلیاں

قدر

674- آنکھیں پسنا- (پر کے ساتھ) دیکھ کر لوٹ ہو جانا اس جگہ بول چال میں دل پسنا زیادہ ہے۔

675- آنکھیں پلٹ جانا-

۱- مغرور ہو جانا-

وہ دیکھتا ہی اب نہیں سیدھی نگاہ سے
دولت کا جلوہ دیکھ کے آنکھیں پلٹ گئیں

کامل

۲- بے مروّت ہو جانا-

سیدھی آنکھوں سے کیوں نہیں ملتے
کس گنہ پر پلٹ گئیں آنکھیں

ظفر

ان معنی میں قلیل الاستعمال ہے۔

676- آنکھیں پونچھنا-

۱- آنکھوں سے آنسو پونچھنا

بھری آنکھیں کسو (کسی) کی پونچھتے جو آستیں رکھتے
ہوئی شرمندگی کیا کیا ہمیں اس دستِ خالی سے

میر

۲- کنایتہً۔ رونا موقوف کرنا۔

شب وصلِ صنم میں کیا ہے رونے کا محل اشرف
اب آنکھیں پونچھ ڈالو ہجر میں رویا کئے برسوں

677- آنکھیں پھاڑ کر (آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے) دیکھنا۔

۱- آنکھیں خوب کھول کے دیکھنا۔ غور سے دیکھنا۔

سامنے جو پڑ گیا دیوانۂ بیباک تھا
پھاڑ کر آنکھیں جسے دیکھا گریباں چاک تھا

آتش

۲- شوق سے دیکھنا- رغبت سے دیکھنا-

دیکھا کئے چلمن کی طرف پھاڑ کے آنکھیں
جلوہ نظر آیا نہ کسی پردہ نشیں کا

اسیر

تکتا ہے پھاڑ پھاڑ کے آنکھیں وہ رات کو
صدقے کے اپنی سر سے مری جان اُتار چاند

بحر

۳- حسرت سے دیکھنا-

چار سو دیکھوں (دیکھتا) ہوں جوں آئینہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ
میری نظروں سے جو اوجھل وہ پریوش ہے مرا

جرأت

688- آنکھیں پھوڑنا- آنکھیں پھوٹیں یا پھوٹ جائیں کوسنا

خواب میں سوتا تھا میں یار کے ساتھ
آنکھیں پھوٹیں جگا دیا کس نے

ارند

آنکھیں پھوٹیں جو کچھ بھی دیکھا ہو
ابھی آتا ہوں دشت ایمن سے

۱- اندھا کرنا-

۲- آنکھوں کو صدمہ پہونچانا- آنکھوں پر زور دینا۔ اس کا استعمال انھیں جگہوں پر ہوتا ہے جو آنکھیں پھوٹ گیں میں لکھے گئے (فقرہ) (۱) مجھ کو کیا خبط ہوا ہے کہ میلے میں رات بھر جاگ کر اپنی آنکھیں پھوڑوں۔ (۲) اُس نے رات دن سی کر آنکھیں پھوڑی ہیں۔

۳- کھانا پکانے والی موجود ہے پھر بھی جب تک بیوی آنکھیں نہ پھوڑے روٹی نہ نصیب ہو۔

وہ نہ آئیں گے دل اُن کا کہیں پیچھا چھوڑے
مفت ہر روز کہاں تک کوئی آنکھیں پھوڑے

مصحفی

۴- (فقرہ) کوئی مر کے زندہ نہیں ہوتا تم بے فائدہ رو رو کے آنکھیں پھوڑتے ہو۔

689- آنکھیں پھیر دینا- مرنے کی علامت ظاہر ہونا۔ مر جانا

نہ دکھا رشکِ مسیحا اسے ہر بار آنکھیں
پھیر دے گا کوئی دم میں ترا بیمار آنکھیں

رند

690- آنکھیں پھیر کے چل دینا- کترا کے نکل جانا- منھ پھیر کے چلے جانا۔

گولی بھی ہم سے بچ کے نکلتی ہے یار کی
چلتا ہے آنکھیں پھیر کے طوطا تفنگ کا

منیر

691- آنکھیں پھیر لینا-

۱- بیرخی کرنا- ناراض ہو جانا

پھیر لیتا ہے وہ دم میں آنکھیں
چشم بد دور کیا ہی بد خو ہے

وزیر

۲- بے مروّت ہو جانا-

سن کے مطلب صاف آنکھیں پھیر لیں
دیکھ لی ہم نے مروّت آپ کی

بحر

692- آنکھیں پھیرے طوطے کی سی باتیں کریں مینا کی سی- مثل- اُس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو دراصل بے مروّت ہو۔ لیکن ظاہرداری سے لگاوٹ کی باتیں کرے۔

693- آنکھیں ترسنا- لازم۔ کسی کے دیکھنے کو بہت جی چاہنا۔ دیکھنے کی بہت آرزو ہونا۔

اک نظر دکھلا دے اپنے جلوۂ رخسار کو
دیر سے آنکھیں ترستی ہیں ترے دیدار کو

اسیر

694- آنکھیں ترش ہونا- لازم۔ نظر سے غصہ ظاہر ہونا۔

ترش ہوتی ہیں یوں آنکھیں تری پڑ کر مرے دل پر
کہ جیسے مے ہو سر کہ جا کے مابین حرم ساقی

قدر

695- آنکھیں تلووں سے رگڑنا - یا لگانا۔ خوشامد یا پیار ظاہر کرنے کو کہتے ہیں۔

رگڑنے دو مجھے تلووں سے اپنے ٹک تو آنکھیں تم
تصدق میں تمہارے جاؤں مجھ کو اس میں راحت ہے
انشا

آنکھیں تلووں سے لگاتا ہوں تو وہ از راہِ ناز
سر ہٹاتا ہے پرے مار کے ٹھوکر میرا
جرأت

696- آنکھیں تلووں سے ملنا-

ا- خوشامد یا پیار سے
عشق ہے آنکھوں کو تلووں سے مجھے ملنے کا
پائنتی یار کی ہے میرا سرہانہ شب وصل
آتش

۲- مشہور ہے کہ اگلے زمانے میں شہزادیاں اور رانیاں جس سے بہت ناخوش ہوتی تھیں اس کی آنکھیں نکلوا کے اپنے تلووں سے ملتی تھیں۔ (فسانہ عجائب) اگر میرا طوطا صاف جواب نہ دے گا تو اس نگوڑے کی گردن مروڑ اپنے تلووں سے آنکھیں ملونگی۔

۳- ناز معشوقانہ سے پامال کرنا۔
آنکھیں مری تلووں سے وہ مل جائے تو اچھا
ہے حسرتِ پابوس نکل جائے تو اچھا
ذوق

697- آنکھیں تلووں کے نیچے ملنا - یا تلووں تلے ملنا-

ا- دیکھو آنکھیں تلووں سے ملنا-
تلووں کے نیچے ملنے نکلوا کے میری آنکھ
مجرم ہوں دیکھ کر تمہیں رغبت کی آنکھ سے
شرر

ملوں گی تلووں تلے آنکھیں تیری اے نرگس
خصم کو میرے اگر دیکھا بد نظر تُو نے

جانصاحب

698- آنکھیں تلے اوپر ہو جانا-نزع کے وقت پتلیاں پھر جانا۔

699- آنکھیں تلی ہونا-نظروں سے کسی بات کی آمادگی ظاہر ہونا۔

تیغ نگہ سے کشتہ ہو کون آ کے سامنے
آنکھیں تلی ہوئی ہیں تمہاری ستیز پر

اسیر

700- آنکھیں تو بڑی بڑی ہیں-یہ جملہ طنز سے وہاں بولتے ہیں جہاں کسی کو سامنے کی چیز نہ سُوجھے۔

701- آنکھیں تھک جانا-دیکھتے دیکھتے آنکھوں کا گھبرا جانا۔

702- آنکھیں تیورا جانا-آنکھوں میں اندھیرا آ جانا۔

خورشید میرے سامنے یا شمع طور ہے
آنکھیں جو تیورا گئیں یہ کس کا نور ہے

داغ

703- آنکھیں ٹمٹمانا-آنکھوں کا ذرا ذرا کھلا ہونا۔اس کا استعمال بیشتر بچوں کی نسبت ہوتا ہے کہ اُن کی آنکھیں پہلے ذرا ذرا کھلتی ہیں یا نئی بیاہی دُلہن کی نسبت کہ وہ حیا سے پوری آنکھیں نہیں کھولتی اور نشہ کی حالت میں بھی کہ خمار سے آنکھیں بند ہوئی جاتی ہوں کہتے ہیں۔

704- آنکھیں ٹوٹ آنا-شدت سے آنکھوں کا جوش کر آنا

شکستِ دل نے رلوایا یہاں تک
کہ آنکھیں روتے روتے ٹوٹ آئیں

محشر

705- آنکھیں ٹھنڈی رہیں- دعا- (فقرہ) اپنی اولاد کی خوشیاں دیکھو اُن کے دیدار سے ہمیشہ آنکھیں ٹھنڈی رہیں۔

706- آنکھیں ٹھنڈی کرنا-

۱- جن چیزوں کے دیکھنے سے آنکھوں کو طراوت آئے اور جی خوش ہو اُن کا دیکھنا۔

۲- تسلی دینا، ہندو عورتیں جب کسی غم و ماتم میں بہت روتی ہیں تو پانی لگا کر ان کی آنکھیں پونچھی جاتی ہیں اور اسے آنکھیں ٹھنڈی کرنا کہتے ہیں۔

707- آنکھیں ٹھنڈی ہونا-لازم۔ آنکھیں جاتی رہنا۔ بینائی جاتی رہنا۔

آنکھیں جو روتے روتے جاتی رہیں بجا ہے
انصاف کر کہ دیکھے کوئی ستم کہاں تک

میر

708- آنکھیں جلنا-

۱- آنکھوں میں جلن ہونا۔

۲- نگاہ پر کسی چیز کی گرمی کا صدمہ پہنچنا۔

یوں حسن کی گرمی سے تری جلتی ہیں آنکھیں
جس طرح ہو تپ سے تنِ بیمار میں گرمی

وزیر

709- آنکھیں جھپکانا-

۱- پلک مارنا۔

۲- جھینپنا-لحاظ سے آنکھیں نیچی کرنا۔ اب اس معنی میں متروک ہے۔

710- آنکھیں جُھک آنا- آنکھیں بند ہوئی جانا۔ پوری نہ کھلنا (یہ حالت آشوب سے ہو یا نشہ کی زیادتی سے)۔

بے وجہ نہیں آپ کی شرمائی ہیں آنکھیں
آشوب ہے یا نشہ سے جُھک آئی ہیں آنکھیں

داغ

711- آنکھیں جُھک جانا- نشہ یا نیند کے غلبہ سے جھپان پڑنا۔ جھینپنا۔ شرمندہ ہونا۔

منھ دکھائیں کیا کسی کو ہجر میں جیتے رہے
جھک گئیں آنکھیں مری جاں موت کی تاخیر میں

712- آنکھیں جُھکی جاتی ہیں- (یا جُھکی پڑتی ہیں) نظریں نیچی ہوئی جاتی ہیں۔

شرم سے وہ شرگیں آنکھیں جُھکی جاتی نہیں
رات بھاری ہو گئی ہے مردمِ بیمار پر

آتش

جُھکی پڑتی ہیں کیا آنکھیں نشے میں
بلا ہے آج تو مخمور او ہو

معروف

713- آنکھیں چار طرف چکر مکر چلی جاتی ہیں- شوخی سے نگاہ ایک طرف نہیں ٹھہرتی ہے۔ نہایت شوخ دیدہ ہے۔

آنکھیں چار طرف رکھنا- چاروں طرف دیکھتے رہنا۔ چوکسی رکھنا۔ نگرانی رکھنا۔

714- آنکھیں چار طرف رہنا- لازم۔ آنکھیں چرانا (لکھنؤ) حسینوں کو گھورنا، حسینوں کے نظارے کرنا۔ (فقرہ) آج عیش باغ کا میلہ ہے چلو آنکھیں چرا آئیں۔

715- آنکھیں چرنے گئیں ہیں- جب کوئی اپنے سامنے کی چیز نہیں دیکھ سکتا اور اِدھر اُدھر دیکھنے ٹٹولنے لگتا ہے۔ اُن سے یہ کلمہ کہتے ہیں۔ یعنی تم بڑی بے پروائی سے دیکھتے یا ڈھونڈھتے ہو۔

ہم چشموں کا دعویٰ اُس بُت سے ہے قیامت
چرنے گئیں ہیں آنکھیں شاید غزالِ چیں کی

حزیں

716- آنکھیں چڑھانا- جب کسی کی آنکھوں میں کوئی روگ ہو جاتا ہے تو مزاروں اور تعزیوں پر منت مانتی ہیں کہ آنکھیں اچھی ہو جائیں تو سونے یا چاندی کی آنکھیں چڑھاوں گی۔ اور کاغذ کی آنکھیں کتر کر لٹکا دیتے ہیں۔ مراد پوری ہونے پر سونے یا چاندی کے پتر کی دو آنکھیں بنوا کے چڑھاتی ہیں۔ بعض عورتیں بغیر منت مانے آنکھیں کی سلامتی اور تندرستی کے لئے چڑھاتی ہیں۔ اور بعض میدے یا آٹے سے آنکھوں کی شکل بناتی اور ان کو تل کے مزاروں پر خصوصاً مدار صاحب کی درگاہ میں چڑھاتی ہیں۔

چڑھاؤں گی میں آنکھیں درگاہ میں
جو نرگس کے دیدے سلامت رہے
محشر

۲- کنایہ- تیوری چڑھانا۔ کسی کو دیکھ کے بد دماغ ہونا کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔

717- آنکھیں چڑھی ہوئی ہونا- لازم۔ آنکھوں کی پتلیوں کا اوپر کی طرف کھنچا ہونا۔ یہ حالت نشہ یا نیند کے خمار یا دردِ سر اور بخار کی شدت سے ہوتی ہے۔

آنکھیں بھی چڑھ رہی ہیں منھ بھی اتر رہا ہے
کچھ رنگ ان دنوں میں اپنا نکھر رہا ہے
میر

718- آنکھیں چلنا- جلد جلد پلکیں جھپکنا۔

باغ باغ اُن کے اشاروں سے ہوا جاتا ہوں
چل رہی ہیں صفتِ بادِ بہاری آنکھیں
جلال

719- آنکھیں چمکانا- دیدے مٹکانا۔ ناز غمزے سے آنکھوں کو گردش دینا۔

لن ترانی کا مزہ دیکھ لیا موسیٰ نے
آنکھیں چمکائے ہوئے جب وہ سر طور گئے
درد

720- آنکھیں چندھی ہونا- آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہونا۔ اور پوری نہ کھلنا۔ ایک قسم کا مرض ہے جس میں آنکھیں چھوٹی ہو جاتی ہیں اور کیچڑ بھرا رہتا ہے۔

نرگس کی آنکھیں ہو گئیں چندھی لگاؤ اور
اس پھول کی کٹوری میں کاجل ہی یار کے

جان صاحب

721- آنکھیں چوندھیانا (یا چندھیا جانا)- نگاہ خیرہ ہونا چراغ اور دھوپ کی طرف دیکھنے یا بہت چمکتی ہوئی چیز پر نظر کرنے سے آنکھ کا پورا نہ کھلنا اور جھپکنے لگنا۔

چندھیا جاتی ہیں آنکھیں روئے روشن کے حضور
تاب لا سکتا نہیں خورشید محشر دیکھ کر

تسلیم

زاہد کو ہے پھر جلوۂ دیدار کی حسرت
بجلی کی چمک دیکھ کے چندھیا گئیں آنکھیں

داغ

722- آنکھیں چھت سے (یا چھت کو) لگ جانا-

۱- حیرت زدہ ہونے، متفکر ہونے کی جگہ

تم رہے بام پہ یاں لگ گئیں آنکھیں چھت سے
رات گنتی رہی ہر ایک کڑی میری آنکھ

وزیر

۲- کسی کے انتظار میں راہ تکنا-

ہر جامِ مے کی آنکھیں چھت سے لگی ہوئی ہیں
کوٹھے سے وہ تو اُترے ہے انتظار میرا

بحر

۳- آثار مرگ نمایاں ہونا-

گرے یوں بسترِ غم پر کہ آنکھیں لگ گئیں چھت سے
نظر آیا تھا جلوہ ہم کو جرأت بام پر آگے

723- آنکھیں چھوٹی بڑی ہونا- دونوں آنکھوں کا برابر نہ ہونا۔

آنکھیں چیر چیر کے دیکھنا- آنکھیں خوب کھول کر دیکھنا، بغور دیکھا۔

چوندھیا جاتا ہے تیرے سامنے پیرِ فلک
دیکھتا ہے عارضِ انور کو آنکھیں چیر کر

اسی جگہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے دیکھنا زیادہ بولتے ہیں۔

724- آنکھیں چیر کے نمک بھرنا- نیند مٹانے کی تدبیر ہے۔

رات انتظار یار میں جھپکیں جو نیند سے
آنکھوں کو اپنی چیر کے میں نے نمک بھرا

آتش

725- آنکھیں چیرنا- آنکھیں خوب کھولنا۔ (فقرہ) آشوب چشم میں آنکھیں چیر کے سفیدا بھرلو۔

726- آنکھیں خدا نے دیکھنے کو دی ہیں۔ آنکھیں خدا نے منھ پر دی ہیں- آنکھیں دیکھنے کو ملی ہیں۔

اسی کے واسطے آنکھیں خدا نے دیں ہم کو
کہ روز و شب یہ سفید و سیاہ دیکھتے ہیں

داغ

(فقرہ) ذرا دیکھ کر چلو خدا نے آنکھیں منھ پر دی ہیں۔

727- آنکھیں خون میں ڈوبنا- مارے غصے کے آنکھیں لال ہونا۔

728- آنکھیں در پر لگی ہونا- (رہنا) انتظار میں راہ دیکھنا۔

729- آنکھیں دو چار کرنا- آنکھیں ملانا۔ آنکھ سے آنکھ مقابل کرنا۔

کھوئیگا دونوں جہاں سے کر کے تو آنکھیں دو چار
پا گئے تھے ہم تو تیری اس نظر سے پیشتر

ظفر

730- آنکھیں دو چار ہونا - لازم۔ آنکھیں دو سے چار ہو جانا - اُس جگہ بولتے ہیں جہاں پڑھنے لکھنے کی تعریف منظور ہوتی ہے۔ (فقرہ) میاں پڑھو لکھو گے تو آنکھیں دو سے چار ہو جائیں گی۔

731- آنکھیں دھو ڈالنا - آنسوؤں سے پاک کرنا۔ رونے کے بعد آنکھیں ٹھنڈی کرنا۔

نگہہ پاک ہے اُس مہر لقا کو منظور
آنکھیں دھو ڈالتے ہیں صبح کو رونے والے

منیر

732- آنکھیں دیکھتے جاتے ہیں - نگاہ لڑی ہے کہ مرضی اور ارادہ معلوم کریں۔

شرم سے آنکھیں جھکائے ہیں کنکھیوں سے مگر
دیکھتے جاتے ہیں آنکھیں کہ ارادہ کیا ہے

تسلیم

733- آنکھیں دیکھا کرنا یا دیکھتے رہنا -

۱- لطف و عنایت کا امیدوار رہنا -

ایک دن بھی نہ ملیں شوق سے باہم آنکھیں
برسوں دیکھا کیے اے شوق تری ہم آنکھیں

تسلیم

۲- اطاعت پر یوں امادہ رہنا کہ اشارہ ہو اور تعمیل کریں۔

ساتھ اشارے کے بجا لاتے ہیں حکم
دیکھتے رہتے ہیں آنکھیں یار کی

تسلیم

734- آنکھیں دیکھی ہیں -

۱- صحبت اٹھائی ہے

۲- تربیت پائی ہے۔ استعمال اس جگہ کرتے ہیں جہاں احباب کمال سے صحبت اٹھانے اور تسلیم پانے کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔

کن آنکھوں سے دیکھوں اے دشت آنکھیں تیرے غزالوں کی
آنکھیں دیکھی ہیں میں نے بھی کالی آنکھوں والوں کی

شوق قدوائی

735- آنکھیں دیوار ہو جانا- کچھ نہ سوجھنا

بے ترے جب مائل گلزار آنکھیں ہو گئیں
کچھ نہ سوجھا باغ میں دیوار آنکھیں ہو گئیں

اثر

736- آنکھیں ڈبڈبانا- آبدیدہ ہونا۔ آنسو بھر آنا۔

ڈبڈبائی ہیں جو آنکھیں میری
ایک دریا ہے کہ لہراتا ہے

جرأت

737- آنکھیں ڈگر ڈگر کرنا- ضعف اور نقاہت سے آنکھوں میں حلقے پڑھانا۔ اور ایسی حرکت ہونا جس سے ضعف ظاہر ہوتا ہو۔ نہایت نحیف ہونا (فقرہ) چار ہی دن کے بخار میں اتنا سا منھ نکل آیا۔ آنکھیں ڈگر ڈگر کرنے لگیں۔

ضعف سے کچھ نظر نہیں آتا
کر رہی ہیں ڈگر ڈگر آنکھیں

داغ

738- آنکھیں ڈھاپنا یا ڈھانکنا- متعدی

۱- کسی چیز سے یا ہاتھ سے آنکھیں چھپالینا

میں اپنی آنکھیں ڈھانک لوں میں ہاتھ اپنے باندھ لوں
ڈرتے ہو کیوں آؤ سنو کچھ پردۂ حائل کے پاس

داغ

۲- شرم سے آنکھیں بند کر لینا۔

739- آنکھیں ڈھلنا - مائل نظارہ ہونا

شہر دیکھا تو کھل گئیں آنکھیں
ماہر دیوں پہ ڈھل گئیں آنکھیں

داغ

740- آنکھیں ڈھیٹ ہونا - نڈر ہونا - آنکھوں میں شرم وحیا نہ ہونا

کیا ڈھیٹ یہ آنکھیں ہیں کہ لڑتی ہیں انھیں سے
پردوں میں چھپائے ہوئے سب حُسن انھیں کا

داغ

741- آنکھیں ڈھونڈھتی تھیں (ڈھونڈھتی ہیں)

بہت انتظار تھا۔ دیکھنے کو بہت جی چاہتا تھا

حسرت دید میں رہتی ہے پریشان نظر
ڈھونڈھتی ہیں تجھے ادبانی بیداد آنکھیں

بیخود

742- آنکھیں رگڑنا - کسی چیز پر زور زور سے آنکھیں ملنا - (فقرہ) آستانہ مبارک سے آنکھیں رگڑ رگڑ کر دعائیں مانگتا ہوں

743- آنکھیں رو رو کے خون کبوتر کرنا - بہت رونا جس سے آنکھیں سرخ ہو جائیں۔

خط لکھا یار کو تو شوقِ جواب خط میں
آنکھیں رو رو کے نہ کیں خونِ کبوترِ کسدن

صبا

744- آنکھیں رو رو کے سُجانا - اتنا رونا کہ آنکھوں پر ورم آ جائے

روتے روتے سُجائی ہیں آنکھیں
کوئی جانے کہ آئی ھیں آنکھیں

قلق

جب سے اس طفلِ پری وش نے دکھائیں آنکھیں
بس مرا کچھ نہ چلا رو کے سُجائیں آنکھیں

ضاحک

745- آنکھیں روتے روتے سُوج جانا - لازم - آنکھیں رو رو کے لال کرنا۔ بہت رونا جس سے آنکھیں سرخ ہو جائیں۔

پسِ فنا بھی مری روح کانپ جاتی ہے
وہ روتے روتے جو آنکھوں کو لال کرتے ہیں

داغ

746- آنکھیں روشن کرنا - کسی کے دیدار یا کسی چیز کے دیکھنے سے آنکھوں کو تازگی یا طراوت دینا

آنکھیں روشن کرنے دو خط کو رُخِ شفاف پر
صاف یہ چاہِ ذقن اندھا کنواں ہو جائیگا

رشک

747- آنکھیں روشن ہونا - آنکھوں میں نور آنا

کیا پھول ہے کیا اثر ہے اس میں
ہو جاتی ہیں روشن اندھی آنکھیں

گلزارِ نسیم

۲- کسی کے دیدار سے خوش ہونا - کسی خوش رنگ اور لطیف چیز کو دیکھ کر آنکھوں میں ٹھنڈک پڑنا

روشن آنکھیں ہو گئیں بنت العنب کے نور سے
عقد پروین چرخ سے اُترا کہ خوشہ تاک سے

کبر

۳- چشمِ حقیقت کُھل جانا - معرفت پیدا ہو جانا

یہ اندھے ہیں کہتے ہیں جو ہم ہی ہم ہیں
جو آنکھیں ہوں روشن تو پھر تو ہی تو ہے

ناسخ

748- آنکھیں زمین سے لگ جانا- ندامت یا شرمندگی سے نیچے دیکھتے رہنا۔ آنکھیں اوپر نہ اٹھانا۔

دیکھا جو تجھ کو مہر نے چرخ برین سے
مانند نقشِ پا لگیں آنکھیں زمین سے

نکہت

749- آنکھیں سر پر ہونا- مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن جو آنکھیں منہ پر ہیں وہ سر پر ہونگی اور اس میں بظاہر یہ مصلحت ہے کہ کسی کا خراب حال کوئی نہ دیکھ سکے گا۔

اپنے عریانوں کا پردہ رکھے گا وہ عیب پوش
روزِ محشر ہونگی چشم مردماں بالائے سر

آتش

750- آنکھیں سُرخ کرنا- غصہ کرنا

غصّے سے بھی کر لیجئے سُرخ آنکھوں کو صاحب
خوں بھی مژۂ عاشقِ دلگیر سے ٹپکے

آتش

751- آنکھیں سُرخ ہونا- دیکھو آنکھیں لال ہونا

کرم جو غیر پہ دیکھا لہو اتر آیا
نہ پوچھ کیوں تیری آنکھیں ہیں نیکے ناداں سُرخ

مومن

752- آنکھیں سفید کرنا- آنکھوں کا نور زائل کرنا (زیادہ انتظار کرنے یا رونے سے)

ہے یہی گریہ تو پھر کسی بصارت اے اسیر
ایک دن کر دیں گے آنکھوں کو مری آنسو سفید

انتظار خط نے کیں قاصد مری آنکھیں سفید
سادہ کاغذ بھیج دوں تحریر کی حاجت نہیں

ناسخ

753- آنکھیں سفید ہوجانا-لازم

آنکھیں مری سفید ہوئیں انتظار سے
اب آئینہ مصاحب سر کار ہو تو ہو
اسیر

روتے روتے شامِ غربت میں ہوئیں آنکھیں سفید
اب سواد دیدۂ اہل وطن درکار ہے
ہلال

754- آنکھیں سی کُھل گئیں-

۱- آنکھوں میں طراوت اور تازگی آگئی (فقرہ) سبزہ زار میں آتے ہی آنکھیں سی کُھل گئیں۔

۲- بے چینی دور ہوگئی- تکلیف سے نجات پائی۔ تسکین ہوگئی (فقرہ) درد سے بے چین تھا ڈاڑھ نکلواتے ہی آنکھیں کھل گئیں۔

۳- کسی عمدہ چیز کے نظر آنے یا مل جانے سے اچنبھا ہوجانے کی جگہ۔

جب شباب آکر زلیخا کے دوبارہ دن پھرے
کُھل گئیں آنکھیں سی یوسف کی یہ عالم دیکھ کر
داغ

روئے وہ میرے حال پہ حیران کیوں نہ ہوں
آنکھیں سی کُھل گئیں دُرِ نا یاب دیکھ کر
مومن

۴- کسی چیز کی حقیقت کُھل جانے اور متنبہ ہوجانے کی جگہ۔

کچھ قدر میں نہ جانی غفلت سے رفتگاں کی
آنکھیں سی کُھل گئیں جب وے مٹیں ہوئیں خواب
میر

755- آنکھیں سینا-

۱- پلک سے پلک سی دینا۔ اکثر شکاری لوگ باز اور دوسرے شکار کرنے

والے جانوروں کی آنکھیں سی دیتے ہیں۔

۲۔ کسی چیز پر ہر وقت آنکھیں لگائے رہنا۔

کب تلک یہ دلِ صد پارہ نظر میں رکھیے
اسیر آنکھیں ہی سیئے رکھتے ہیں دلبر کتنے

میر

756- آنکھیں سینکنا۔ حسینوں کو گھورنا۔

شعلۂ حُسن سے جل جاؤ پر آنکھیں سینکو
کوئی معشوق اگر آگ بھبھوکا دیکھو

رند

757- آنکھیں فرش راہ کرنا۔ آنکھیں فرش کرنا۔ کمال عاجزی اور شوق ظاہر کرنا۔ بہت تواضع وتکریم کرنا۔

خاکساری نے فرش کیں آنکھیں
سر نے کی پاؤں کی پرستاری

منیر

758- آنکھیں فرش ہونا۔ آنکھیں فرش راہ ہونا۔ لازم

ہے جلوہ ریز نور نظر گرد راہ میں
آنکھیں ہیں کس کی فرش تری جلوہ گاہ میں

مومن

بہت آنکھیں ہیں فرشِ راہ چلنا دیکھ کر ظالم
کفِ نازک میں کانٹا چُبھ نہ جائے کوئی مژگان کا

داغ

759- آنکھیں قدموں پر ملنا۔ کمال تعظیم وادب سے یا کمال اخلاص ومحبت سے۔

جُھک کے آداب سے کیا مُجرا
آنکھیں قدموں پہ مَل کے کہنے لگا

قلق

760- آنکھیں قدموں تلے بچھانا- کمال عاجزی اور شوق ظاہر کرنا۔ بہت تواضع و تکریم کرنا۔

مٹی ہوئی نقشِ پا کی صورت
آنکھیں قدموں تلے بچھا کر

بحر

761- آنکھیں قدموں سے ملنا- آنکھیں قدموں پر ملنا۔

تیری قیدی کے قدم سے آنکھیں پریوں نے ملیں
پاؤں کی زنجیر تسبیح سلیمانی ہوئی

منیر

آنکھیں قدموں کے نیچے بچھانا، آنکھیں قدموں تلے بچھانا

نصیب کس کے یہ عاشقوں میں بغل میں وہ گلنداز بیٹھے
بچھاؤں قدموں کے نیچے آنکھیں جو میری آنکھوں پہ یار بیٹھے

بحر

762- آنکھیں کڑوانا- آنکھوں میں خارش کی تھوڑی سی کیفیت پیدا ہونا۔ اس سے آنکھوں میں پانی بھر آتا ہے۔ یہ کیفیت کبھی نیند کے خمار اور کبھی دھوئیں کی تکلیف سے ہوتی ہے۔

خواب شیریں سے میں آگاہ نہیں برسوں سے
آنکھیں کڑواتی ہیں جب نیند ذر آتی ہے

رند

763- آنکھیں کور ہو جانا- اندھا ہو جانا۔

کور آنکھیں ہوں کسی طور سے روتے روتے
اور چارہ ہی نہیں دید کی بیماری کا

رند

764- آنکھیں کھل جانا-

1- آنکھیں روشن ہو جانا۔ بینائی زیادہ ہو جانا۔

کسب ہر فن میں لگی ہے شرط استعداد کی
کب کھلیں سُرمے سے آنکھیں کور مادر زاد کی

اسیر

۲- بصیرت پیدا ہو جانا۔

آنکھیں کُھل جائیں چڑھا جائے جو تو اے واعظ
شیشے عینک کے ہیں یہ ساغرِ صہبا کیسے

بحر

۳- حقیقت کُھل جانا- قدر عافیت معلوم ہو جانا۔

پھر نہ دیکھو مجھے تم چشمِ حقارت سے کبھی
آنکھیں کُھل جائیں جو تم کو بھی ہو بیماری عشق

خلیل

۴- حیران ہو جانا- بھوچکا رہ جانا۔

فرشتے بھی دیکھیں تو کُھل جائیں آنکھیں
بشر کو وہ جلوے دیکھائے گئے ہیں

داغ

۵- غفلت جاتی رہنا- بیخودی جاتی رہنا۔ (فقرہ) لخلخہ سنگھاتے ہی آنکھیں کُھل گئیں۔

765- آنکھیں کُھلوانا۔

۱- آنکھیں قدح کرانا

۲- دلھن کی آنکھیں کھلوانا- ہندوستان کی رسم ہے کہ دلہن چند روز شرم سے سُسرال والوں کے سامنے آنکھیں بند کئے رہتی ہے۔

766- آنکھیں کُھلی رہ گئیں۔

۱- سکتا سا ہو گیا۔

دیکھ کر صورت سحر اس مہر پُر تنویر کی
رہ گئیں آنکھیں کھلی آئینہ تصویر کی

نکہت

۲- (کنایتہً) انتظار یا حسرت کی حالت میں مرجانا کی جگہ-

شوق نظارہ قاتل جو پس از ذبح نہ تھا
کیوں کُھلی رہ گئیں میری تہِ خنجر آنکھیں

غافل

767- آنکھیں کھلی رہنا-

۱- پلک نہ جھپکنا-

مجھے نیند کیسی کہ مانندِ انجم
کُھلی رہتی ہیں میری آنکھیں سحر تک

میر

۲- بعض آدمی اس طرح سوتے ہیں کہ پوری آنکھ بند نہیں ہوتی کچھ کُھلی رہتی ہے۔

768- آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں- سکتے کی حالت میں دم نکل گیا۔

۱- آنکھیں کُھلی ہونا۔ پوری آنکھ بند نہ ہونا۔ آنکھ کا کچھ کچھ کُھلا ہونا۔

آنکھیں کُھلی ہوئی ہیں عجب خوابِ ناز ہے
فتنہ تو سو گیا ہے درِ فتنہ باز ہے

وزیر

۲- زندہ ہونا۔ صحیح وسلامت ہونا۔

کُھلی ہیں جب تلک آنکھیں زبان بند نہیں
جب آئے نیند ہمیں پھر ہے قصہ خواں خاموش

بحر

769- آنکھیں کھونا- بینائی زائل کرنا۔ اندھا ہو جانا۔

غم میں اُس کے میرزا ہر گز نہ رو
تو بہت رو رو کے آنکھوں کو نہ کھو

سودا

770- آنکھیں کہیں ہیں دل کہیں ہے- نظر اور طرف ہے اور دھیان کہیں اور۔ یہ جملہ کسی کی بے توجہی اور بدحواسی جتانے کو بولا جاتا ہے۔

کیا میں بھی پریشانئ خاطر سے قریں تھا
آنکھیں تو کہیں تھیں دلِ غمگیں کہیں تھا

میر

771- آنکھیں کیا پھوٹ گئی ہیں- طنز سے اُس کی نسبت بولتے ہیں جو صریح نافہمی کا کام کرے یا بے پروائی بے توجہی سے کسی کو سامنے رکھی ہوئی چیز نہ دکھائی دے (فقرہ) گھڑی سامنے رکھی ہے اور تجھے سوجھتی نہیں آنکھیں کیا پھوٹ گئی ہیں۔

772- آنکھیں کیا منہ پر نہیں ہیں- آنکھیں کیا نہیں ہیں۔ کیا سوجھتا نہیں ہے۔

دو برقِ تجلی سے کسی اور کو دھو کا
آنکھیں نہیں کیا طالب دیدار کے منہ پر

منیر

بس اے گریہ آنکھیں ترے کیا نہیں ہیں
کہاں تک جہاں کو ڈبوتا رہے گا

میر

773- آنکھیں گرم کرنا-

ا- غصے سے دیکھنا-

جاتا ہوں جب میں پیاس میں بہرِ تلاشِ آب
دریا میں آنکھیں کرتے ہیں مجھ پر حباب گرم

اسیر

۲- مجازاً گھورنا-

سرد مہری ہو چکی بیٹھو گھڑی بھر رو برو
ہم بھی آنکھیں گرم کر لیں آتشِ رخسار سے

تسلیم

774- آنکھیں گرم ہونا- کنایۃً نیند آجانا-

گرم کیا خاک ہوں آنکھیں شب تنہائی ئیں
سوزشِ دل سے کسی وقت نہیں دل ٹھنڈا

بشیر

775- آنکھیں گڑ جانا- کسی چیز کو برابر تکے جانا-

نظارۂ ابرو سے پھرا منہ نہ ہمارا
جو ہر کی طرح گڑ گئیں شمشیر میں آنکھیں

اسیر

776- آنکھیں گڑو کے دیکھنا- آنکھیں گڑونا۔ غور سے دیکھنا

777- آنکھیں گڑھے میں جا رہنا- آنکھوں کے ڈھیلوں کا اندر دھنس جانا۔

کتنے وقتِ نزع کہہ دیں گور کی دلچسپیاں
جا رہیں آنکھیں گڑھے میں پہلے مجھ بیمار سے

تسلیم

778- آنکھیں گلابی ہونا- لازم۔ مخمور ہونا آنکھوں کا۔

779- آنکھیں لال بھبوکا ہونا- آنکھیں بہت سرخ ہو جانا۔ جوش کر آنے سے یا غصے سے یا نشے سے (فقرہ) خیر تو ہے یہ کس پر عتاب ہے آنکھیں کیوں لال بھبوکا ہو رہی ہیں۔

780- آنکھیں لال کرنا- غصہ کرنا چشم نمائی کرنا۔

پھر گئی صورتِ مریخ نظر میں میری
لال آنکھیں کئے جس وقت وہ جلّاد آیا

رند

781- آنکھیں لال ہونا (لال لال ہونا)- آنکھیں سرخ ہونا (غصے سے نشے سے بہت رونے سے نیند کے حملہ سے۔ آشوب سے بخار کی شدت سے)

ہوئی ہیں غصے سے کیا لال لال وہ آنکھیں
نظر پڑا ہے کبھی جو لباسِ ترکاں سُرخ

آتش

نشے سے لال اسکی آنکھیں ہیں تو کیا لالہ کہوں
جام مے سے کب ہے نسبت ساغرِ تریاق کو
ناسخ

782- آنکھیں لگانا۔
۱- کسی چیز سے آنکھیں چھوانا۔
گد گدی ہونے لگی پاؤں میں آنکھیں جو چبھیں
جب تصور میں بھی تلووں سے لگائیں آنکھیں
حیدر

۲- عاشق ہونا۔محبت کرنا
ایک دن بھی نہیں دن رات میں آنسو تھمتے
جان کو روگ لگایا کہ لگائیں آنکھیں
شعور

783- آنکھیں لگائے رہنا۔برابر دیکھتے رہنا
عکسِ عارض سے ہوا تھا جو دوچار آئینے میں
رہتا ہے آنکھیں لگائے ہوئے یار آئینے میں
رشک

784- آنکھیں لگی رہنا۔لازم۔راہ دیکھنا۔انتظار کرنا۔آمد آمد کا اشتیاق ہونا۔
آنکھیں لگی رہیں گی برسوں وہیں سبھوں کی
ہوگا قدم کا تیرے جس جانشاں زمیں پر
میر

785- آنکھیں لگی ہونا۔کسی طرف ٹکٹکی بندھی ہونا۔
لگی ہیں ہزاروں ہی آنکھیں اُدھر
اک آشوب ہے اُس کے گھر کی طرف
میر

786- آنکھیں مانگنا (یا مانگتے پھرنا) بینائی کا خواستگار ہونا

تکیے پہ فقیرِ پیر اندھا
اک گوشے میں آنکھیں مانگتا تھا

گلزارِ نسیم

سوجھتا خاک نہیں اُس رُخِ روشن کے حضور
مانگتے پھرتے ہیں یوسف کے خریدار آنکھیں

اسیر

787- آنکھیں لٹکانا- آنکھیں چمکانا

788- آنکھیں ملتے ہوئے اٹھنا- جب کوئی جاگتا ہے تو نیند کا خمار دور کرنے کو آنکھیں ملتا ہوا اٹھتا ہے۔

آنکھیں ملتے اٹھے ہیں سو کر
جادو جاگا ہے سامری کا

ہلال

789- آنکھیں مَلنا-

۱- سوتے سے اٹھ کر نیند کا خمار درد کرنے یا آتی ہوئی نیند ٹالنے کے لئے آنکھ میں کسی وجہ سے سوزش ہونے یا کچھ پڑ جانے کی حالت میں۔

پہنچ گئے سبھی منزل کو ہمر ہاں افسوس
اور ایک ہم ابھی آنکھیں ہی اپنی ملتے ہیں

نصیر

۲- عجز و محبت یا اعتقاد سے کسی چیز سے آنکھیں رگڑنا

ہوتا ہے جب سوار وہ مہرِ سپہرِ حُسن
خورشید و ماہ ملتے ہیں آنکھیں رکاب پر

اسیر

790- آنکھیں ملنا-

۱- آنکھیں پیدا ہونا

میدانِ دل میان فضائے دو آب ہے
آنکھیں ملیں مجھے جمن و گنگ کے عوض
رشک

۲- بینائی حاصل ہونا۔

دل کیوں نہ زیارت سے اسیر اپنا ہو روشن
اندھوں کو ملیں روضۂ شبیر میں آنکھیں

۳- نگاہیں چار ہونا-سامنا ہونا۔ دیکھو آنکھوں سے آنکھیں ملنا

۷۵۹- آنکھیں مُندتے کیا دیر ہے-دیکھو آنکھ بند ہوتے کیا دیر ہے۔ اب مُندنا کی جگہ بند ہونا ہی کہتے ہیں۔

791- آنکھیں میچ لینا-آنکھیں بند کر لینا۔ شرما جانا۔ توجہ اٹھا لینا۔ دست بردار ہو جانا۔ اب میچنا کا استعمال بالکل متروک ہے۔

792- آنکھیں نکال کے دیکھنا-غصے سے دیدے نکال کے دیکھنا

سیرِ حباب خاک ہے ساقی کہ بن ترے
دریا بھی دیکھتا ہے اب آنکھیں نکال کے
نصیر

793- آنکھیں نکالنا-

۱- آنکھوں کے ڈھیلوں کا اُن کی جگہ سے باہر نکالنا۔

۲- اندھا کرنا۔

بادام دو جو بھیجے ہیں بٹوے میں ڈال کے
ایما یہ ہے کہ بھیجدو آنکھیں نکال کے

ذوق

۳- غصے سے دیدے نکال کے دیکھنا۔ خفا ہونا۔ دھمکانا

دیکھا آنکھوں کو میں نے کس دن
مجھ پر نہ عبث نکال آنکھیں

ناسخ

۴- آنکھیں پیدا کرنا

کبھی پرتو نہ دیکھے گا مرے خورشید عالم کا
ہزار آنکھیں نکالے ٹوٹ کر آئینہ شبنم کا

منیر

794- آنکھیں نکل آنا۔

۱- دیدوں کا اپنی جگہ سے نکل پڑنا۔ (فقرہ) گلا گھونٹتے ہی اُس کی آنکھیں باہر نکل آئیں۔

۲- لاغری سے حدقہ ہائے چشم کا گہرا ہو کر دیدوں کا ابھر آنا یا ابھرا ہوا نظر پڑنا ۔(فقرہ) چند ہی روز کے بخار میں تمہاری صورت بدل گئی آنکھیں نکل آئیں۔

795- آنکھیں نکل پڑنا- دیکھو آنکھیں نکل آنا۔

۱- آنکھیں نکلی پڑتی ہیں- آنکھیں پھٹی جاتی ہیں۔

796- آنکھیں نیلی پیلی کرنا- بنظر قہر کسی کو دیکھنا- غصے سے لال پیلا ہونا۔

نیلی پیلی کرتے ہیں آنکھیں جو مجھ کو دیکھ کر
ایک رنگ آتا ہے اک جاتا ہے مجھ رنجور کا

داغ

797- آنکھیں ہونا۔

۱- متنبہ ہونا۔ چتینا (فقرہ) پہلے سے کچھ نہ سوچا جب قرضہ حد سے بڑھ گیا تو آنکھیں ہوئیں۔

۲- بصیرت ہونا۔

آنکھیں جو ہوں تو عین ہے مقصود ہر جگہ
بالذات ہے جہاں میں وہ موجود ہر جگہ

میر

۳- تمیز ہونا- سلیقہ ہونا

789- آنکھیں ہوئیں چار دل میں آیا پیار

799- آنکھیں ہوئیں اوٹ دل میں آئی کھوٹ- مثل وہاں کہتے ہیں جہاں کوئی سامنے محبت ظاہر کرے اور پیچھے کچھ اُس کا اثر نہ ہو۔

ڈاکٹر عبدالمعز شمس ایک سرجن اور ماہر امراض چشم ہیں۔ RIMS رانچی سے ایم۔بی۔ایس اور AMUIO مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے تخصص کے بعد جاپان، سنگاپور اور ملائشیا کے شہرت یافتہ اداروں میں تربیت پائی ہے۔ ہندوستان، ایران اور سعودی عرب کے مختلف اسپتالوں میں ماہر امراض چشم کے طور پر کام کر چکے ہیں اور مسلم یونیورسٹی میں استاد کی حیثیت سے سبکدوش ہونے کے بعد علی گڑھ میں خود کا آنکھوں کا اسپتال قائم کر کے فلاحی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالمعز شمس ایک کامیاب ڈاکٹر، ہر دلعزیز استاد ہیں اور خدمت خلق کا جذبہ رکھتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے نشتر اور قلم پر یکساں مہارت بخشی ہے آپ کی چار تصانیف جسم وجاں، جسم بے جان، ہماری آنکھیں اور آب حیات منظر عام پر آ چکی ہیں۔

(ناشر)

عزیزم ڈاکٹر معز مبارکباد اور اعزاز کے مستحق ہیں انہوں نے ایک چھوٹا سا خزانہ اکٹھا کر کے ہماری رہبری کے لئے پیش کر دیا۔ کوئی نہیں جانتا اللہ کس سے کام لیں گے۔ انسان کی نبض پر ہاتھ رکھ کر اس کے مرض کی تشخیص کرنے والا ایک ڈاکٹر زبان وادب کا بھی رازداں بن گیا، اس نے اپنے پیشہ کی مصروفیت میں منہمک ہونے کے باوصف ادب وشعر کے دریا کا شناور ہونے کا بھی ثبوت دے دیا۔ ادب وشعر کے دعویدار ہونے والے ہم لوگ جو کام نہیں کر سکتے وہ دور بینی، راز شناسی اور تحقیق وجستجو کا کام برادرم عبدالمعز نے کر دیا۔ وہ ماہر امراض چشم ہونے کے ساتھ ساتھ معنویت چشم کے بھی رمز شناس بن گئے۔

کرم ہے اس کا جسے چاہے سرفراز کرے

(ڈاکٹر کلیم احمد عاجز)

ماہر چشم ڈاکٹر عبدالمعز شمس کی تازہ مرتبہ کتاب "آنکھ اور اردو شاعری" کو میں اردو میں ایک انوکھی کتاب اس لئے سمجھتا ہوں کہ موصوف نے اس میں پیشہ ورانہ مہارت کو ادبی دیدہ وری میں تبدیل کر کے ایک انوکھا کارنامہ انجام دیا ہے۔

(پروفیسر احمد سجاد)

ISBN 978-93-84876-25-8

Price : Rs. 400/-

Published by:
Averroes Academy, Aligarh
Iqra Colony, Aligarh, U.P. (INDIA)
e-mail: aveacademy2013@gmail.com
Mob. 07983108506